المہند علی المفند
یعنی
عقائد علماء اہل سنت دیوبند
فخر المحدثین
حضرۃ مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز

المُهَنَّد علی المُفَنَّد

یعنی

عقائد علماء اہل سنّت دیوبند

فخر المحدثین

حضرۃ مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز

المتوفی ۱۳۴۶ھ

المیزان ناشران و تاجران کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون: ۷۲۱۲۷۶۲، ۷۱۲۲۹۸۱-۰۴۲

المیزان

عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ

سلسلہ مطبوعات۔ ۰۱۷

سن اشاعت ۲۰۰۵ء

محمد شاہد عادل نے

زاہد بشیر پرنٹرز سے چھپوا کر

المیزان اُردو بازار لاہور سے شائع کی۔

فہرست عنوانات

(المهند علی المفند)

﴿عرض ناشر﴾

زیر نظر رسالہ جس میں علماء اہل سنت والجماعت کے عقائد قرآن مجید اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں درج کیے گئے ہیں، دراصل یہ ایک جوابی رسالہ ہے جو شیخ المحدثین، زبدۃ العلماء، قدوۃ الصلحاء حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کیونکہ برصغیر پاک وہند کے بعض رجعت پسند اور متعصب لوگوں نے علماء اہل السنۃ والجماعت کے خلاف پروپیگنڈہ کی جب مہم شروع کی تو برصغیر پاک و ہند میں انگریزی اقتدار کے مخالف اور اس غاصبانہ اقتدار کے خاتمہ کیلئے جدو جہد کرنے والوں کو ہی سب سے پہلے نشانہ بنایا اور اس جماعت حقہ کے اکابر کی کتب میں عبارات کو قطع و برید کر کے علماء حرمین کی خدمت میں پیش کرنے اور ان سے ان اہل حق کے خلاف فتویٰ حاصل کرنے کی کوشش کی۔

مگر حقیقت پسند اور متلاشیان حق خدام الحرمین نے برصغیر کے ان علماء سے اس سلسلہ میں جب استفسار کیا تو حقائق کو طشت از بام کرنے کیلئے حضرت اقدس محدث سہارنپوریؒ نے قرآن وسنت اور آثار صحابہؓ کی روشنی میں حق کی ترجمانی کرتے ہوئے یہ رسالہ تحریر کیا اور پھر اس جماعت حقہ کے تمام اکابر نے اس کی تائید فرمائی۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دور اختلاف وانتشار اور زندقہ والحاد کا دور ہے جس کے بارے سید الرسل، اشرف الانبیاء، شفیع المذنبین، خاتم المعصومین علیہ التحیہ والتسلیم نے فرمایا تھا کہ تم میں سے جو لوگ میرے بعد زندہ ہوں گے وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھیں گے اس پر صحابہؓ نے عرض کیا کہ ایسے دور میں نجات کا کیا راستہ ہوگا؟ فرمایا کہ ایسے حالات میں تم پر لازم ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو لازم پکڑ لو۔

اور حقیقت یہی ہے اس کتاب میں اسی چیز کا اہتمام کیا گیا ہے، صراط مستقیم پر گامزن علماء حق کے ان افکار کو اسی روشنی میں پیش کیا گیا ہے جس کی بابت حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت اوپر ذکر کی جا چکی ہے۔

ہم نے اسی خصوصیت کے پیش نظر اس کتاب کو اس کے شایان شان انداز میں پیش

کرنے کی کوشش کی ہے۔حسب روایت جدید انداز (کمپوزنگ) اعلیٰ کاغذ اور بہترین گرد پوش کے ساتھ کتابچہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔امید ہے ذی وقار قارئین اس سے استفادہ کے دوران اگر کہیں کوئی سقم یا غلطی محسوس کریں گے تو اس کی بابت ہمیں مطلع کر کے اس کی اصلاح کا سبب بنیں گے جس کیلئے ہم بصمیم قلب آپ کے شکر گذار رہوں گے۔

آخر میں آپ سے درخواست ہے کہ اپنی دعاؤں میں عقیدہ صحیحہ پر استقامت اور تلاش حق کی دعا کے دوران ہمیں بھی ضرور یاد کریں۔

والسلام
کارکنان ادارہ المیزان لاہور

اکابر دار العلوم کا اجمالی تعارف

﴿حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ﴾

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلفائے کاملین نے گیارہویں صدی ہجری میں اور بارہویں صدی میں امام المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور ان کے خاندان سعادت نشان نے متحدہ ہندوستان میں بتوفیق ایزدی علم وعرفان اور شریعت وطریقت کی جو قندیلیں روشن کیں، انہی انوار ہدایت سے تیرہویں صدی کے اواخر میں حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے وارثین کاملین حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ[1] بانی دار العلوم دیو بند اور قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ[2] نے عالم اسلام کو منور فرمایا۔ یہ دونوں بزرگ کمالات شریعت وطریقت کے جامع تھے۔ سرور کائنات محبوب خدا ﷺ کی محبت واطاعت ان کے قلوب واجسام پر محیط تھی۔ توحید وسنت کی تبلیغ واشاعت اور شرک وبدعت کے استیصال وانسداد میں ان حضرات نے اپنی مقدس زندگیاں صرف کر دیں۔ مذہب اہل السنت اور مسلک حنفی کو اپنے دور میں ان بزرگوں سے بہت زیادہ تقویت پہنچی۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید میں وہ بہت پختہ تھے۔ علوم ظاہرہ کے علاوہ باطنی علوم میں بھی ان حضرات کا ایک خاص مقام تھا۔ ان دونوں بزرگوں نے امام الاولیاء قطب العارفین حضرت حاجی امداد اللہ صاحب چشتی مہاجر مکی قدس سرہ سے روحانی فیضان حاصل کیا اور مقامات ولایت میں اس مرتبہ کو پہنچے کہ خود حضرت حاجی صاحب موصوف نے اپنی تصنیف لطیف ضیاء القلوب صفحہ ۶۰ میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

[1] ولادت شعبان یا رمضان ۱۲۴۸ھ یوم پنجشنبہ بعد نماز ظہر۔ حضرت نانوتویؒ کے مفصل حالات وکمالات ''سوانح قاسمی'' مولفہ حضرت مولانا مناظر احسن صاحب گیلانیؒ میں مطالعہ فرمائیں جو تین جلدوں میں چھپ چکی ہے۔ ۱۲

[2] ولادت ۶ ذیقعدہ ۱۲۴۴ھ وفات یوم الجمعہ ۸ یا ۹ جمادی الثانیہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء حضرت گنگوہی قدس سرہٗ کے ظاہری وباطنی کمالات جاننے کے لیے ''تذکرۃ الرشید'' مولفہ حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ قابل مطالعہ ہے جو دو جلدوں میں چھپ چکی ہے۔

نیز ہر کس کہ از یں فقیر محبت وعقیدت وارادت دارد، مولوی رشید احمد صاحب سلمہ، ومولوی محمد قاسم صاحب سلمہ، را کہ جامع جمیع کمالات علوم ظاہری وباطنی اند، بجائے من فقیر راقم اوراق بلکہ بمدارج فوق از من شمارند اگرچہ بظاہر معاملہ برعکس شد کہ اوشاں بجائے من ومن بمقام اوشاں شدم وصحبت اوشاں راغنیمت دانند کہ ایں چنیں کساں دریں زمانہ نایاب اند واز خدمت بابرکت ایشاں فیض یاب بودہ باشند وطریق سلوک کہ دریں رسالہ نوشتہ شد در نظر شاں تحصیل نمایند انشاء اللہ بے بہرہ نخواہند ماند۔ اللہ تعالیٰ درعمر ایشاں برکت دہاد۔ واز تمامی نعمائے عرفانی وکمالات قربت خود مشرف گرداناد و بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد

جو لوگ مجھ فقیر سے محبت وعقیدت وارادت رکھتے ہیں، مولوی رشید احمد صاحب سلمہ اور مولوی قاسم صاحب سلمہ کو جو کمالات علوم ظاہری وباطنی کے جامع ہیں، مجھ فقیر کی بجائے بلکہ مجھ سے کتنے درجے اوپر جانیں اگرچہ بظاہر معاملہ برعکس ہوا کہ وہ میری جگہ اور میں ان کی جگہ ہوگیا۔ ان کی صحبت کو غنیمت جانیں کیونکہ ایسے لوگ اس زمانہ میں نایاب ہیں اور ان کی بابرکت صحبت سے فیض حاصل کریں اور سلوک کا جو طریق اس رسالے میں لکھا گیا ہے وہ ان کے پاس سے حاصل کریں انشاء اللہ محروم نہیں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دیں اور تمام عرفانی نعمتوں اور اپنے قرب کے کمالات سے ان کو مشرف فرمائیں اور بلند درجات تک پہنچائیں اور ان کی ہدایت کے نور سے تمام جہان کو منور فرمائیں۔ اور تاقیامت ان کا فیض جاری رکھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی بزرگ آل کے واسطہ سے

حضرت حاجی صاحب موصوف چشتی سلسلہ میں اپنے دور میں ایک بے نظیر ہستی تھے جن کا روحانی فیضان عرب وعجم میں پھیلا۔ امام الاولیاء کی اس شہادت کے بعد ان بزرگوں کی تصدیق کے لیے کسی اور شہادت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ

۱۸۵۷ء کا جہاد حریت:

مغلیہ شاہی خاندان کے زوال کے بعد اسلام کے بدترین اور چالاک دشمن انگریز نے جب ہندوستان پر اپنی جابرانہ حکومت قائم کر لی تو ۱۸۵۷ء میں علماء حق اور حریت پسند طبقہ نے انگریزی حکومت کے خلاف ایک زبردست آزادی کی جنگ لڑی۔ اس جہاد حریت میں علماء اسلام کی قیادت حضرت حاجی صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں تھی۔ اکابر دیوبند حضرت گنگوہیؒ اور حضرت نانوتویؒ اور حضرت حافظ ضامن صاحب وغیرہ نے اس جہاد کو کامیاب بنانے کے لیے اپنی پوری مجاہدانہ کوششیں صرف کر دیں لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ ۱۸۵۷ء کے اس قیامت نما ہنگامہ میں انگریزی حکومت نے تیرہ ہزار سے زائد علماء اسلام کو پھانسی پر لٹکایا اور بعض مجاہدین کو نہایت وحشیانہ سزائیں دی گئیں۔ بعض مسلمانوں کے بدن پر خنزیر کی چربی ملی گئی اور زندہ ان کو خنزیر کی کھالوں میں سی کر آگ میں جلا دیا گیا۔ غرض یہ کہ اس سفاک دشمن نے ظلم وستم کے پہاڑ توڑ کر اہل ملک کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً بہت زیادہ کمزور کر دیا۔ ملک پر سیاسی ومادی تسلط پانے کے بعد انگریز کے ناپاک عزائم یہ تھے کہ مسلمانوں کے دل ودماغ سے بھی اسلامی نقوش وآثار مٹا دیئے جائیں اور قرآنی تعلیمات کو گہری سازش سے ختم کر دیا جائے۔ چنانچہ لارڈ میکالے اور اس کی تعلیمی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں حسب ذیل الفاظ لکھے تھے:۔

''ہمیں ایک ایسی جماعت بنانی چاہیے جو ہم میں اور ہماری کروڑوں رعایا کے درمیان مترجم ہو اور یہ ایسی جماعت ہونی چاہیے جو خون اور رنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی ہو مگر مذاق اور رائے الفاظ اور سمجھ کے اعتبار سے انگریز ہو[1]''۔ (تاریخ التعلیم میجر باسو، ص ۱۰۵)

مرحوم اکبر الٰہ آبادی نے اسی حقیقت کو اس شعر میں بیان کیا ہے:

یوں قتل میں بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

---

۱ انگریزی دور کے مظالم اور فرنگی حکومت کی مسلم کش پالیسی کی تفصیلات کے لیے ''نقش حیات'' جلد اول، مولفہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا مطالعہ کریں۔ ۱۲

دارالعلوم دیوبند کی بنیاد:

انگریزی حکومت کے عزائم اوراس کے فرعونی اقتدار کے خوفناک نتائج کو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے اپنی قوت قدسیہ سے پہلے ہی ادراک کرلیا تھا۔ ۱۸۵۷ء کی ناکامی کی تلافی اور اسلامی علوم ونظریات کے تحفظ کے لیے دیوبند میں ایک دینی عربی مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اس وقت کے اکابر اولیاء اللہ کی دعائیں اس مدرسہ کے شامل حال تھیں۔ چنانچہ اس عظیم الشان مدرسہ کا افتتاح بتاریخ ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مسجد چھتہ میں انار کے مشہور درخت کے نیچے ہوا۔ اس تاریخی درسگاہ کے سب سے پہلے معلم حضرت مولانا محمود صاحب اور پہلے متعلم محمود الحسن تھے جو بعد میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب اسیر مالٹا کی تاریخی شخصیت سے جہان میں مشہور ہوئے۔ خداوند عالم کی رحمت ونصرت سے یہ دینی درسگاہ بعد میں دارالعلوم دیوبند کے نام سے عالم اسلامی کے لیے سرچشمہ علوم ومعارف بنی، جس کے فیوض وبرکات سے آج تک ایک عالم مستفید ہورہا ہے۔ ''تاریخ دیوبند'' میں لکھا ہے کہ حضرت مولانا رفیع الدین صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم دیوبند کو خواب میں سرور کائنات ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آنحضرت ﷺ مدرسہ کے کنوئیں پر تشریف فرما ہیں اور کنواں دودھ سے بھرا ہوا ہے۔ ایک بڑا ہجوم لوگوں کا سامنے ہے۔ لوگوں کے پاس چھوٹے بڑے برتن ہیں اور ساقی کوثر ﷺ سب کے برتنوں کو دودھ سے بھر رہے ہیں۔ اس خواب کی تعبیر بزرگوں نے یہ نکالی کہ انشاء اللہ اس مدرسہ سے شریعت محمدیہ کے علوم وفیوض کے چشمے جاری ہوں گے جن سے ایک جہان سیراب ہوگا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بعض محققین نے فرمایا ہے کہ اس دور میں دارالعلوم دیوبند ایک مجدد کی حیثیت رکھتا ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ اس دارالعلوم کے ذریعہ کتاب وسنت کے علوم ومعارف کا جو فیضان اطراف عالم میں پھیلا ہے اس کی نظیر اس زمانہ میں نہیں مل سکتی۔ عالم اسباب کے پیش نظر اگر دارالعلوم کا وجود نہ ہوتا تو متحدہ ہندوستان میں مذہب اہل السنت والجماعت کا صرف نام ہی باقی رہ جاتا۔ لیکن اکابر دارالعلوم کی اصلاحی اور تجدیدی مساعی سے شرک والحاد کی ظلمتیں چھٹ گئیں اور توحید وسنت کے انوار پھیل گئے۔ بانی دارالعلوم حضرت نانوتویؒ نے دارالعلوم اور دیگر دینی مدارس کے لیے آٹھ بنیادی اصول وضع فرمائے تھے جن پر دارالعلوم کی علمی ودینی ترقیات موقوف

ہیں۔ ۱۹۲۴ء میں بسلسلہ تحریک خلافت مشہور مسلم لیڈر مولانا محمد علی صاحب جوہر مرحوم جب دیوبند تشریف لائے اور ان کو حضرت نانوتویؒ کے یہ آٹھ اصول بتلائے گئے، تو آپ رو پڑے اور فرمایا کہ یہ اصول تو الہامی[1] معلوم ہوتے ہیں بلا شبہ دارالعلوم نے اس صدی میں بلا مبالغہ ہزاروں محدث، مفسر، فقیہ، متکلم، صوفی، عارف اور مجاہد پیدا کیے ہیں۔ حجۃ الاسلام حضرت نانوتویؒ اور قطب الارشاد حضرت گنگوہیؒ کے فیض یافتہ تلامذہ و متوسلین میں سب سے جامع تر شخصیت امام انقلاب شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب[2] اسیر مالٹا رحمۃ اللہ علیہ کی ہے جو دارالعلوم کے سب سے پہلے طالب العلم ہیں۔ حضرت شیخ الہندؒ کے سینکڑوں تلامذہ و مسترشدین میں سے شیخ العرب والعجم امیر المجاہدین حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی[3] شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند، جامع کمالات صوری و معنوی حضرت علامہ مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیریؒ محدث دیوبند، مفتی اعظم سند العلماء حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب دہلویؒ شیخ الحدیث مدرسہ امینیہ دہلی، شیخ الاسلام حضرت مولانا شیخ شبیر احمد صاحب عثمانی، صاحب فتح الملہم شرح صحیح مسلم (المتوفی ۱۳۶۹ھ ۱۹۴۹ء) اور بطل حریت، داعی انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ صاحب سندھی، وہ ممتاز شخصیتیں ہیں جن کے ذریعہ دیوبندی مسلک کو ہر شعبہ میں بہت زیادہ تقویت پہنچی۔ علاوہ ازیں اکابر دیوبند میں سے حکیم الامت، امام طریقت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ[4]، صاحب تفسیر بیان القرآن (المتوفی ۱۳۶۲ھ) کو بھی حضرت شیخ الہندؒ کی شاگردی کا شرف حاصل

---

[1] ملاحظہ "ہو آزادی ہند کا خاموش رہنما" دارالعلوم دیوبند، مولفہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دام فیضہم۔

[2] اسارت مالٹا کے اسباب واقعات کے لیے ملاحظہ ہو کتاب "اسیر مالٹا" مؤلفہ شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

[3] ولادت ۱۹ شوال ۱۲۹۶ھ مطابق ۹ ۱۸۷۹ء۔ وفات بروز جمعرات ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ مطابق ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء حضرت مدنی نے تقریباً ۱۴ سال مدینہ منورہ مسجد نبوی میں کتاب و سنت کا درس دیا ہے۔ حضرت کی خودنوشت سوانح عمری "نقش حیات" دو جلدوں میں چھپ چکی ہے اور مکتوبات شیخ الاسلام بھی چار جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں جو علوم و معارف کا گنجینہ ہیں۔ ۱۲

[4] حضرت تھانویؒ کی تصانیف کی تعداد تقریباً ایک ہزار تک پہنچتی ہے ان میں حضرت کے مواعظ و ملفوظات علوم و معارف کا بہترین مجموعہ ہیں۔

ہے۔ شیخ التفسیر، قطب زماں، صاحب کشف وکرامت حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ (جو دارالعلوم دیوبند کے فیض یافتہ ہیں) اکثر فرمایا کرتے تھے کہ دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث اور صدر مدرس آج تک جامع الظاہر والباطن ہوئے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ گیارہ مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہوئی ہے، جہاں روئے زمین کے اولیاء اللہ جمع ہوتے ہیں لیکن اتنی مدت میں میں نے وہاں حضرت مدنیؒ جیسا جامع بزرگ نہیں دیکھا۔ علاوہ مذکورہ بزرگوں کے شیخ المشائخ العارف باللہ حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائپوریؒ اور قطب دوراں، واصل باللہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائپوریؒ بھی حضرات اکابر دیوبند کے فیض یافتہ ہیں، جن کے انوار ولایت نے ہزاروں قلوب میں معرفت کے چراغ جلادیئے۔ امیر شریعت، مجاہد حریت، بطل جلیل، خطیب امت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا جمال وجلال بھی اکابر دیوبند ہی کا پرتو ہے جس نے ہزاروں نوجوانوں میں عشق ختم نبوت کی آگ لگادی۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین!

ایک تکفیری فتنہ:

انگریز ان مجاہدین حریت اور علمائے حق کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتا تھا۔ جب اس نے دارالعلوم دیوبند اور ان کے اکابر کے علمی ودینی اثرات کو پھیلتے دیکھا تو اس نے اس سرچشمہ اسلام کو ختم کرنے کے لیے مختلف تدابیر اختیار کیں۔ بعض دنیا پرست مولویوں اور پیروں کو خریدا گیا اور ان کے ذریعہ ان حضرات پر وہابیت کا الزام لگایا، اور اس سے پہلے بھی ان اکابر کے اسلاف امام المجاہدین، قدوۃ الکاملین حضرت سید احمد شہید بریلویؒ اور عالم ربانی، مجاہد جلیل حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی مجاہدانہ قربانیوں کو اسی وہابیت کے الزام سے ناکام بنانے کی کوشش کی جاچکی تھی۔ خدا جانے وہ کون سے اسباب وعوامل تھے کہ فرقہ بریلویہ کے بانی مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے اکابر دیوبند کے خلاف تکفیری مہم تیز کردی۔

''حسام الحرمین'' کی حقیقت:

مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی موصوف نے ۱۳۲۳ھ میں سفر حج اختیار کیا۔ حج سے فراغت کے بعد انہوں نے مکہ معظمہ میں ہی ایک رسالہ مرتب کیا جس میں اکابر دیوبند کی

عبارات کو لفظی و معنوی تحریف کر کے درج کیا گیا، اور طرفہ یہ کہ ان محبت و اطاعت محمدی میں ڈوبی ہوئی شخصیتوں پر یہ اتہام لگایا کہ معاذ اللہ انہوں نے اپنی کتابوں میں خدا کو جھوٹا کہا ہے اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی ہیں۔ رسالہ کو اس طریق سے مرتب کیا کہ پہلے فرقہ قادیانیہ کے عنوان سے مرزا غلام احمد متنبی قادیان کی کفریہ عبارتیں درج کیں اور اس کے بعد اکابر دیو بند کو فرقہ وہابیہ کذابیہ اور فرقہ وہابیہ شیطانیہ کے قبیح عنوانات کے تحت متعدد فرقوں میں تقسیم کیا گیا تا کہ ناواقف لوگ یہ سمجھیں کہ فرقہ قادیانیہ کی طرح ہندوستان میں یہ بھی کوئی مستقل جدید فرقے پیدا ہوئے ہیں۔ اس رسالہ میں اکابر دیو بند میں سے حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہیؒ، فخر العارفین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوریؒ مصنف بذل المجہود شرح سنن ابوداؤد، اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کی عبارتوں کو توڑ موڑ کر پیش کر کے ان پر قطعی تکفیر کا فتویٰ صادر کیا، اور یہاں تک لکھا کہ جو شخص ان کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔

علمائے حرمین شریفین سے اس فتویٰ کی تصدیقات حاصل کرنے کے لیے مختلف ذرائع و وسائل[۱] سے کام لیا گیا۔ یہ حضرات چونکہ اکابر دیو بند اور ان کی تصانیف سے پورے متعارف نہ تھے، اس لیے رسالہ کی مندرجہ عبارات[۲] کے پیش نظر اپنی تصدیقات لکھ دیں۔ ان میں سے محتاط علماء نے یہ لکھا کہ اگر واقعی ان کے عقائد ایسے ہیں تو فتویٰ درست ہے۔ حجاز سے واپسی پر کچھ عرصہ سکوت کرنے کے بعد مولوی احمد رضا خان صاحب نے یہ رسالہ ''حسام الحرمین'' کے نام سے ہندوستان میں ۱۳۲۵ھ میں طبع کرایا۔

المہند علی المفند:

ان ایام میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ مدینہ منورہ میں ہی

[۱] اس کی تفصیل الشہاب الثاقب مصنفہ شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

[۲] اکابر دیو بند کی جن عبارات کو ہدف تکفیر بنایا گیا ہے، ان کے تحقیقی جوابات کے لیے حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔ ''الشہاب الثاقب'' مولفہ شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ ''تزکیۃ الخواطر'' و ''السحاب المدرار'' مصنفہ حضرت مولانا سید مرتضی حسن صاحب چاندپوری۔ اور ''فیصلہ کن مناظرہ'' مولفہ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدیر ماہنامہ ''الفرقان'' لکھنو۔ اور ''فیصلہ خصومات'' مصنفہ حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب جگنپوری (برہما)۔

حاضر باش تھے اور مسجد نبوی میں آپ کا درس بہت عروج پر تھا، لیکن حسام الحرمین کی کارروائی اس طرح رازداری میں رکھی گئی کہ آپ کو اس وقت اس کا مکمل علم نہ ہو سکا۔ اس تکفیری سازش سے مطلع ہونے کے بعد حضرت مدنیؒ نے اکابر علمائے حرمین شریفین کو حقیقت حال سے مطلع کیا تو ان حضرات نے چھبیس سوالات قلم بند کر کے اکابر دیوبند کو جواب کے لیے ارسال کیے۔ اس وقت حضرت گنگوہیؒ اور حضرت نانوتویؒ کا وصال ہو چکا تھا۔ مذکورہ سوالات کے جوابات فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ نے فصیح عربی زبان میں مرتب فرمائے جس پر اس وقت کے تمام مشاہیر دیوبند مثلاً شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ صاحب، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحبؒ تھانوی، اسوۃ الصلحاء حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائپوریؒ، بقیۃ السلف حضرت مولانا حافظ محمد احمد صاحب مہتمم دارالعلوم ابن حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی، عارف کامل حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب مفتی اعظم دارالعلوم، اور مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی نے اپنی تصدیقات تحریر فرمائیں۔ مشاہیر ہند کے علاوہ حجاز، مصر اور شام وغیرہ اسلامی ممالک کے مقتدر علماء اور مشائخ نے بھی اپنی تصدیقات سے اس کو مزین فرمایا۔ چنانچہ یہ رسالہ ۱۳۲۵ھ میں تحریر ہوا اور ''المہند علی المفند'' کے نام سے ملک میں شائع کیا گیا۔ اس رسالہ میں مذکورہ سوالات کی روشنی میں اکابر دیوبند کے عقائد حقہ کی تشریح و توضیح کی گئی ہے جس سے مخالفین و معاندین کی تلبیسات کا پردہ چاک ہو کر بزرگان دیوبند کا حقانی و حقیقی مسلک واضح ہو جاتا ہے۔ گویا کہ ''المہند'' اکابر دیوبند کی ایک ایسی متفقہ تاریخی دستاویز ہے جس میں دیوبندی مسلک اصولی طور پر محفوظ کر دیا گیا ہے۔

طبع جدید:

گو ''المہند'' کا اردو ترجمہ عقائد علمائے دیوبند کے نام سے متعدد بار شائع ہوا ہے لیکن عربی متن مع ترجمہ اردو عرصہ سے نایاب تھا، جس کی علمائے کرام کو طلب تھی۔ الحمد للہ اس تاریخی دستاویز کی جدید طباعت و اشاعت کی سعادت حق تعالیٰ نے پاکستان میں رفیق محترم حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی زید مجدہم مجاز حضرت لاہوریؒ کو نصیب فرمائی ہے۔ جن کی مساعی سے یہ علمی و عرفانی ہدیہ اہل اسلام کی خدمت میں پیش ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بندۂ ناکارہ اور

جملہ مسلمانوں کو سلف صالحین [1] محققین، اہل السنّت اور اکابر دیو بند کے مسلک حق پر قائم رکھیں۔
آمین! بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الاحقر مظہر حسین غفرلہٗ
مدنی جامع مسجد، چکوال
ضلع جہلم

۲۳ ر رمضان المبارک
۱۳۸۲ھ

---

[1] سلف صالحین اور محققین اہل السنّت کا مسلک حق کیا تھا؟ اس کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو طائفہ منصورہ اور مقام ابوحنیفہ "مولفہ حضرت مولانا علامہ محمد سرفراز خان صاحب فاضل دیو بند مصنف تبرید النواظر، راہ سنت وغیرہ۔ نیز مولانا موصوف نے حال ہی میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کے حالات میں ایک رسالہ " بانی دارالعلوم دیو بند" تالیف فرمایا ہے، جس کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدلله الذی یحق الحق بکلماته ویبطل الباطل بسطواته نصر المؤمنین وقال کان حقا علینا نصر المؤمنین وقطع کید الخائنین فقطع دابرالقوم الذین ظلموا والحمدلله رب العلمین. والصلوة والسلام علی مفرق فرق الکفر والطغیان و مشتت جیوش بغاة القرین والشیطان. و علی اله وصحبه اشدآء علی الکفار رحمآء بینهم ترهم رکعا سجدا یبتغون فضلاً من الله ورضوانا ماتعاقب النیران و تضاد الکفر والایمان.

امابعد! حضرات ان چند سطور کو بغور ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہو جائے گا کہ عالی جناب احمد رضا خان صاحب بریلوی نے اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے اور ان کی کوشش اور تدبیر کس انداز سے اسلام کو صدمہ پہنچا رہی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ مخالفین اسلام نے گونا گوں انداز سے اسلام کو صدمہ پہنچایا، مگر خان صاحب نے روافض کی طرح اخیار امت محمدیہ کو منتخب کر کے ان ہی سے لوگوں کو متنفر کرنا چاہا جیسے روافض نے امت کے خلاصہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو منتخب کر کے ان کی تکفیر کی، اور تبرابازی وسب وشتم سے کام لیا تھا۔ ایسے ہی خان صاحب نے اس وقت جو دین کے منتخب اور برگزیدہ جماعت کے آفتاب و ماہتاب تھے۔ ان کو اپنے گھر کے دھوئیں سے مکدر کرنا چاہا۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔

چراغے را کہ ایزد برفروزد　　　کسے کو تف زند ریشش بسوزد

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ خان صاحب کے خاندان میں چونکہ بدعت کی تخم ریزی پہلے ہی سے ہو چکی ہے، اس وجہ سے سب کے پچھلے نچوڑ خان صاحب احمد رضا خاں، برعکس نہند نام زنگی کافور، درحقیقت احمد خفا خان صاحب نے تمام ہندوستان میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ، فخر امت و معجزہ من معجزات سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم کے خاندان کو چنا۔ اور حضرت مولانا اسماعیل صاحب شہید مرحوم و مظلوم اہل بدعت پر بوجہ بعض کلمات کے جو سخت اور غالی اہل بدعات کے جن کی بدعات شرک کی حد تک پہنچ گئیں تھیں، مقابلہ میں لکھے گئے تھے تمام قرائن حالیہ اور غیر حالیہ سے قطع نظر کر کے اتہامات لگائے اور ان پر ٥ ے کیا بلکہ غیر متناہیہ وجوہ سے کفر لازم کیا اور ان کا

کفر اجماعی قطعی قرار دے کر فقہائے کرام کا فتویٰ تکفیر چھاپ دیا۔ مگر حضرت شاہ صاحب کے خاندان کی عظمت مسلم ہو چکی تھی، اور "ایں خانہ تمام آفتاب ست" کا مصداق تھا۔ پس اگر کوئی بدبخت یا ناواقف حضرت شہید مرحوم سے بدظن بھی ہو تو اور حضرات کا تقدس کیا بدعات کی جڑا کھیڑنے کو کم ہے۔ اس وجہ سے خان صاحب کو پوری کامیابی نہ ہوئی، اور چونکہ اس زمانہ میں بدعت کی تباہی حضرت شاہ صاحب کے خاندان کے جائز وارث اور ارشد تلامذہ حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب قدس سرہ العزیز نانوتوی حجۃ اللہ تعالیٰ فی الارض، اور حضرت رشید الاسلام والمسلمین آیۃ من آیات رب العالمین، حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی قدس اسرارھم کے سپرد ہوئی اور حمایت سنت مصطفوی کا بلند جھنڈا انھی کے مقدس ہاتھوں میں دیا گیا جو مدرسہ عالیہ کی رفیع عمارت پر ان حضرات نے قائم فرمایا اور مثل كلمة طيبة كشجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها في السمآء تؤتي اكلها كل حين باذن ربها کی طرح جیسے آسمان سے باتیں کرتا تھا، اپنے استحکام میں ساتویں زمین تک بھی پہنچا ہوا تھا اور ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ روم اور شام اور عرب وعجم، کابل وقندھار، بخارا وخراسان، چین وتبت وغیرہ دنیا کے تمام گوشوں سے نظر آتا تھا اور عاشقان سنت اس کے سبز پھریرہ کو دور ہی سے دیکھ کر سنت نبوی ﷺ کی مہک اس سے پالیتے تھے اور آنکھ بند کیے چلے آتے تھے اور دیوبند کی گلیوں میں پھرتے نظر آتے تھے اور یہاں کی خشک روٹی اور دال کو بریلی کے بدعت خانہ کے قورمہ پلاؤ پر ترجیح دیتے تھے، اور

ع بادشاہی سے بھی بہتر ہے گدائی تیری

کا نعرہ بلند کرتے تھے حوالیه من كل فج عميق کا نظارہ دیکھ کر خان صاحب نے ہمہ تن پوری توجہ انہی حضرات کے اثر مٹانے کی طرف فرمائی۔ حضرت شہید مظلومؒ پر ستر وجہ سے کفر ثابت فرما کر فقہائے کرام کا اجماعی قطعی فیصلہ قرار دے کر خود احتیاط کی تھی جس کی بنا پر خود فقہائے کرام اور اصحاب فتویٰ عظام کے نزدیک خود مع جملہ معتقدین کے کافر ہو چکے تھے مگر حضرات موصوفین حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب وحضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب قدس سرہم اور حضرت مولانا مولوی خلیل احمد صاحب اور حضرت مولانا مولوی اشرف علی صاحب دامت برکاتہم کا نام لے کر قطعی تکفیر کی اور یہ کہا کہ جو ان کے کافر کہنے میں تردد وتامل اور شک کرے وہ بھی قطعی کافر ہے۔ حضرت مولانا نانوتویؒ پر ختم زمانی کے انکار کرنے کا الزام لازم کیا اور حضرت مولانا

گنگوہیؒ پر یہ افتراء کیا کہ وہ خدا کے کذب بالفعل کے جائز رکھنے والے کو مسلمان سنی بتاتے ہیں، حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مدت فیوضہم کی جانب یہ عنایت فرمائی کہ وہ براھین قاطعہ میں تصریح کرتے ہیں کہ ابلیس لعین کا علم رسول اللہ ﷺ کے علم سے زیادہ ہے، حضرت مولانا اشرف علی صاحب دامت برکاتہم پر یہ بہتان لگایا کہ حفظ الایمان میں تصریح کی کہ جس قدر علم رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہے اتنا تو ہر صبی و مجنون و بہائم کو بھی حاصل ہے، لیکن چونکہ خان صاحب کا علم و فضل و تدین قابل اعتبار نہ تھا، اس وجہ سے یہ مضمون عربی عبارت کی کتاب المعتمد المستند میں لکھ کر اس کی تصدیق علماء حرمین شریفین سے کرائی اور اس کا نام حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین رکھ کر تمام ہندوستان میں دند مچا دیا کہ دیکھو علماء حرمین شریفین نے ہمارے فلاں فلاں مخالف کی قطعی تکفیر کر دی، اب ان کے کفر میں کیا شک باقی رہا۔ حالانکہ یہ بالکل افتراء محض ہے جو السحاب المدرار اور توضیح البیان وغیرہ کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ خان صاحب کی اس مجرمانہ کارروائی کی خبر بعض علماء مدینہ منورہ کو ہوئی تب ان حضرات نے یہ چھبیس سوالات حضرات علماء دیوبند کی خدمت مبارک میں بھیجے کہ آپ کا ان میں کیا خیال ہے؟ اس کو صاف لکھیے تا کہ حق و باطل واضح ہو جائے چنانچہ فخر العلماء والمتکلمین حضرت مولانا مولوی خلیل احمد صاحب مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور نے ان کے جواب لکھ کر حرمین شریفین کے علماء کی خدمت مبارک میں پیش فرمائے۔ علماء حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تکریماً و علماء مصر و حلب و شام و دمشق نے ان کی تصحیح و تصدیق فرمائی اور یہ لکھ دیا کہ یہ عقائد صحیح ہیں، ان کی وجہ سے نہ کوئی کافر ہو سکتا ہے نہ بدعتی اور نہ اہل السنت والجماعت سے خارج۔ اہل اسلام کی اطلاع کی غرض سے علماء حرمین شریفین و مصر و حلب و شام و دمشق کی تصدیقات بصورت رسالہ مسمٰی بہ المهند علی المفند معروف به تصدیقات لدفع التلبیسات مع ترجمہ المسمٰی به ماضی الشفرتین علی خادم اهل الحرمین طبع کرا دیا گیا، تا کہ اہل اسلام کو خان صاحب کی ایمان داری پوری طرح سے معلوم ہو جائے، اب اہل ایمان خان صاحب سے دریافت فرمائیں کہ آپ نے حسام الحرمین پر یہ تحریر فرمایا ہے کہ یہ طائفے سب کے سب مرتد ہیں، باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بے شک بزازیہ اور درر اور غرر اور فتاوی خیریہ اور مجمع الانهار اور درمختار وغیرہ معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں

فرمایا ہے کہ جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے خود کافر ہے، انتہی۔ پھر صفحہ ۴۴ پر ہے حمد وصلوٰۃ کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے، غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور جو ان کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی وغیرہ، ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، نہ شک کی مجال، بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے، بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے، اس کے کفر میں بھی شک نہیں، انتہی۔ اور حضرات علماء حرمین شریفین ومصر وحلب وشام ان تمام حضرات کو مسلمان اور ان کے جملہ عقائد کو عقائد اہل سنت لکھ کر ان کی تصحیح وتصدیق فرماتے ہیں تو اب جناب کے فتویٰ کے موافق یہ تمام حضرات اور جملہ اہل عرب وروم ودمشق وشام ومصر وعراق کیا قطعی کافر ہوگئے۔ کیا جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے، وہ بھی کافر ہے۔ **معاذ اللہ العظیم ونعوذ باللہ من الشیطن الرجیم**

مسلمانو! یہ ہے خان صاحب کی محبت سنت، اور یہ ہیں وہ اہل السنت والجماعت کہ دنیا میں کسی کو بھی مسلمان نہ چھوڑا۔ بڑے بڑے کفار جو اسلام کے مٹانے کی تدابیر میں مصروف ہیں، خان صاحب نے ایک فتوے سے گویا سب کی مرادیں پوری کرادیں۔ مگر اسلام کا مٹا دینا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ کوئی اپنا منہ دین دنیا میں کالا کرے مگر آفتاب اسلام تو قیامت تک تاباں ہی رہے گا۔ چونکہ رئیس فرقہ مبتدعہ عالی جناب احمد رضا خان صاحب بریلوی کی **حسام الحرمین** کی حقیقت منکشف ہوگئی کہ خان صاحب نے جو کچھ لکھا تھا، وہ محض افترائے خالص تھا، علماء کرام حضرات دیوبند کو کافر نہ کہیں اور ان کے کفر میں کسی طرح شک وتردد وتامل کرے، وہ بھی قطعی کافر ہے۔ اس لیے اس رسالہ کے دیکھنے سے واضح ہوجائے گا کہ علماء حرمین شریفین **زادھما اللہ شرفا وتکریما** حضرات دیوبند کے عقائد کی تصحیح فرمارہے ہیں۔

پس اب دیکھنا ہے کہ خان صاحب اپنے قول سے رجوع کرتے ہیں یا علماء دیوبند کے ساتھ علماء حرمین شریفین ومصر وحلب وشام ودمشق سب کی تکفیر کرتے ہیں کیونکہ تمام علماء حضرات دیوبند کو مسلمان کہتے ہیں اور ردالحسام علی رؤس اللئام ہوکر حضرات دیوبند ربانی ومتبحر علامہ بتائے جارہے ہیں اب ہم دیکھیں کہ خان صاحب کے پاس کون سی ترکیب اور کرامت ہے جس سے علماء دیوبند تو کافر ہیں اور علماء حرمین شریفین ومصر وحلب وشام مسلمان بنے رہیں۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مدفیوضہم کو کہیں علماء تحریر کرتے ہیں، کہیں یکتائے زمانہ، کہیں اخی العزیز، کہیں شیخ وقت، کہیں مقتدائے انام اور کہیں پیشوائے امت۔ چنانچہ تقاریظ

وتصادیق کے الفاظ سے ناظرین پر واضح ہوگا، اور جو برتاؤ حضرات علماء حرمین شریفین کا بوقت ملاقات جسمانی مولانا ممدوح کے ساتھ ہوا اور زبانی گفتگو پر جو وقعت وعزت ان حضرات کے قلوب میں پیدا اور جوارح سے ظاہر ہوئی، اس کا تو ذکر کیا کیا جائے کہ مصافحہ ومعانقہ وانبساط کے علاوہ سلطان دوجہاں جناب رسول اللہ ﷺ کی مسجد محترم میں مدینۃ الرسول کے بیسیوں شہزادوں نے مولانا ممدوح کے تلمذ کو فخر سمجھا، مسلسلات خاندان ولی اللہی کے علاوہ صحاح کی اجازت حاصل فرما کر مسرور ومبتہج ہوئے۔ وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء واللہ ذو الفضل العظیم۔

حق تعالیٰ شانہ کے ان احسانات جلیلہ کا ذکر کرنا چونکہ حاسدوں کی کلس بڑھاتا ہے، اس لیے یہ تفصیل بیان نہیں کی جاتیں، منصفانہ نظر سے دیکھنے والے کو یہ رسالہ ہی کافی ہے، جس کی اصل مہرودستخطی ہمارے پاس محفوظ ہے اور مطبوعہ نقل عام طور پر ہدیہ ناظرین ہے۔ اس وجہ سے عرض ہے کہ جملہ اہل اسلام نہایت اطمینان سے المہند اور اس کے ترجمہ کو ملاحظہ فرمائیں تاکہ یہ معلوم ہوجائے کہ حضرات علماء کرام دیوبند کے عقائد بالکل صحیح اہل السنّت والجماعت کے موافق ہیں اور جملہ اہل حق علماء ربانی حضرات علماء کے ساتھ ہیں نہ کہ خان صاحب کے۔ سو اب کوئی بات ایسی باقی نہیں رہی جس کو اہل بدعات ان حضرات کی طرف منسوب کر کے غیر مقلد یا وہابی کہہ سکیں۔ خان صاحب کا مکر کھل گیا اور ان کی تدابیر کا خاتمہ ہو چکا۔ والحمدللّٰہ علی ذالک۔

خان صاحب فقط حضرات دیوبند اور خادمان سنت ہی کے مخالف اور دشمن نہیں ہیں، ان کے انداز سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ نفس اسلام ہی کے دشمن ہیں۔ اگر ان کا بس چلے تو سب کو جہاں پہنچائیں، معلوم ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ اس دین کا حافظ ہے، اس لیے آسمان کا تھوکا حلق میں آتا ہے اور جو اس شریعت بیضا میں رخنہ اندازی کرتا ہے خود روسیاہ اور ذلیل وخوار بنتا ہے۔

چونکہ یہ تمہید ہے رسالہ مہند کی اس لیے اختصار ملحوظ رکھ کر بقدر کفایت درج کردی گئی ہے۔ ہاں جن صاحبوں کو اس مبحث کی تفصیل مطلوب ہو، وہ تشیید الایمان بالسنۃ والقران کو ملاحظہ فرمائیں، جس میں خان صاحب کی عیاری قدرے مفصل مذکور ہے اور رسائل مفصلہ ذیل جو خان صاحب کے رد میں لکھے گئے ہیں مطالعہ کریں:

اسکات المعتدی، قاصمۃ الظہر، الطین اللازب، السہیل علی الجعیل، الختم علی لسان الخصم۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

ايها العلماء الكرام و الجهابذة العظام قد نسب الیٰ ساحتكم الكريمة اناس عقائد الوهابية قالوا باوراق ورسائل لانعرف معانيها لاختلاف اللسان فنرجوان تخبرونا بحقيقة الحال ومرادات المقال ونحن نسئلكم عن امور اشتهر فيها خلاف الوهابية عن اهل السنة والجماعة.

اے علماء کرام اور سرداران عظام! تمہاری جانب چندلوگوں نے وہابی عقائد کی نسبت کی ہے اور چند اوراق اور رسالے ایسے لائے جن کا مطلب غیر زبان ہونے کے سبب ہم نہیں سمجھ سکے۔ اس لیے امید کرتے ہیں، ہمیں حقیقت حال اور قول کے مراد سے مطلع کرو گے اور ہم تم سے چند امور ایسے دریافت کرتے ہیں جن میں وہابیہ کا اہل سنت والجماعت سے خلاف مشہور ہے۔

السوال الاول والثانی

(۱) ماقولكم فی شدالرحال الی زيارة سيد الكائنات عليه افضل الصّلوات والتحيات وعلی اله وصحبه

(۲) ای الامرين احب اليكم وافضل لدی اكابركم للزائرهل ينوی وقت الارتحال للزيارة زيارته عليه السلام او ينوی المسجد ايضاً وقد قال الوهابية ان المسافر الی المدينة لاينوی الا المسجد النبوی.

پہلا اور دوسرا سوال

کیا فرماتے ہو، شدرحال میں سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے۔

تمہارے نزدیک اور تمہارے اکابر کے نزدیک ان دو باتوں میں کونسا امر پسندیدہ وافضل ہے کہ زیارت کرنے والا بوقت سفر زیارت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت کرے یا مسجد نبویؐ کی بھی، حالانکہ وہابیہ کا قول ہے کہ مسافر مدینہ منورہ کو صرف مسجد نبوی کی نیت سے سفر کرنا چاہیے۔

الجواب

بسم الله الرحمن الرحيم

ومنه نستمد العون والتوفيق و بيده

جواب

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

اور اسی سے مدد اور توفیق درکار ہے، اور اس کے

ازمة التحقیق۔

قبضہ میں ہیں تحقیق کی باگیں۔

حامدًا ومصلیاً ومسلمًا

حمد وصلوٰۃ وسلام کے بعد

لیعلم اولا قبل ان نشرع فی الجواب انا بحمدالله ومشائخنا رضوان الله علیهم اجمعین وجمیع طائفتنا و جماعتنا مقلدون لقدوة الانام وذروة الاسلام امام الهمام الامام الاعظم ابی حنیفة النعمان رضی الله تعالیٰ عنه فی الفروع و متبعون للامام الهمام ابی الحسن الاشعری و الامام الهمام ابی منصور الماتریدی رضی الله تعالیٰ عنهما فی الاعتقاد و الاصول ومنتسبون من طرق الصوفیة الی الطریقة العلیة المنسوبة الی السادة النقشبندیة و الطریقة الزکیة المنسوبة الی السادة الجشتیة و الی الطریقة البهیة المنسوبة الی السادة القادریة والی الطریقة المرضیة المنسوبة الی السادة السهروردیة رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین۔

اس سے پہلے کہ ہم جواب شروع کریں، جاننا چاہیے کہ ہم اور ہمارے مشائخ اور ہماری ساری جماعت بحمد للہ فروعات میں مقلد ہیں مقتدائے خلق حضرت امام ہمام امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے، اور اصول و اعتقادیات میں پیرو ہیں امام ابوالحسن اشعری اور امام ابومنصور ماتریدی رضی اللہ عنہما کے اور طریق ہائے صوفیہ میں ہم کو انتساب حاصل ہے سلسلہ عالیہ حضرات نقشبندیہ، اور طریقہ زکیہ مشائخ چشت، اور سلسلہ بہیہ حضرات قادریہ اور طریقہ مرضیہ مشائخ سہروردیہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ۔

ثم ثانیاً انا لا نتکلم بکلام ولا نقول قولا فی الدین الا وعلیه عندنا دلیل من الکتاب اوالسنة او اجماع الامة او قول من ائمة المذهب ومع

دوسری بات یہ کہ ہم دین کے بارے میں کوئی بات ایسی نہیں کہتے جس پر کوئی دلیل نہ ہو، قرآن مجید کی یا سنت کی، یا اجماع امت یا قول کسی امام کا۔ اور بایں ہمہ ہم دعویٰ نہیں کرتے کہ قلم کی غلطی

ذلک لا ندعی انا لمبرؤن من الخطاء والنسیان فی ضلة القلم و زلة النسیان فان ظهرلنا انا اخطانا فی قول سواء کان من الاصول او الفروع فما یمنعنا الحیاء ان نرجع عنه ونعلن بالرجوع کیف لا وقد رجع ائمتنا رضوان الله علیهم فی کثیر من اقوالهم حتی ان امام حرم الله تعالیٰ المحترم امامنا الشافعی رضی الله عنه لم یبق مسئلة الاوله فیها قول جدید و الصحابة رضی الله عنهم رجعوا فی مسائل الی اقوال بعضهم کما لا یخفی علی متتبع الحدیث فلو ادعی احد من العلماء انا غلطنا فی حکم فان کان من الاعتقادیات فعلیه ان یثبت بنص من ائمة الکلام و ان کان من الفرعیات فیلزم ان یبنی بنیانه علی القول الراجح من ائمة المذاهب فاذا فعل ذلک فلا یکون منا ان شاء الله تعالیٰ الا الحسنی القبول بالقلب واللسان و زیادة الشکر بالجنان وارکان.

یا زبان کی لغزش میں سہو وخطا سے مبرا ہیں، پس اگر ہمیں ظاہر ہو جائے کہ فلاں قول میں ہم سے خطا ہوئی، عام یہ کہ اصول میں ہو یا فروع میں، اپنی غلطی سے رجوع کر لینے میں حیا ہم کو مانع نہیں ہوتی اور ہم رجوع کا اعلان کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے ائمہ رضوان اللہ علیہم سے ان کے بہتیرے اقوال میں رجوع ثابت ہے، حتی کہ امام حرم محترم امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی مسئلہ ایسا منقول نہیں جس میں دو قول جدید وقدیم نہ ہوں اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اکثر مسائل میں دوسروں کے قول کی جانب رجوع فرمایا چنانچہ حدیث کے تتبع کرنے والے پر ظاہر ہے پس اگر کسی عالم کا دعویٰ ہے کہ ہم نے کسی حکم شرعی میں غلطی کی ہے سو اگر وہ مسئلہ اعتقادی ہے تو اس پر لازم ہے کہ اپنا دعویٰ ثابت کرے علماء کلام کی تصریح سے، اور اگر مسئلہ فرعی ہے تو اپنی بنیاد کی تعمیر کرے ائمہ مذہب کے راجح قول پر۔ جب ایسا کرے گا تو انشاء اللہ ہماری طرف سے خوبی ہی ظاہر ہوگی یعنی دل وزبان سے غلطی قبول کریں گے اور قلب واعضاء سے شکریہ ادا کریں گے۔

وثالثا ان فی اصل اصطلاح بلاد

تیسری بات یہ کہ ہندوستان میں لفظ وہابی کا

الهند كان اطلاق الوهابی علی من ترک تقلید الائمة رضی الله تعالیٰ عنهم ثم اتسع فیه وغلب استعماله علی من عمل بالسنة السنیة وترک الامور المستحدثة الشنیعة و الرسوم القبیحة حتی شاع فی بمبئی و نواحیها ان من منع عن سجدة قبور الاولیاء وطوافها فهو وهابی بل و من اظهر حرمة الربوا فهو وهابی و ان کان من اکابر اهل الاسلام وعظمائهم ثم اتسع فیه حتی صارسبا فعلی هذا لو قال رجل من اهل الهند لرجل انه وهابی فهو لا یدل علی انه فاسد العقیدة بل یدل علی انه سنی حنفی عامل بالسنة مجتنب عن البدعة خائف من الله تعالیٰ فی ارتکاب المعصیة ولما کان مشا ئخنا رضی الله تعالی عنهم یسعون فی احیاء السنة و یشمرون فی اخماد نیران البدعة غضب جند ابلیس علیهم و حرفوا کلامهم و بهتوهم وافتروا علیهم الا فتراء ات و رموهم بالوهابیة وحاشاهم عن ذلک بل وتلک سنة الله التی سنها فی خواص

استعمال اس شخص کے لیے تھا جو ائمہ رضی اللہ عنہم کی تقلید چھوڑ بیٹھے پھر ایسی وسعت ہوئی کہ یہ لفظ ان پر بولا جانے لگا، جو سنت محمدیہ پر عمل کرے اور بدعات سیئہ ورسوم قبیحہ کو چھوڑ دیں۔ یہاں تک ہوا کہ بمبئی اور اس کے نواح میں یہ مشہور ہے کہ جو مولوی اولیاء کی قبروں کو سجدہ اور طواف کرنے سے منع کرے وہ وہابی ہے بلکہ جو سود کی حرمت ظاہر کرے وہ بھی وہابی ہے گو کتنا ہی بڑا مسلمان کیوں نہ ہو۔ اس کے بعد لفظ وہابی ایک گالی کا لفظ بن گیا، سو اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے تو یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے، سنت پر عمل کرتا ہے، بدعت سے بچتا ہے اور معصیت کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور چونکہ ہمارے مشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہم احیاء سنت میں سعی کرتے اور بدعت کی آگ بجھانے میں مستعد رہتے تھے اس لیے شیطانی لشکر کو ان پر غصہ آیا اور ان کے کلام میں تحریف کر ڈالی اور ان پر بہتان باندھے، طرح طرح کے افتراء اور خطاب وہابیت کے ساتھ متہم کیا مگر حاشا کہ وہ ایسے ہوں بلکہ بات یہ ہے کہ یہ سنت اللہ ہے کہ جو خواص اولیاء میں ہمیشہ جاری رہی ہے چنانچہ اپنی کتاب میں خود ارشاد فرمایا ہے'' اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بنا دیئے ہیں جن وانس کے شیاطین کہ ایک دوسرے کی طرف

اولیائه کما قال الله تعالیٰ فی کتابه "وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضهم الي بعض زخرف القول غرورا ولوشآء ربک ما فعلوه فذرهم وما یفترون" فلما کان ذلک فی الانبیاء صلوات الله علیهم وسلامه وجب ان یکون فی خلفائهم و من یقوم مقامهم کما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نحن معاشر الانبیاء اشد الناس بلاءً ثم الامثل فالامثل لیتوفر حظهم ویکمل لهم اجرهم فالذین ابتدعوا البدعات ومالوا الی الشهوات و اتخذوا الههم الهوی والقوا انفسهم فی هاویة الردی یفترون علینا الاکاذیب والاباطیل و ینسبون الینا الاضالیل فاذا نسب الینا فی حضرتکم قول یخالف المذهب فلا تلتفتوا الیه لا تظنوا بنا الاخیرا و ان اختلج فی صدورکم فاکتبوا الینا فانا نخبرکم بحقیقة الحال والحق من المقال فانکم عندنا قطب دائرة الاسلام.

جھوٹی باتیں ڈالتا رہتا ہے، دھوکا کے لیے اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تمہارا رب چاہتا تو یہ لوگ ایسا کام نہ کرتے سو چھوڑ و ان کو، اور ان کے افتراء کو۔ پس جب انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہ معاملہ رہا تو ضرور ہے کہ ان کے جانشینوں اور قائم مقاموں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہم انبیاء کا گروہ سب سے زیادہ مورد بلا ہے، پھر کامل اشبہ پھر کم اشبہ تا کہ ان کا حظ وافر اور اجر کامل ہو جائے۔ پس مبتدعین جو اختراع بدعات میں منہمک اور شہوات کی جانب مائل ہیں اور جنہوں نے خواہش نفس کو اپنا معبود بنایا ہے اور اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے میں ڈال دیا ہے ہم پر جھوٹے بہتان باندھے اور ہماری جانب گمراہی کی نسبت کرتے رہتے ہیں، جو صاحب کبھی آپ کی خدمت میں ہماری جانب منسوب کر کے کوئی مخالف مذہب قول بیان کیا کرے تو آپ اس کی طرف التفات نہ فرمایا کریں اور ہمارے ساتھ حسن ظن کام میں لائیں اور اگر طبع مبارک میں کوئی خلجان پیدا ہو تو لکھ بھیجا کریں، ہم ضرور واقعی حال اور سچی بات کی اطلاع دیں گے اس لیے کہ آپ حضرات ہمارے نزدیک مرکز دائرۃ الاسلام ہیں۔

توضيح الجواب

عندنا وعند مشائخنا زيارة قبر سيد المرسلين (روحي فداه) من اعظم القربات واهم المثوبات و انجح لنيل الدرجات بل قريبة من الواجبات و ان كان حصوله بشد الرحال وبذل المهج والاموال و ينوى وقت الارتحال زيارة عليه الف الف تحية وسلام وينوى معها زيارة مسجده صلى الله عليه وسلم وغيره من البقاع و المشاهد الشريفة بل الاولى ما قال العلامة الهمام ابن الهمام ان يجرد النية لزيارة قبره عليه الصلوٰة والسلام ثم يحصل له اذا قدم زيارة المسجد لان في ذلک زيادة تعظيمه واجلاله صلى الله عليه وسلم ويوافقه قوله صلى الله عليه وسلم من جاء ني زائرا لا تحمله حاجة الا زيارتي كان حقا على ان اكون شفيعا له يوم القيمة وكذا نقل عن العارف السامي الملا جامي انه افرز الزيارة عن الحج وهو اقرب الى مذهب المحبين واما ما قالت الوهابية من ان المسافر الى المدينة المنورة على

جواب کی توضیح

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارت قبر سید المرسلین (ہماری جان آپ پر قربان) اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے گوشد رحال اور بذل جان و مال سے نصیب ہو اور سفر کے وقت آپ کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ میں مسجد نبوی اور دیگر مقامات و زیارت گاہ ہائے متبرکہ کی بھی نیت کرے بلکہ بہتر یہ ہے کہ جو علامہ ابن ہمام نے فرمایا ہے کہ خالص قبر شریف کی زیارت کی نیت کرے پھر جب وہاں حاضر ہوگا تو مسجد نبوی کی بھی زیارت حاصل ہوجائے گی۔ اس صورت میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے اور اس کی موافقت خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے ہورہی ہے کہ جو میری زیارت کو آیا، کہ میری زیارت کے سوا کوئی حاجت اس کو نہ لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں۔ اور ایسا ہی عارف ملا جامی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے زیارت کے لیے حج سے علیحدہ سفر کیا اور یہی طرز مذہب عشاق سے زیادہ ملتا ہے۔ اب رہا وہابیہ کا یہ کہنا کہ مدینہ منورہ کی جانب سفر کرنے والے کو صرف مسجد نبوی کی نیت کرنی

ساكنها الف الف تحية لا ينوى الا المسجد الشريف استدلالا بقوله عليه الصلوٰة والسلام لا تشد الرحال الا الى ثلثة مسجد فمردود لان الحديث لا يدل على المنع اصلاً بل لوتامله ذوفهم ثاقب لعلم انه بدلالة النص يدل على الجواز فان العلة التى استثنى بها المساجد الثلاثة من عموم المساجد او البقاع هو فضلها المختص بها و هو مع الزيادة موجود فى البقعة الشريفة فان البقعة الشريفة و الرحبة المنيفة التى ضم اعضائه صلى الله عليه وسلم افضل مطلقاً حتى من الكعبة ومن العرش و الكرسى كما صرح به فقهائنا رضى الله عنهم ولما استثنى المساجد لذلك الفضل الخاص فاولى ثم اولى ان يستثنى البقعة المباركة لذلك الفضل العام و قد صرح بالمسئلة كما ذكرناه بل بابسط منها شيخنا العلامة شمس العلماء العاملين مولانا رشيد احمد الجنجوهى قدس الله سره العزيز فى رسالته زبدة المناسك فى فضل زيارة المدينة المنورة وقد طبعت

چاہیے اور اس قول پر اس حدیث کو دلیل لانا کہ کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی جانب، سو یہ قول مردود ہے اس لیے کہ حدیث کہیں بھی ممانعت پر دلالت نہیں کرتی۔ بلکہ صاحب فہم اگر غور کرے تو یہی حدیث بدلالت النص جواز پر دلالت کرتی ہے کیونکہ جو علت سہ مساجد کے دیگر مسجدوں اور مقامات سے مستثنیٰ ہونے کی قرار پاتی ہے، وہ ان مساجد کی فضیلت ہی تو ہے اور یہ فضیلت زیادتی کے ساتھ بقعہ شریفہ میں موجود ہے اس لیے کہ وہ حصہ زمین جو جناب رسول اللہ ﷺ کے اعضاء مبارکہ کو مس کیے ہوئے ہے علی الاطلاق افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش وکرسی سے بھی افضل ہے چنانچہ فقہاء نے اس کی تصریح فرمائی ہے اور جب فضیلت خاصہ کی وجہ سے تین مسجدیں عموم نہی سے مستثنیٰ ہوگئیں تو بدرجہا اولی ہے کہ بقعہ مبارکہ فضیلت عامہ کے سبب مستثنیٰ ہو۔ ہمارے بیان کے موافق بلکہ اس سے بھی زیادہ بسط کے ساتھ اس مسئلہ کی تصریح ہمارے شیخ شمس العلماء حضرت مولانا مولوی رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ نے اپنے رسالہ زبدۃ المناسک کی فصل زیارت مدینہ منورہ میں فرمائی، جو بارہا طبع ہو چکا ہے نیز اسی مبحث میں ہمارے شیخ المشائخ مفتی صدرالدین دہلوی قدس سرہ کا ایک رسالہ تصنیف

مرارًا و ایضاً فی هٰذا المبحث الشّریف رسالة لشیخ مشائخنا مولانا المفتی صدر الدین الدهلوی قدس الله سره العزیز اقام فیها الطامة الکبری علی الوهابیة ومن وافقهم واتی ببراهین قاطعة وحجج ساطعة سماها احسن المقال فی شرح حدیث لا تشد الرحال طبعت و اشتهرت فلیراجع الیهاوالله تعالیٰ اعلم.

کیا ہوا ہے جس میں مولانا نے وہابیہ اوران کے موافقین پر قیامت ڈھادی اور بیخ کن دلائل ذکر فرمائے ہیں۔اس کا نام ''احسن المقال فی شرح حدیث لاتشد الرحال'' ہے وہ طبع ہوکر مشتہر ہو چکا ہے،اس کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

السوال الثالث والرابع

(۳) هل للرجل ان یتوسل فی دعواته بالنبی صلی الله علیه وسلم بعد الوفاة ام لا؟

(۴) ایجوز التوسل عندکم بالسلف الصلحین من الانبیاء والصدیقین و الشهداء و اولیاء العلمین ام لا؟

تیسرااور چوتھا سوال

کیا وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ کا توسل لینا دعاؤں میں جائز ہے یا نہیں؟

تمہارے نزدیک سلف صالحین یعنی انبیاء صدیقین اورشہداواولیاء اللہ کا توسل بھی جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب

عندنا وعند مشائخنا یجوز التوسل فی الدعوات بالانبیاء والصالحین من الاولیاء والشهداء والصدیقین فی حیوتهم وبعد وفاتهم بان یقول فی دعائه اللهم انی اتوسل الیک بفلان ان تجیب دعوتی وتقضی حاجتی الی

جواب

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء، وصلحاء واولیاء وشہداء وصدیقین کا توسل جائز ہے، ان کی حیات میں یا بعد وفات، بایں طور کہ کہے یا اللہ میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت براری چاہتا ہوں اسی جیسے اورکلمات کہے چنانچہ

غير ذلك كما صرح به شيخنا ومولانا الشاه محمد اسحق الدهلوي ثم المهاجر المكي ثم بينه في فتاواه شيخنا ومولانا رشيد احمد الجنجوهي رحمة الله عليهما وفي هذا الزمان شائعة مستفيضة بايدى الناس وهذه المسئلة مذكورة على صفحه۹۳ من الجلد الاول منها فليراجع اليها من شاء.

اس کی تصریح فرمائی ہے ہمارے شیخ مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی ثم المکی نے ، پھر مولانا رشید احمد گنگوہی نے بھی اپنے فتاوی میں اس کو بیان فرمایا ہے جو چھپا ہوا آج کل لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے، اور یہ مسئلہ اس کی پہلی جلد کے صفحہ ۹۳ پر مذکورہ ہے۔ جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

السوال الخامس

ما قولكم في حيوة النبي عليه الصلوٰة و السلام في قبره الشريف هل ذلك امر مخصوص به ام مثل سائر المومنين رحمة الله عليهم حيوته برزخية.

پانچواں سوال

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ ﷺ کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے۔

الجواب

عندنا وعند مشائخنا حضرة الرسالة صلى الله عليه وسلم حي في قبره الشريف وحيوته صلى الله عليه وسلم دنيوية من غير تكليف وهي مختصة به صلى الله عليه وسلم وبجميع الانبياء صلوات الله عليهم والشهداء لابرزخية كما هي حاصلة لسائر المؤمنين بل لجميع الناس كما

جواب

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آں حضرت ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ، برزخی نہیں ہے، جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے

نص عليه العلامة السيوطي في رسالته "انباء الاذكياء بحيوة الانبياء" حيث قال قال الشيخ تقي الدين السبكي حيوة الانبياء و الشهداء في القبر كحيوتهم في الدنيا ويشهد له صلوة موسى عليه السلام في قبره فان الصلوة تستدعي جسدا حيا الى اخرماقال فثبت بهذا ان حيوته دنيوية برزخية لكونها في عالم البرزخ ولشيخنا شمس الاسلام والدين محمد قاسم العلوم على المستفيدين قدس الله سره العزيز في هذه المبحث رسالة مستقلة دقيقة الماخذ بديعة المسلک لم ير مثلها قد طبعت وشاعت في الناس و اسمها "آب حيات" اى ماء الحيوة.

رسالہ ''انباء الاذکیا بحیوۃ الانبیاء'' میں بتصریح لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء وشہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے الخ۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت محمد ﷺ کی حیات دنیوی ہے اور اس معنے کر برزخی بھی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے اور ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس مبحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اورانوکھے طرز کا بے مثل، جو طبع ہوکر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کا نام ''آب حیات'' ہے۔

السوال السادس

هل للداعي في المسجد النبوى ان يجعل وجهه الى القبر المنيف ويسئل من المولى الجليل متوسلا بنبيه الفخيم النبيل.

چھٹا سوال

کیا جائز ہے مسجد نبوی میں دعا کرنے والے کو یہ صورت کہ قبر شریف کی طرف منہ کر کے کھڑا ہواور حضرت محمد ﷺ کا واسطہ دے کر حق تعالیٰ سے دعا مانگے۔

الجواب

اختلف الفقهاء في ذلک كما ذكره الملا على القارى رحمه الله تعالىٰ[1] في المسلک والمنقسط فقال ثم اعلم

جواب

اس میں فقہاء کا اختلاف ہے جیسا کہ ملا علی قاریؒ نے مسلک منقسط میں ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں معلوم کرو کہ ہمارے بعض مشائخ ابواللیث اوران

انه ذکر بعض مشائخنا کابی اللیث ومن تبعه کالکرمانی والسروجی انه یقف الزائر مستقبل القبلة کذا رواه الحسن عن ابی حنیفة رضی الله عنهما ثم نقل عن ابن الهمام بان مانقل عن ابی اللیث مردود بما روی ابو حنیفة عن ابی عمر رضی الله عنه انه قال من السنة ان تاتی قبر رسول الله صلی الله علیه وسلم فتستقبل القبربوجهک ثم تقول السلام علیک ایها النبی و رحمة الله وبرکاته ثم ایده بروایة اخری اخرجها مجد الدین اللغوی عن ابن المبارک قال سمعت ابا حنیفةؒ یقول قدم ابو ایوب السختیانی وانا بالمدینة فقلت لانظرن ما یصنع فجعل ظهره ممایلی القبلة و وجهه مما یلی وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم وبکی غیر متباک فقام مقام فقیه ثم قال العلامة القاری بعد نقله وفیه تنبیه علی ان هذا هو مختار الامام بعد ماکان مترددا فی مقام المرام ثم الجمع بین الروایتین ممکن الخ کلام الشریف فظهر بهذا انه یجوز کلا الا مرین لکن المختار ان یستقبل وقت الزیارة مما یلی وجهه

کے پیرو کرمانی وسروجی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ زیارت کرنے والے کو قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیے جیسا کہ امام حسن نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اس کے بعد ابن ہمام سے نقل کیا ہے کہ ابو اللیث کی روایت نامقبول ہے۔ اس لیے کہ امام ابوحنیفہؒ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سنت یہ ہے کہ جب تم قبر شریف پر حاضر ہو تو قبر مطہر کی طرف منہ کر کے اس طرح کہو "آپ پر سلام نازل ہوا اے نبی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت وبرکات نازل ہوں پھر اس کی تائید میں دوسری روایت لائے ہیں جس کو مجد الدین لغوی نے ابن المبارک سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے امام ابوحنیفہؒ کو اس طرح فرماتے سنا کہ جب ابوایوب سختیانیؒ مدینہ منورہ میں آئے تو میں وہیں تھا۔ میں نے کہا، میں ضرور دیکھوں گا یہ کیا کرتے ہیں۔ سوانہوں نے قبلہ کی طرف پشت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی طرف اپنا منہ کیا اور بلا تصنع روئے تو بڑے فقیہ کی طرح قیام کیا پھر اس کو نقل کر کے علامہ قاری فرماتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہی صورت امام صاحب کی پسند کردہ ہے۔ ہاں پہلے ان کو تردد تھا۔ پھر علامہ نے یہ بھی کہا کہ دونوں روایتوں میں تطبیق ممکن ہے الخ۔ غرض اس سے ظاہر ہو گیا کہ جائز دونوں صورتیں ہیں مگر اولیٰ یہی ہے کہ زیارت کے وقت چہرۂ مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیے اور یہی ہمارے

الشریف صلی الله علیه وسلم و هو الماخوذ به عندنا وعلیه عملنا وعمل مشائخنا وهکذا الحکم فی الدعاء کما روی عن مالک رحمه الله تعالیٰ لما ساله بعض الخلفاء وقد صرح به مولانا الجنجوهی رحمة الله علیه فی رسالته "زبدة المناسک" واما مسئلة التوسل فقد مرت فی نمرة ۳، ۴، ص ۶

نزدیک معتبر ہے اور اسی پر ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے جیسا کہ امام مالکؒ سے مروی ہے جب کہ ان کے کسی خلیفہ نے ان سے مسئلہ دریافت کیا تھا اور اس کی تصریح مولانا گنگوہیؒ اپنے رسالہ "زبدۃ المناسک" میں کر چکے ہیں اور توسل کا مسئلہ بھی صفحہ ۶، نمبر ۳، ۴ میں گزر چکا ہے۔

السوال السابع

ماقولکم فی تکثیر الصلوة علی النبی صلی الله علیه وسلم وقراة دلائل الخیرات والاوراد.

الجواب

یستحب عندنا تکثیر الصلوٰة علی النبی صلی الله علیه وسلم وهو من ارجی الطاعات واحب المندوبات سواء کان بقرأة الدلائل والاوراد الصلوتیة المؤلفة فی ذلک او بغیرها ولکن الا فضل عندنا ما صح بلفظه صلی الله علیه وسلم ولو صلی بغیر ما ورد عنه صلی الله علیه وسلم لم یخل عن الفضل و یستحق بشارة من صلی علی صلوٰة صلی الله علیه عشرا

ساتواں سوال

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ ﷺ پر بکثرت درود بھیجنے اور دلائل الخیرات اور دیگر اوراد کے پڑھنے کی بابت؟

جواب

ہمارے نزدیک حضرت ﷺ پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب اجر وثواب طاعت ہے خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مؤلفہ کی تلاوت سے ہو، لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت سے منقول ہیں گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہو ہی جائے گا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا۔ حق تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا۔ خود ہمارے شیخ حضرت مولانا گنگوہی قدس

و كان شيخنا العلامة الجنجوهي يقرء الدلائل وكذلك المشائخ الاخر من ساداتنا وقد كتب في ارشاداته مولانا و مرشدنا قطب العالم حضرة الحاج امداد الله قدس الله سره العزيز وامراصحابه بان يحزبوه و كانوا يروون الدلائل رواية وكان يجيز اصحابه بالدلائل مولانا الجنجوهي رحمة الله عليه.

سرہ اور دیگر مشائخ دلائل الخیرات پڑھا کرتے تھے۔اور مولانا حضرت حاجی امداد اللہ شاہ مہاجر مکی قدس سرہ نے اپنے ارشادات میں تحریر فرما کر مریدین کو امر بھی کیا ہے دلائل کا ورد بھی رکھیں اور ہمارے مشائخ ہمیشہ دلائل کو روایت کرتے رہے اور مولانا گنگوہیؒ بھی اپنے مریدین کو اجازت دیتے رہے۔

السوال الثامن والتاسع والعاشر

هل يصح لرجل ان يقلد احدا من الائمة الاربعة في جميع الاصول والفروع ام لا وعلى تقدير الصحة هل هو مستحب ام واجب ومن تقلدون من الائمة فروعا واصولاً

آٹھواں،نواں اور دسواں سوال

تمام اصول وفروع میں چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کا مقلد بن جانا درست ہے یا نہیں؟ اور اگر درست ہے تو مستحب ہے یا واجب اور تم کس امام کے مقلد ہو؟

الجواب

لا بد للرجل في هذا الزمان ان يقلد احدا من الائمة الاربعة رضي الله تعالىٰ عنهم بل يجب فاناجربنا كثيرا ان مآل ترك تقليد الائمة و اتباع راى نفسه وهوها السقوط في حفرة الالحاد و الزندقة اعاذنا الله منها ولاجل ذلك نحن ومشائخنا

جواب

اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جائے بلکہ واجب ہے کیونکہ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ ائمہ کی تقلید چھوڑنے اور اپنے نفس وہوا کے اتباع کرنے کا انجام الحاد و زندقہ کے گڑھے میں جا گرنا ہے۔ اللہ پناہ میں رکھے اور بایں وجہ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول وفروع میں امام المسلمین

مقلدون فی الاصول والفروع لامام المسلمین ابی حنیفة رضی الله عنه اما تنا الله علیه وحشرنا فی زمرته ولمشائخنا فی ذلک تصانیف عدیدة شاعت واشتهرت فی الافاق.

ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں۔خدا کرے اسی پر ہماری موت ہو، اوراسی زمرہ میں ہمارا حشر ہو، اور اس مبحث میں ہمارے مشائخ کی بہترین تصانیف دنیا میں مشتہروشائع ہوچکی ہیں۔

السوال الحادی عشر

وهل یجوز عندکم الاشتغال باشغال الصوفیة وبیعتهم وهل تقولون بصحة وصول الفیوض الباطنیة عن صدور الاکابر و قبورهم وهل یستفید اهل السلوک من روحانیة المشائخ الاجله ام لا؟.

گیارھواں سوال

کیا صوفیہ کے اشغال میں مشغول اور ان سے بیعت ہونا تمہارے نزدیک جائز اور اکابر کے سینہ اور قبر کے باطنی فیضان پہنچنے کے تم قائل ہو یا نہیں اور مشائخ کی روحانیت سے اہل سلوک کو نفع پہنچتا ہے یا نہیں؟

الجواب

یستحب عندنا اذا فرغ الانسان من تصحیح العقائد وتحصیل المسائل الضروریة من الشرع ان یبایع شیخا راسخ القدم فی الشریعة زاهدا فی الدنیا راغبا فی الاخرة قد قطع عقبات النفس و تمرن فی المنجیات وتبتل عن المهکات کاملا مکملا ویضع یده فی یده ویحبس نظره فی نظره ویشتغل باشغال الصوفیة من الذکرو الفکر والفناء الکلی فیه ویکتسب النسبة التی هی النعمة العظمی

جواب

ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقائد کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہوجائے تو ایسے شیخ سے بیعت ہو جو شریعت میں راسخ القدم ہو، دنیا سے بے رغبت ہو آخرت کا طالب ہو، نفس کی گھاٹیوں کو طے کر چکا ہو، خوگر ہو نجات دہندہ اعمال کا اور علیحدہ ہو تباہ کن افعال سے، خود بھی کامل ہو دوسروں کو بھی کامل بنا سکتا ہو ایسے مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اپنی نظر اس کی نظر میں مقصود رکھے اور صوفیہ کے اشغال یعنی ذکر وفکر اور اس میں فناء تام کے ساتھ مشغول ہو اور اس نسبت کا اکتساب جو نعمت عظمی اور غنیمت کبریٰ

والغنيمة الكبرى وهي المعبر عنها بلسان الشرع بالاحسان واما من لم يتيسرله ذلك ولم يقدر له ماهنالك فيكفيه الانسلاك بسلكهم و الانخراط في حزبهم فقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المرء مع من احب اولئك قوم لايشقي جليسهم وبحمدالله تعالىٰ وحسن انعامه نحن و مشائخنا قد دخلوا في بيعتهم واشتغلوا باشغالهم وقصدوا للارشاد و التلقين والحمدلله على ذلك واما الا ستفادة من روحانية المشائخ الاجلة و وصول الفيوض الباطنية من صدورهم او قبورهم فيصح على الطريقة المعروفة في اهلها و خواصها لا بما هو شائع في العوام.

ہے جس کو شرع میں احسان کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے اور جس کو یہ نعمت میسر نہ ہو اور یہاں تک نہ پہنچ سکے اس کو بزرگوں کے سلسلہ میں شامل ہو جانا ہی کافی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ آدمی اس کے ساتھ ہے جس کے ساتھ اسے محبت ہو۔ وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہ سکتا اور بحمد للہ ہم اور ہمارے مشائخ ان حضرات کی بیعت میں داخل اور ان کے اشغال کے شاغل اور ارشاد وتلقین کے در پے رہے ہیں والحمد لله على ذالك، اب رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض پہنچنا، سو بے شک صحیح ہے مگر اس طریق سے جو اس کے اہل اور خواص کو معلوم ہے نہ اس طرز سے جو عوام میں رائج ہے۔

السوال الثاني عشر

قد كان محمد بن عبدالوهاب النجدى يستحل دماء المسلمين واموالهم واعرضهم وكان ينسب الناس كلهم الى الشرك ويسب السلف فكيف ترون ذلك وهل تجوزون تكفير السلف والمسلمين

بارھواں سوال

محمد بن عبد الوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا، اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز

واهل القبلة ام كيف مشربكم.

الجواب

الحكم عندنا فيهم ما قال صاحب الدرالمختار وخوارج هم قوم لهم منعة خرجوا عليه بتاويل يرون انه على باطل كفر او معصية توجب قتاله بتاويلهم يستحلون دمائنا واموالنا و يسبون نسائنا الى ان قال و حكمهم حكم البغاة ثم قال و انما لم نكفرهم لكونه عن تاويل و ان كان باطلا. وقال الشامي فى حاشيه كما وقع فى زماننا فى اتباع عبدالوهاب الذين خرجوا من نجد وتغلبوا على الحرمين و كانوا ينتحلون مذهب الحنابلة لكنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون و ان من خالف اعتقادهم مشركون واستباحوا بذلك قتل اهل السنة وقتل علمائهم حتى كسر الله شوكتهم ثم اقول ليس هو و لا احد من اتباعه وشيعته من مشائخنا فى سلسلة من سلاسل العلم من الفقه والحديث والتفسير و التصوف واما استحلال دماء المسلمين واموالهم واعراضهم فاما ان يكون بغير حق او

سمجھتے ہو، یا کیا مشرب ہے؟

جواب

ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے اور خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قید بناتے ہیں۔ آگے فرماتے ہیں، ان کا حکم باغیوں کا ہے اور پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لیے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی اور علامہ شامی نے اس کے حاشیے میں فرمایا ہے" جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر انہوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبدالوہاب اور اس کا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلہ مشائخ میں نہیں، نہ تفسیر وفقہ وحدیث کے علمی سلسلہ میں نہ تصوف میں۔ اب رہا

بحق فان کان بغیر حق فاما ان یکون من غیر تاویل فکفرو خروج عن الاسلام و ان کان بتاویل. لا یسوغ فی الشرع ففسق واما ان کان بحق فجائز بل واجب واما تکفیر السلف من المسلمین فحاشا ان نکفر احدا منهم بل هو عندنا رفض وابتداع فی الدین و تکفیر اهل القبلة من المبتدعین فلا نکفرهم ما لم ینکروا حکما ضروریا من ضروریات الدین فاذا ثبت انکار امر ضروری من الدین نکفرهم و نحتاط فیه وهذا دأبنا ودأب مشائخنا رحمهم الله تعالیٰ علیهم.

مسلمانوں کی جان ومال وآبرو کا حلال سمجھنا، سو یہ ناحق ہوگا یا حق۔ پھر اگر ناحق ہے تو بلا تاویل ہوگا جو کفر اور خروج از اسلام ہے۔ اور اگر ایسی تاویل سے ہے جو شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے، اور اگر بحق ہو تو جائز بلکہ واجب ہے۔ باقی رہا سلف اہل اسلام کو کافر کہنا سو حاشا ہم ان میں سے کسی کو کافر کہتے یا سمجھتے ہوں بلکہ یہ فعل ہمارے نزدیک رفض اور دین میں اختراع ہے۔ ہم تو ان بدعتیوں کو بھی جو اہل قبلہ ہیں جب تک دین کے کسی ضروری حکم کا انکار نہ کریں، کافر نہیں کہتے۔ ہاں جس وقت دین کے کسی ضروری امر کا انکار ثابت ہوجائے گا تو کافر سمجھیں گے اور احتیاط کریں گے۔ یہی طریقہ ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ رحمہم اللہ کا ہے۔

السوال الثالث عشر والرابع عشر

ماقولکم فی امثال قوله تعالیٰ الرحمن علی العرش استوی هل تجوزون اثبات جهة ومکان للباری تعالیٰ ام کیف رایکم فیه؟

تیرھواں اور چودھواں سوال

کیا کہتے ہیں حق تعالیٰ کے اس قسم کے قول میں کہ رحمٰن عرش پر مستوی ہوا، کیا جائز سمجھتے ہو باری تعالیٰ کے لیے جہت ومکان کا ثابت کرنا یا کیا رائے ہے؟

الجواب

قولنا فی امثال تلک الایات انا نؤمن بها و لا یقال کیف و نؤمن بالله

جواب

اس قسم کی آیات میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث نہیں

سبحانه وتعالیٰ متعال. ومنزه عن صفات المخلوقین وعن سمات النقص والحدوث كما هو رای قد مائنا. واما ما قال المتاخرون من ائمتنا فی تلک الایات یاولونها بتاویلات صحیحة سائغة فی اللغة و الشرع بانه یمکن ان یکون المراد من الاستواء الاستیلاء ومن الید القدرة الی غیر ذلک تقریباً الی افهام القاصرین فحق ایضا عندنا و اما الجهة والمکان فلا نجوز اثباتهما له تعالیٰ ونقول انه تعالیٰ منزه و متعال عنهما و عن جمیع سمات الحدوث.

کرتے، یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مخلوق کے اوصاف سے منزہ اور نقص وحدوث کی علامات سے مبرا ہے جیسا کہ ہمارے متقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین اماموں نے ان آیات میں جو صحیح اور لغت شرع کے اعتبار سے جائز تاویلیں فرمائی ہیں تاکہ کم فہم سمجھ لیں مثلاً یہ کہ ممکن ہے استواء سے مراد غلبہ ہو اور ہاتھ سے مراد قدرت، تو یہ بھی ہمارے نزدیک حق ہے۔ البتہ جہت ومکان کا اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت ومکانیت اور جملہ علامات حدوث سے منزہ وعالی ہے۔

السوال الخامس عشر

هل ترون احدا افضل من النبی صلی الله علیه وسلم من الکائنات؟

الجواب

اعتقاد نا واعتقاد مشائخنا ان سیدنا و مولانا حبیبنا و شفیعنا محمدا رسول الله صلی الله علیه وسلم افضل الخلائق کافة و خیرهم عندالله تعالیٰ لا یساویه احد بل ولا یدانیه صلی الله علیه وسلم فی القرب من

پندرھواں سوال

کیا تمہاری رائے یہ ہے کہ مخلوق میں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کوئی افضل ہے؟

جواب

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا ومولانا وحبیبنا وشفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمامی مخلوق سے افضل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے قرب ومنزلت میں کوئی شخص آپ کے برابر تو کیا، قریب بھی نہیں ہوسکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہیں جملہ انبیاء

الله تعالیٰ و المنزلة الرفیعة عنده و هو سید الانبیاء والمرسلین وخاتم الاصفیاء والنبیین کما ثبت بالنصوص وهو الذی نعتقده وندین الله تعالیٰ به وقد صرح به مشائخنافی غیر ما تصنیف.

اور رسل کے، اور خاتم ہیں سارے برگزیدہ گروہ کے جیسا کہ نصوص سے ثابت ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی دین و ایمان۔ اسی کی تصریح ہمارے مشائخ بہتیری تصانیف میں کر چکے ہیں۔

السوال السادس عشر

اتجوزون وجود نبی بعد النبی علیه الصلوٰة والسلام وهو خاتم النبیین وقد تواتر معنی قوله علیه السلام لا نبی بعدی و امثاله و علیه انعقد الاجماع وکیف رایکم فیمن جوز وقوع ذلک مع وجود هذه النصوص وهل قال احد منکم او من اکابرکم ذلک.

سولہواں سوال

کیا کسی نبی کا وجود جائز سمجھتے ہو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد حالانکہ آپ خاتم النبیین ہیں اور معنا درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے آپ کا یہ ارشاد کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اس پر اجماع امت منعقد ہو چکا ہے اور جو شخص باوجود ان نصوص کے کسی نبی کا وقوع جائز سمجھے اس کے متعلق تمہاری رائے کیا ہے اور کیا تم میں سے یا تمہارے اکابر میں سے کسی نے ایسا کہا ہے؟

الجواب

اعتقادنا واعتقاد مشائخنا ان سیدنا و مولنا وحبیبنا و شفیعنا محمدا رسول الله صلی الله علیه وسلم خاتم النبیین لا نبی بعده کما قال الله تبارک وتعالیٰ فی کتابه ولکن رسول الله وخاتم النبیین وثبت باحادیث کثیرة متواترة المعنی و باجماع الا مة وحاشا ان یقول احد منا خلاف

جواب

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع، محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ ولیکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معنا حد تواتر تک پہنچ گئیں اور نیز اجماع امت سے،

ذالک فانه من انکر ذالک فهو عندنا کافر لانه منکر للنص القطعي الصريح نعم شيخنا ومولانا سيد الاذكياء المدققين المولوى محمد قاسم النانوتوى رحمه الله تعالیٰ اتی بدقة نظره تدقيقا بديعا اكمل خاتميته علی وجه الكمال واتمها علی وجه التمام فانه رحمه الله تعالیٰ قال في رسالته المسماة " بتحذيرالناس" ما حاصله ان الخاتمية جنس تحته نوعان إحدهما خاتمية زمانية وهو ان يكون زمان نبوته صلی الله عليه وسلم متاخرا من زمان نبوة جميع الانبياء ويكون خاتما النبوتهم بالزمان والثاني خاتمية ذاتية وهی ان يكون نفس نبوته صلی الله عليه وسلم ختمت بها وانتهت اليها نبوة جميع الانبياء وكما انه صلی الله عليه وسلم خاتم النبيين بالزمان كذلک هو صلعم خاتم النبيين بالذات فان كل ما بالعرض يختم علی ما بالذات و ينتهی اليه ولا تتعداه ولما كان نبوته صلی الله عليه وسلم بالذات ونبوة سائر الانبياء بالعرض لان نبوتهم عليهم السلام بواسطة نبوته صلی الله عليه وسلم وهو الفرد الاكمل الاوحد الابجل قطب دائرة النبوة والرسالة وواسطة

سو حاشا کہ ہم میں سے کوئی اس کے خلاف کہے کیونکہ جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے اس لیے کہ منکر ہے نص صریح قطعی کا بلکہ ہمارے شیخ ومولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دقت نظر سے عجیب دقیق مضمون بیان فرما کر آپ کی خاتمیت کو کامل وتام ظاہر فرمایا ہے جو کچھ مولانا نے اپنے رسالہ ''تحذیرالناس'' میں بیان فرمایا ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ خاتمیت ایک جنس ہے جس کے تحت میں دونوع داخل ہیں:۔ ایک خاتمیت باعتبار زمانہ وہ یہ کہ آپ ﷺ کی نبوت کا زمانہ تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت کے زمانہ سے متاخر ہے اور آپ بحیثیت زمانہ کے سب کی نبوت کے خاتم ہیں، اور دوسری نوع خاتمیت باعتبار ذات، جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہی کی نبوت ہے جس پر تمام انبیاء کی نبوت ختم ومنتہی ہوئی اور جیسا کہ آپ خاتم النبیین ہیں باعتبار زمانہ اسی طرح آپ خاتم النبیین ہیں بالذات کیونکہ ہر وہ شے جو بالعرض ہو ختم ہوتی ہے اس پر جو بالذات ہو اس سے آگے سلسلہ نہیں چلتا اور جب کہ آپ کی نبوت بالذات ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت بالعرض اس لیے کہ سارے انبیاء کی نبوت آپ ﷺ کی نبوت کے واسطہ سے ہے اور آپ ﷺ ہی فرد اکمل ویگانہ اور دائرہ رسالت و نبوت کے مرکز اور عقد نبوت کے واسطہ ہیں پس

عقد ها فهو خاتم النبیین ذاتا و زمانا ولیس خاتمیة صلی الله علیه وسلم منحصرة فی الخاتمیة الزمانیة فانه لیس کبیرة فضل ولا زیادة رفعة ان یکون زمانه متاخراً من زمان الانبیاء قبله بل السیادة الکاملة والرفعة البالغة والمجد الباهر والفخر الزاهر تبلغ غایتها اذا کان خاتمیته صلی الله علیه وسلم ذاتا و زمانا و اما اذا اقتصر علی الخاتمیة الزمانیة فلا تبلغ سیادته و رفعته صلی الله علیه وسلم کمالها ولا یحصل له الفضل بکلیته و جامعیته و هذا تدقیق منه رحمه الله تعالیٰ ظهر له فی شفات فی اعظام شانه واجلال برهانه وتفضیله و تبجیله صلی الله علیه وسلم کما حققه المحققون من ساداتنا العلماء کالشیخ الاکبر و التقی السبکی و قطب العالم الشیخ عبدالقدوس الجنجوهی رحمهم الله تعالیٰ لم یحم حول سرادقات ساحته فیما نظن و نری ذهن کثیر من العلماء المتقدمین والاذکیاء المتبحرین وهو عند المبتدعین من اهل الهند کفر و ضلال ویوسوسون الی اتباعهم و اولیائهم انه انکار لخاتمیته صلی الله علیه وسلم. فهیهات وهیهات و لعمری انه لا فری الفری واعظم زور

آپ خاتم النبیین ہوئے ذاتاً بھی اور زماناً بھی اور آپ ﷺ کی خاتمیت صرف زمانہ کے اعتبار سے نہیں ہے اس لیے کہ یہ کوئی بڑی فضیلت نہیں کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابقین کے زمانہ سے پیچھے ہے بلکہ کامل سرداری اور غایت رفعت اور انتہاء درجہ کا شرف اسی وقت ثابت ہوگا جب کہ آپ کی خاتمیت ذات اور زمانہ دونوں اعتبار سے ہو ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم الانبیاء ہونے سے آپ کی سیادت و رفعت نہ مرتبہ کمال کو پہنچے گی اور نہ آپ کو جامعیت و فضل کلی کا شرف حاصل ہوگا اور یہ دقیق مضمون جناب رسول اللہ ﷺ کی جلالت و رفعت شان و عظمت کے بیان میں مولانا کا مکاشفہ ہے۔ ہمارے خیال میں علمائے متقدمین اور اذکیاء متبحرین میں سے کسی کا ذہن اس میدان کے نواح تک بھی نہیں گھوما۔ ہاں ہندوستان کے بدعتیوں کے نزدیک کفر و ضلال بن گیا۔ یہ مبتدعین اپنے چیلوں اور تابعین کو یہ وسوسہ دلاتے ہیں کہ یہ تو جناب رسول اللہ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار ہے۔ افسوس صد افسوس! قسم ہے اپنی زندگی کی کہ ایسا کہنا پرلے درجہ کا افتراء ہے اور بڑا جھوٹ و بہتان ہے، جس کا باعث محض کینہ و عداوت و بغض ہے۔ اہل اللہ اور اس کے خاص بندوں کے ساتھ اور سنت اللہ اسی طرح جاری ہے انبیاء اور اولیاء میں۔

و بهتان بلا امتراء ما حملهم علی ذلک الا الحقد و الشحناء والحسد والبغضاء لا هل الله تعالیٰ وخواص عباده وکذلک جرت السنة الا لهية فی انبیائه و اولیائه.

السوال السابع عشر

هل تقولون ان النبی صلی الله علیه وسلم لا یفضل علینا الا کفضل الاخ الاکبر علی الاخ الاصغر لا غیر وهل کتب احد منکم هذا المضمون فی کتاب؟

الجواب

لیس احد منا ولا من اسلافنا الکرام معتقدا بهذا البتة ولا نظن شخصا من ضعفاء الایمان ایضًا یتفوه بمثل هذا الخرافات ومن یقل ان النبی علیه السلام لیس له فضل علینا الا کما یفضل الاخ الاکبر علی الاصغر فنعتقد فی حقه انه خارج عن دائرة الایمان وقد صرحت تصانیف جمیع الا کابر من اسلافنا بخلاف ذلک وقد بینوا و صرحوا وحرروا وجوه فضائله و احساناته علیه السلام علینا معشر الامة بوجوه عدیدة بحیث لا

سترھواں سوال

کیا تم اس کے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو بس ہم پر ایسی فضیلت ہے جیسے بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے اور کیا تم میں سے کسی نے کسی کتاب میں یہ مضمون لکھا ہے؟

جواب

ہم میں اور ہمارے بزرگوں میں سے کسی کا بھی یہ عقیدہ نہیں ہے اور ہمارے خیال میں کوئی ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا اور جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے، جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے، تو اس کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے اور ہمارے تمام گزشتہ اکابر کی تصنیفات میں اس عقیدہ واہیہ کا خلاف مصرح ہے اور وہ حضرات جناب رسول اللہ ﷺ کے احسانات اور وجوہ فضائل تمام امت پر تبصریح اس قدر بیان کر چکے اور لکھ چکے ہیں کہ سب تو کیا ان میں سے کچھ بھی

يمكن اثبات مثل بعض تلك الوجوه لشخص من الخلائق فضلا عن جملتها وان افترى احد بمثل هذه الخرافات الواهية علينا او على اسلافنا فلا اصل له ولا ينبغي ان يلتفت اليه اصلا فان كونه عليه السلام افضل البشرقاطبة واشرف الخلق كافة وسيادته عليه السلام على المرسلين جميعا وامامته النبيين من الامور القطعية التى لايمكن لادنى مسلم ان يتردد فيه اصلا ومع هذا ان نسب الينا احد من امثال هذه الخرافات فليبين محله من تصانيفنا حتى نظهر على كل منصف فيهم جهالته وسوء فهمه مع الحاده وسوء تدينه بحوله تعالىٰ وقوته القوية.

مخلوق میں سے کسی شخص کے لیے ثابت نہیں ہو سکتے۔ اگر کوئی شخص ایسے واہیات خرافات کا ہم پر یا ہمارے بزرگوں پر بہتان باندھے وہ بے اصل ہے اور اس کی طرف توجہ بھی مناسب نہیں۔ اس لیے کہ حضرت کا افضل البشر اور تمامی مخلوقات سے اشرف اور جمیع پیغمبروں کا سردار اور سارے نبیوں کا امام ہونا ایسا قطعی امر ہے جس میں ادنی مسلمان بھی تردد نہیں کر سکتا اور باوجود اس کے بھی اگر کوئی شخص ایسی خرافات ہماری جانب منسوب کرے تو اسے ہماری تصنیفات میں موقع و محل بتانا چاہیے تا کہ ہم ہر سمجھدار منصف پر اس کی جہالت و بدفہمی اور الحاد و بددینی ظاہر کریں۔

السوال الثامن عشر

هل تقولون ان علم النبي عليه السلام مقتصر على الاحكام الشرعية فقط ام اعطى علوم ما متعلقة بالذات والصفات و الافعال للبارى عز اسمه والاسرار الخفية والحكم الالهية وغير ذلك مما لم يصل الى سرادقات عمله احد من الخلائق كائنا من كان.

اٹھارھواں سوال

کیا تم اس کے قائل ہو کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صرف احکام شرعیہ کا علم ہے یا آپ ﷺ کو حق تعالیٰ شانہ کی ذات وصفات وافعال اور مخفی اسرار وحکمت ہائے الٰہیہ وغیرہ کے اس قدر علوم عطاء ہوئے ہیں، جن کے پاس تک مخلوق میں سے کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

الجواب

نقول باللسان ونعتقد بالجنان ان سيدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلم الخلق قاطبة بالعلوم المتعلقة بالذات و الصفات و التشريعات من الاحكام العملية و الحكم النظرية والحقائق الحقة و الاسرار الخفية وغير ها من العلوم مالم يصل الى سرادقات ساحته احد من الخلائق لا ملك مقرب ولا نبی مرسل ولقد اعطى علم الاولين والاخرين وكان فضل الله عليه عظيما ولكن لا يلزم من ذلک علم كل جزئی جزئی من الامور الحادثة فی كل ان من اوانه الزمان حتى يضر غيبوبة بعضها عن مشاهدته الشريفة و معرفة المنيفة باعلميته عليه السلام و وسعته فی العلوم و فضله فی المعارف على كافة الانام و ان اطلع عليها بعض من سواه من الخلائق والعباد كما لم يضر باعلمية سليمان عليه السلام غيبوبة ماطلع عليه الهدهد من

جواب

ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں جن کو ذات وصفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ وحکم نظریہ اور حقیقت ہائے حقہ اور اسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا۔ نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی رسول اور بے شک آپ کو اولین وآخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے ولیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ کو زمانہ کی ہر آن میں حادث وواقع ہونے والے واقعات میں سے ہر ہر جزئی کی اطلاع وعلم ہو کہ اگر کوئی واقعہ آپ کے مشاہدۂ شریفہ سے غائب رہے تو آپ کے علم اور معارف میں ساری مخلوق سے افضل ہونے اور وسعت علمی میں نقص آجائے اگرچہ آپ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس جزئی سے آگاہ ہو جیسا کہ سلیمان علیہ السلام پر وہ واقعہ عجیبہ مخفی رہا کہ جس سے ہدہد کو آگاہی ہوئی۔ اس سے سلیمان علیہ السلام کے اعلم ہونے میں نقصان نہیں آیا۔ چنانچہ ہدہد کہتی ہے کہ میں نے ایسی خبر پائی جس کی آپ کو اطلاع نہیں اور شہر سبا میں سے میں ایک سچی خبر لے کر آئی ہوں۔

عجائب الحوادث حيث يقول فى القران قال انى احطت بمالم تحط به وجئتك من سبأ بنبإٍ يقين.

السوال التاسع عشر

اترون ان ابليس اللعين اعلم من سيد الكائنات عليه السلام و اوسع علمامنه مطلقا و هل كتبتم ذلك فى تصنيف ما تحكمون على من اعتقد ذلك.

الجواب

قد سبق منا تحرير هذه المسئلة ان النبى عليه السلام اعلم الخلق على الاطلاق بالعلوم والحكم و الاسرار وغيرها من ملكوت الافاق ونتيقن ان من قال ان فلانا اعلم من النبى عليه السلام فقد كفر و قد افتى مشائخنا بتكفير من قال ان ابليس اللعين اعلم من النبى عليه السلام فكيف يمكن ان توجد هذه المسئلة فى تاليف مامن كتبنا غير انه غيبوبة بعض الحوادث الجزئية الحقيرة عن النبى عليه السلام لعدم التفاته اليه لا تورث نقصا ما فى اعلمتيه عليه السلام بعد ماثبت انه

انیسواں سوال

کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ ملعون شیطان کا علم سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے زیادہ اور مطلقاً وسیع تر ہے اور کیا یہ مضمون تم نے اپنی کسی تصنیف میں لکھا ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہو اس کا حکم کیا ہے؟

جواب

اس مسئلہ کو ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام کا علم حکم واسرار وغیرہ کے متعلق مطلقاً تمامی مخلوقات سے زیادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم علیہ السلام سے اعلم ہے، وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات اس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے۔ پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں پایا جا سکتا ہے۔ ہاں کسی جزئی حادثہ حقیر کا حضرت کو اس لیے معلوم نہ ہونا کہ آپ نے اس کی جانب توجہ نہیں فرمائی آپ کے اعلم ہونے میں کسی قسم کا نقصان نہیں پیدا کر سکتا جب کہ ثابت ہو چکا

اعلم الخلق بالعلوم الشريفة اللائقة بمنصبه الاعلى كما لا يورث الاطلاع على اكثر تلك الحوادث الحقيرة لشدة التفات ابليس اليها شرفا وكمالا علميا فيه فانه ليس عليها مدار الفضل و الكمال ومن ههنا لا يصح ان يقال ان ابليس اعلم من سيدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم كما لا يصح ان يقال لصبي علم بعض الجزئيات انه اعلم من عالم متبحر محقق في العلوم والفنون الذى غابت عنه تلك الجزئيات ولقد تلونا عليك قصة الهدهد مع سليمان على نبينا وعليه السلام و قوله انى احطت بما لم تحط به و دواوين الحديث ودفاتر التفاسير مشحونة بنظائرها المتكاثرة المشتهرة بين الانام وقد اتفق الحكماء على ان افلاطون و جالينوس وامثالهما من اعلم الاطباء بكيفيات الادوية و احوالها مع علمهم ان ديد ان النجاسة اعرف باحوال النجاسة و ذوقها وكيفياتها فلم تضر عدم معرفة افلاطون وجالينوس هذه الاحوال

کہ آپ ان شریف علوم میں جو آپ کے منصب اعلیٰ کے مناسب ہیں ساری مخلوق سے بڑھے ہوئے ہیں جیسا کہ شیطان کو بہتیرے حقیر حادثوں کی شدت التفات کے سبب اطلاع مل جانے سے اس مردود میں کوئی شرافت اور علمی کمال حاصل نہیں ہوسکتا کیونکہ ان پر فضل وکمال کا مدار نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یوں کہنا کہ شیطان کا علم سیدنا رسول اللہ ﷺ کے علم سے زیادہ ہے ہرگز صحیح نہیں۔ جیسا کہ کسی ایسے بچہ کو جسے کسی جزئی کی اطلاع ہوگئی ہے یوں کہنا صحیح نہیں کہ فلاں بچہ کا علم اس تبحر ومحقق مولوی سے زیادہ ہے جس کو جملہ علوم وفنون معلوم ہیں مگر یہ جزئی معلوم نہیں اور ہم ہدہد کا سیدنا سلیمان علیہ السلام کے ساتھ پیش آنے والا قصہ بتا چکے ہیں اور یہ آیت پڑھ چکے ہیں کہ مجھے وہ اطلاع ہے جو آپ کو نہیں اور کتب حدیث وتفسیر اس قسم کی مثالوں سے لبریز ہیں نیز حکماء کا اس پر اتفاق ہے کہ افلاطون وجالینوس وغیرہ بڑے طبیب ہیں جن کو دواؤں کی کیفیت وحالات کا بہت زیادہ علم ہے۔ حالانکہ یہ بھی معلوم ہے کہ نجاست کے کیڑے نجاست کی حالتوں اور مزے اور کیفیتوں سے زیادہ واقف ہیں تو افلاطون وجالینوس کا ان ردی حالت سے ناواقف ہونا ان کے اعلم ہونے

الردية في اعلميتهما و لم يرض احد من العقلاء و الحمقى بان يقول ان الديد ان اعلم من افلاطون مع انها اوسع علما من الافلاطون باحوال النجاسة ومبتدعة ديارنا يثبتون للذات الشريفة النبوية عليها الف الف تحية وسلام جميع علوم الاسافل الارازل والافاضل الاكابر قائلين انه عليه السلام لما كان افضل الخلق كافة فلابد ان يحتوى على علومهم جميعها كل جزئي جزئي وكلي كلي ونحن انكرنا اثبات هذا الا مر بهذا القياس الفاسد بغير نص من النصوص المعتدة بها الاترى ان كل مومن افضل واشرف من ابليس فيلزم على هذا القياس ان يكون كل شخص من احاد الامة حاويا على علوم ابليس و يلزم على ذلک ان يكون سليمان على نبينا وعليه السلام عالما بما علمه الهدهد و ان يكون الافلاطون وجالينوس عارفين بجميع معارف الديد ان و اللوازم باطلة باسرها كما هو المشاهد و هذا خلاصة ماقلناه في

کو مضر نہیں اور کوئی عقل مند بلکہ احمق بھی یہ کہنے پر راضی نہ ہوگا کہ کیڑوں کا علم افلاطون سے زیادہ ہے حالانکہ ان کا نجاست کے احوال سے افلاطون کی بہ نسبت زیادہ واقف ہونا یقینی امر ہے اور ہمارے ملک کے مبتدعین سرور کائنات ﷺ کے لیے تمام شریف وادنی واعلیٰ واسفل علوم ثابت کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ ساری مخلوق سے افضل ہیں، تو ضرور سب ہی کے علوم جزئی ہوں یا کلی، آپ کو معلوم ہوں گے اور ہم نے بغیر کسی معتبر نص کے محض اس فاسد قیاس کی بناء پر اس علم کلی و جزئی کے ثبوت کا انکار کیا۔ ذرا غور تو فرمایئے کہ ہر مسلمان کو شیطان پر فضل وشرف حاصل ہے پس اس قیاس کی بنا پر لازم آئے گا کہ ہر امتی بھی شیطان کے ہتھکنڈوں سے آگاہ ہو اور لازم آئے گا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو خبر ہو اس واقعہ کی جسے ہدہد نے جانا۔ اور افلاطون و جالینوس واقف ہوں کیڑوں کی تمام واقفیتوں سے اور سارے لازم باطل ہیں چنانچہ مشاہدہ ہو رہا ہے۔ یہ ہمارے قول کا خلاصہ ہے جو براہین قاطعہ میں بیان کیا ہے جس نے کند ذہن بددینوں کی رگیں کاٹ دیں اور دجال ومفتری گروہ کی گردنیں توڑ دیں سو اس میں ہماری بحث صرف بعض حادثات جزئی میں تھی اور اسی لیے

البراهين القاطعة لعروق الاغبياء المارقين القاصمة لاعناق الدجلة المفترين فلم يكن بحثنا فيه الا عن بعض الجزئيات المستحدثة ومن اجل ذلك اتينا فيه بلفظ الاشارة حتی تدل ان المقصود بالنفی و الاثبات هنالک تلک الجزئيات لا غير لكن المفسدين يحرفون الكلام ولا يخافون محاسبة الملک العلام وانا جازمون ان من قال ان فلانا اعلم من النبی علیه السلام فهو کافر کما صرح غير واحد من علمائنا الكرام ومن افتری علینا بغير ماذكرناه فعليه بالبرهان خائفا عن مناقشة الملک الديان والله على مانقول وكيل.

اشارہ کا لفظ ہم نے لکھا تھا تا کہ دلالت کرے کہ نفی واثبات سے مقصود صرف یہی جزئیات ہیں لیکن مفسدین کلام میں تحریف کیا کرتے ہیں اور شاہنشاہی محاسبہ سے ڈرتے نہیں اور ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہے۔ چنانچہ اس کی تصریح ایک نہیں ہمارے بہتیرے علماء کر چکے ہیں اور جو شخص ہمارے بیان کے خلاف ہم پر بہتان باندھے اس کو لازم ہے کہ شاہنشاہ روز جزاء سے خائف بن کر دلیل بیان کرے اور اللہ ہمارے قول پر وکیل ہے۔

السوال العشرون

اتعتقدون ان علم النبی صلی الله علیه وسلم یساوی علم زید و بکروبهائم ام تتبرؤن عن امثال هذا وهل کتب الشیخ اشرف علی التهانوی فی رسالته حفظ الایمان هذا المضمون ام لا وبم تحکمون علی من اعتقد ذلک.

بیسواں سوال

کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم زید وبکر اور چوپاؤں کے علم کے برابر ہے یا اس قسم کے خرافات سے تم بری ہو اور مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی رسالہ حفظ الایمان میں یہ مضمون لکھا ہے یا نہیں اور جو یہ عقیدہ رکھے اس کا حکم کیا ہے؟

الجواب

اقول و هذا ايضا من افترائات المبتدعين واكاذيبهم قد حرفوا معنى الكلام واظهروا بحقدهم خلاف مراد الشيخ مدظله فقاتلهم الله انى يوفكون قال الشيخ العلامة التهانوى فى رسالته المسماة بحفظ الايمان وهى رسالة صغيرة اجاب فيها عن ثلاثة سئل عنها، الاولى منها فى السجدة التعظيمية للقبور والثانية فى الطواف بالقبور والثالثة فى اطلاق لفظ عالم الغيب على سيدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الشيخ ماحاصله انه لا يجوز هذا الاطلاق وان كان بتاويل لكونه موهما بالشرک كما منع من اطلاق قولهم راعنا فى القران ومن قولهم عبدى و امتى فى الحديث اخرجه مسلم فى صحيحه فان الغيب المطلق فى الاطلاقات الشرعية مالم يقم عليه دليل ولا الى دركه وسيلة و سبيل فعلى هذا قال الله تعالىٰ قل لا يعلم من فى السموت والارض الغيب الا الله ولو كنت اعلم الغيب وغير ذلک من الايات ولو جوز ذلک

جواب

میں کہتا ہوں کہ یہ بھی مبتدعین کا ایک افتراء اور جھوٹ ہے کہ کلام کے معنی بدلے اور مولانا کی مراد کے خلاف ظاہر کیا۔ خدا انہیں ہلاک کرے، کہاں جاتے ہیں۔ علامہ تھانوی نے اپنے چھوٹے سے رسالہ حفظ الایمان میں تین سوالات کا جواب دیا ہے جو ان سے پوچھے گئے تھے۔ پہلا مسئلہ قبور کو تعظیمی سجدہ کی بابت ہے اور دوسرا قبور کے طواف میں اور تیسرا یہ کہ لفظ عالم الغیب کا اطلاق سیدنا رسول اللہ ﷺ پر جائز ہے یا نہیں؟ مولانا نے جو کچھ لکھا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ جائز نہیں گو تاویل ہی سے کیوں نہ ہو کیونکہ شرک کا وہم ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن میں صحابہؓ کو راعنا کہنے کی ممانعت اور مسلم کی حدیث میں غلام یا باندی کو عبدی اور امتی کہنے کی ممانعت ہے۔ بات یہ ہے کہ اطلاقات شرعیہ میں وہی غیب مراد ہوتا ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو اور اس کے حصول کا کوئی وسیلہ و سبیل نہ ہو۔ اسی بناء پر حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نہیں جانتے وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، غیب کو مگر اللہ۔ نیز ارشاد ہے، اگر میں غیب جانتا تو بہتیری نیکی جمع کر لیتا، اور اگر کسی تاویل سے اطلاق کو جائز سمجھا جائے تو لازم آتا ہے کہ خالق، رازق، معبود، مالک وغیرہ ان صفات کا جو ذات باری کے ساتھ خاص ہیں اسی

بتاويل يلزم ان يجوز اطلاق الخالق و الرازق و المالك و المعبود وغيرها من صفات الله تعالىٰ المختصة بذاته تعالىٰ وتقدس على المخلوق بذلك التاويل و ايضا يلزم عليه ان يصح نفي اطلاق لفظ عالم الغيب عن الله تعالىٰ بالتاويل الاخر فانه تعالىٰ ليس عالم الغيب بالواسطة والعرض فهل ياذن فی نفيه عاقل متدين حاشا و كلا ثم لو صح هذا الا طلاق على ذاته المقدسة صلى الله عليه وسلم علىٰ قول السائل فنستفسر منه ماذا اراد بهذا الغيب هل اراد كل واحد من افراد الغيب اوبعضه ای بعض كان فان اراد بعض الغيوب فلا اختصاص له بحضرة الرسالة صلى الله عليه وسلم فان علم بعض الغيوب وان كان قليلاً حاصل لزيد و عمرو بل لكل صبی ومجنون بل لجميع الحيوانات والبهائم لان كل واحد منهم يعلم شيئا لا يعلم الاخر ويخفی عليه فلو جوز السائل اطلاق عالم الغيب على احد لعلمه بعض الغيوب يلزم عليه ان يجوز اطلاقه على سائر المذكورات و لوالتزم ذلك لم يبق

تاویل سے مخلوق پر اطلاق صحیح ہوجائے نیز لازم آتا ہے کہ دوسری تاویل سے لفظ عالم الغیب کی نفی حق تعالیٰ سے ہوسکے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ بالواسطہ اور بالعرض عالم الغیب نہیں ہے پس کیا اس نفی اطلاق کی کوئی دین دار اجازت دے سکتا ہے؟ حاشا وکلا، پھر یہ کہ حضرت کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا اطلاق اگر بقول سائل صحیح ہوتو ہم اسی سے دریافت کرتے ہیں کہ اس غیب سے مراد کیا ہے یعنی غیب کا ہر فرد یا بعض غیب کوئی کیوں نہ ہو۔ پس اگر بعض غیب مراد ہے تو رسالت مآب ﷺ کی تخصیص نہ رہی کیوں کہ بعض غیب کا علم اگر چہ تھوڑا سا ہو، زید و عمر بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپاؤں کو بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہے کہ دوسرے کو نہیں ہے تو اگر سائل کسی پر لفظ عالم الغیب کا اطلاق بعض غیب کے جاننے کی وجہ سے جائز رکھتا ہے تو لازم آتا ہے کہ اس اطلاق کو مذکورہ بالا تمام حیوانات پر جائز سمجھے اور اگر سائل نے اس کو مان لیا تو پھر اطلاق کمالات نبوت میں سے نہ رہا کیوں کہ سب شریک ہوگئے اور اگر اس کو نہ مانے تو وجہ فرق پوچھی جائے گی اور وہ ہرگز بیان نہ ہوسکے گی۔ مولانا تھانوی کا کلام ختم ہوا۔ خدا تم پر رحم فرمائے! ذرا مولانا کا کلام ملاحظہ فرماؤ، بدعتیوں کے جھوٹ کا کہیں پتہ بھی نہ پاؤ گے، حاشا کہ کوئی

من كمالات النبوة لانه يشرك فيه سائرهم و لو لم يلتزم طولب بالفارق ولن يجد اليه سبيلا انتهى كلام الشيخ التهانوى فانظروا يرحمكم الله فى كلام الشيخ لن تجدوا مما كذب المبتدعون من اثر فحاشا ان يدعى احد من المسلمين المساواة بين علم رسول الله صلى الله عليه وسلم و علم زيد و بكر وبهائم بل الشيخ يحكم بطريق الالزام على من يدعى جواز اطلاق علم الغيب على رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلمه بعض الغيوب انه يلزم عليه ان يجوز اطلاقه على جميع الناس و البهائم فاين هذا عن مساواة العلم التى يفترونها عليه فلعنة الله على الكاذبين. ونتيقن بان معتقد مساواة علم النبى عليه السلام مع زيد و بكر و بهائم ومجانين كافر قطعاً وحاشا الشيخ دام مجده ان يتفوه بهذا و انه لمن عجب العجائب.

مسلمان رسول اللہ ﷺ کے علم اور زید وبکر و بہائم کے علم کو برابر کہے بلکہ مولانا تو بطریق الزام یوں فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ پر بعض غیب جاننے کی وجہ سے عالم الغیب کے اطلاق کو جائز سمجھتا ہے اس پر لازم آتا ہے کہ جمیع انسان و بہائم پر بھی اس اطلاق کو جائز سمجھے پس کہاں یہ اور کہاں وہ علمی مساوات جس کا مبتدعین نے مولانا پر افتراء باندھا۔ جھوٹوں پر خدا کی پھٹکار، ہمارے نزدیک متیقن ہے کہ جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید وبکر و بہائم ومجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے اور حاشا کہ مولانا دام مجدہ ایسی واہیات منہ سے نکالیں۔ یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔

السوال الواحد والعشرون

اتقولون ان ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم مستقبح شرعا من البدعات السيئة المحرمة ام غير ذلك

اکیسواں سوال

کیا تم اس کے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ذکر ولادت شرعاً قبیح سیئہ حرام ہے یا اور کچھ؟

الجواب

حاشا ان یقول احد من المسلمین فضلا ان نقول نحن ان ذکر ولادته الشریفة علیه الصلوٰة والسلام بل و ذکر غبار نعاله و بول حماره صلی الله علیه وسلم مستقبح من البدعات السیئة المحرمة فالاحوال التی لها ادنیٰ تعلق برسول الله صلی الله علیه وسلم ذکرها من احب المندوبات و اعلیٰ المستحبات عندنا سواء کان ذکر ولادته الشریفة او ذکر بوله وبرازه وقیامه وقعوده ونومه ونبهته کما هو مصرح فی رسالتنا المسماة بالبراهین القاطعة فی مواضع شتی منها وفی فتاوی مشائخنا رحمهم الله تعالیٰ کما فی فتوی مولانا احمد علی المحدث السهارنفوری تلمیذ الشاه محمد اسحق الدهلوی ثم المهاجر المکی ننقله مترجما لتکون نمونة عن الجمیع سئل هو رحمه الله تعالیٰ عن مجلس المیلاد بای طریق یجوز و بای طریق لا یجوز فاجاب بان ذکر الولادة الشریفة لسیدنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بروایات صحیحة فی

جواب

حاشا کہ ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ آپ کی جوتیوں کے غبار اور آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام کہے وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ ﷺ سے ذرا سا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو یا آپ کے بول و براز، نشست و برخاست اور بیداری وخواب کا تذکرہ ہو جیسا کہ ہمارے رسالہ براہین قاطعہ میں متعدد جگہ بصراحت مذکور اور ہمارے مشائخ کے فتویٰ میں مسطور ہے چنانچہ شاہ محمد اسحٰق صاحبؒ دہلوی مہاجر مکی کے شاگرد مولانا احمد علی محدث سہارنپوریؒ کا فتویٰ عربی میں ترجمہ کر کے ہم نقل کرتے ہیں تا کہ سب کی تحریرات کا نمونہ بن جائے۔ مولانا سے کسی نے سوال کیا تھا کہ مجلس میلاد شریف کس طریقہ سے جائز ہے اور کس طریقے سے ناجائز؟ تو مولانا نے اس کا یہ جواب لکھا کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف کا ذکر صحیح روایات سے ان اوقات میں جو عبادات واجبہ سے خالی ہوں، ان کیفیات سے جو صحابہ کرامؓ اور ان اہل قرون ثلثہ کے طریقے کے خلاف نہ ہو جن کے خیر ہونے کی شہادت حضرت

اوقات خالية عن وظائف العبادات الواجبات و بكيفيات لم تكن مخالفة عن طريقة الصحابة واهل القرون الثلاثة المشهود لها بالخير وبالاعتقادات التي موهمة بالشرك والبدعة و بالاداب التي لم تكن مخالفة عن سيرة الصحابة التي هي مصداق قوله عليه السلام ما انا عليه و اصحابي و في مجالس خالية عن المنكرات الشرعية موجب للخير والبركة بشرط ان يكون مقرونا بصدق النية والاخلاص واعتقاد كونه داخلا في جملة الاذكار الحسنة المندوبة غير مقيد بوقت من الاوقات فاذا كان كذلك لا تعلم احدا من المسلمين ان يحكم عليه بكونه غير مشروع او بدعة الى اخر الفتوى فعلم من هذا انا لا ننكر ذكر ولادته الشريفة بل ننكر على الامور المنكر ة التي انضمت معها كما شفتموها في المجالس المولودية التي في الهند من ذكرالروايات الواهيات الموضوعة واختلاط الرجال و النساء والاسراف في ايقاد الشموع والتزينيات واعتقاد

نے دی ہے ان عقیدوں سے جو شرک و بدعت کے موہم نہ ہوں ان آداب کے ساتھ جو صحابہ کی اس سیرت کے مخالف نہ ہوں، جو حضرت کے ارشاد ما انا علیه و اصحابی کی مصداق ہے ان مجالس میں جو منکرات شرعیہ سے خالی ہوں سبب خیر و برکت ہے بشرطیکہ صدق نیت اور اخلاص اور اس عقیدہ سے کیا جائے کہ یہ بھی مجملہ دیگر اذکار حسنہ کے ذکر حسن ہے کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں پس جب ایسا ہوگا تو ہمارے علم میں کوئی مسلمان بھی اس کے ناجائز یا بدعت ہونے کا حکم نہ دے گا الخ اس سے معلوم ہوگیا کہ ہم ولادت شریفہ کے منکر نہیں بلکہ ان ناجائز امور کے منکر ہیں جو اس کے ساتھ مل گئے ہیں جیسا کہ ہندوستان کے مولود کی مجلسوں میں آپ نے خود دیکھا ہے کہ واہیات موضوع روایات بیان ہوتی ہیں۔ مردوں عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے۔ چراغوں کے روشن کرنے اور دوسری آرائشوں میں فضول خرچی ہوتی ہے اور اس مجلس کو واجب سمجھ کر جو شامل نہ ہوں اس پر طعن و تکفیر ہوتی ہے اس کے علاوہ اور منکرات شرعیہ ہیں جن سے شاید ہی کوئی مجلس میلاد خالی ہو، پس اگر مجلس مولود منکرات سے خالی ہو تو حاشا کہ ہم یوں کہیں کہ ذکر ولادت شریفہ ناجائز اور بدعت ہے اور ایسے قول شنیع کا کسی مسلمان کی طرف کیوں کر گمان ہوسکتا ہے

كونه واجبا بالطعن والسب و التكفير على من لم يحضر معهم مجلسهم وغيرها من المنكرات الشرعية التي لايكاد يوجد خاليا منها فلو خلا من المنكرات حاشا ان نقول ان ذكر الولادة الشريفة منكر و بدعة وكيف يظن بمسلم هذا القول الشنيع فهذا القول علينا ايضا من افتراءات الملاحدة الدجالين الكذابين خذلهم الله تعالىٰ[1] ولعنهم برا و بحرا سهلا وجبلا.

پس ہم پر یہ بہتان جھوٹے ملحد دجالوں کا افتراء ہے۔ خدا ان کو رسوا کرے اور ملعون کرے خشکی وتری نرم وسخت زمین میں۔

السوال الثاني والعشرون

هل ذكرتم في رسالة ما ان ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم كجنم اسٹمي كنهيا ام لا؟

الجواب

هذا ايضا من افتراء ات الدجالة المبتدعين علينا وعلى اكابرنا و قد بينا سابقا ان ذكره عليه السلام من احسن المندوبات و افضل المستحبات فكيف يظن بمسلم ان يقول معاذ الله ان ذكر الولادة الشريفة مشابه بفعل الكفار وانما اخترعوا هذه الفرية عن عبارة مولانا

بائیسواں سوال

کیا تم نے کسی رسالہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت کی ولادت کا ذکر کنھیا کے جنم اشٹمی کی طرح ہے یا نہیں؟

جواب

یہ بھی مبتدعین دجالوں کا بہتان ہے جو ہم پر اور ہمارے بڑوں پر باندھا ہے۔ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت کا ذکر ولادت محبوب تر اور افضل ترین مستحب ہے پھر کسی مسلمان کی طرف کیونکر گمان ہوسکتا ہے کہ معاذ اللہ یوں کہے کہ ذکر ولادت شریفہ فعل کفار کے مشابہ ہے۔ بس اس بہتان کی بندش مولانا گنگوہی قدس سرہ کی اس عبارت سے کی گئی ہے جس کو ہم نے براہین کے

الجنجوهي قدس الله سره العزيز التي نقلناها في البراهين على صفحة ١٤١ وحاشا الشيخ ان يتكلم ومراده بعيد بمراحل عما نسبوا اليه كما سيظهر عن ماذكره وهي تنادي باعلى نداء ان من نسب اليه ما ذكروه كذاب مفترو حاصل ماذكره الشيخ رحمه الله تعالىٰ في مبحث القيام عند ذكر الولادة الشريفة ان من اعتقدقدوم روحه الشريفة من عالم الارواح الى عالم الشهادة وتيقن بنفس الولادة المنيفة في المجلس المولودية فعامل ماكان واجباً في الساعة الولادة الماضية الحقيقية فهو مخطيء متشبه بالمجوس في اعتقادهم تولد معبودهم المعروف(بكنهيا) كل سنة و معاملتهم في ذلك اليوم ماعومل به وقت ولادة الحقيقية اومتشبه بروافض الهند في معاملتهم بسيدنا الحسين واتباعه من شهداء كربلا رضي الله عنهم اجمعين حيث ياتون بحكاية جميع مافعل معهم في كربلاء يوم قولا و فعلا فيبنون النعش والكفن والقبور ويدفنون فيها

صفحہ ۱۴۱ پر نقل کیا ہے اور حاشا کہ مولانا ایسی واہیات بات فرماویں۔ آپ کی مراد اس سے کوسوں دور ہے جو آپ کی طرف منسوب ہوا۔ چنانچہ ہمارے بیان سے عنقریب معلوم ہوجائے گا اور حقیقت حال پکار اٹھے گی کہ جس نے اس مضمون کو آپ کی طرف نسبت کیا وہ جھوٹا مفتری ہے۔ مولانا نے ذکر ولادت شریف کی وقت قیام کی بحث میں جو کچھ بیان کیا ہے، اس کا حاصل یہ ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت کی روح پر فتوح عالم ارواح سے عالم دنیا کی طرف آتی ہے اور مجلس مولود میں نفس ولادت کے وقوع کا یقین رکھ کر وہ برتاؤ کرے جو واقعی ولادت کی گزشتہ ساعت میں کرنا ضروری تھا، تو یہ شخص غلطی پر یا تو مجوس کی مشابہت کرتا ہے اس عقیدہ میں کہ وہ بھی اپنے معبود یعنی کنھیا کی ہر سال ولادت مانتے اور اس دن وہی برتاؤ کرتے ہیں جو کنھیا کی حقیقت ولادت کے وقت کیا جاتا اور یا روافض اہل ہند کی مشابہت کرتا ہے امام حسینؓ اور ان کے تابعین شہداء کربلا رضی اللہ عنہم کے ساتھ برتاؤ میں۔ کیونکہ روافض بھی ساری ان باتوں کی نقل اتارتے ہیں جو قولاً وفعلاً عاشورا کے دن میدان کربلا میں ان حضرات کے ساتھ کیا گیا۔ چنانچہ نعش بناتے، کفناتے اور قبور کھود کر دفناتے ہیں۔ جنگ وقتال کے جھنڈے چڑھاتے، کپڑوں کو

ويظهرون اعلام الحرب و القتال ويصبغون الثياب بالدماء و ينوحون عليها وامثال ذلک من الخرافات كما لا يخفى على من شاهد احوالهم في هذه الديار و نص عبارته المتعربة هكذا و اما توجيه (اى القيام) بقدوم روحه الشريفة صلى الله عليه وسلم من عالم الارواح الى عالم الشهادة فيقومون تعظيما له فهذا ايضا من حماقاتهم لان هذا الوجه يقتضى القيام عند تحقق نفس الولادة الشريفة ومتى تتكرر الولادة في هذه الايام فهذه الاعادة للولادة الشريفة مماثلة بفعل مجوس الهند حيث ياتون بعين حكاية ولادة معبودهم (كنهيا) او مما ثلة للروافض الذين ينقلون شهادة اهل البيت رضى الله عنهم كل سنة(اى فعلاً وعملا) فمعاذ الله مافعلهم هذا حكاية للولادة المنيفة الحقيقة وهذه الحركة بلا شک و شبهة حرية باللوم والحرمة والفسق بل فعلهم هذا يزيد على فعل اولئک فانهم يفعلونه فى كل عام مرة واحدة وهؤلاء يفعلون

خون میں رنگتے اوران پر نوحے کرتے ہیں۔اسی طرح دیگر خرافات ہوتی ہیں جیسا کہ ہر وہ شخص آگاہ ہے جس نے ہمارے ملک میں ان کی حالت دیکھی ہے۔مولانا کی اردو عبارت کی اصل عربی یہ ہے: قیام کی یہ وجہ بیان کرنا کہ روح شریف عالم ارواح سے عالم شہادت کی جانب تشریف لاتی ہے۔ پس حاضرین مجلس اس کی تعظیم کو کھڑے جاتے ہیں۔پس یہ بھی بیوقوفی ہے کیونکہ یہ وجہ نفس ولادت شریفہ کے وقت کھڑے ہوجانے کو چاہتی ہے اور ظاہر ہے کہ ولادت شریفہ بار بار ہوتی نہیں پس ولادت شریفہ کا اعادہ یا ہندوؤں کے فعل کے مثل ہے کہ وہ اپنے معبود کنھیا کی اصل ولادت کی پوری نقل اتارتے ہیں یا رافضیوں کے مشابہ ہے کہ ہر سال شہادت اہل بیت کی قولاً وفعلاً تصویر کھینچتے ہیں، پس معاذ اللہ بدعتیوں کا یہ فعل واقعی ولادت شریف کی نقل بن گیا اور یہ حرکت بے شک وشبہ ملامت کے قابل اور حرمت وفسق ہے بلکہ ان کا یہ فعل ان کے فعل سے بھی بڑھ گیا کہ وہ تو سال بھر میں ایک ہی بار نقل اتارتے ہیں اور یہ لوگ اس فرضی مزخرفات کو جب چاہتے ہیں کرگزرتے ہیں اور شریعت میں اس کی کوئی نظیر موجود نہیں کہ کسی امر کو فرض کر کے اس کے ساتھ حقیقت کا سا برتاؤ کیا جائے بلکہ ایسا فعل شرعاً حرام ہے الخ ...... پس اے صاحبان

هذه المزخرفات الفرضية متى شاءوا وليس لهذا نظير في الشرع بان يفرض امر و يعامل معه معاملة الحقيقة بل هو محرم شرعاً اه فانظروا يا اولي الالباب ان حضرة الشيخ قدس الله سره العزيز انما انكر على جهلاء الهند المعتقدين منهم هذه العقيدة الكاسدة الذين يقومون لمثل هذه الخيالات الفاسدة فليس فيه تشبيه لمجلس ذكر الولادة الشريفة بفعل المجوس و الروافض حاشا اكابرنا ان يتفوهوا بمثل ذلک ولكن الظلمين على اهل الحق يفترون و بايات الله يجحدون.

عقول غور فرمایئے شیخ قدس سرہٗ نے تو ہندی جاہلوں کے اس جھوٹے عقیدہ پر انکار فرمایا ہے کہ جو ایسے واہیات فاسد خیالات کی بنا پر قیام کرتے ہیں اس میں کہیں بھی مجلس ذکر ولادت شریفہ کو ہندو یا رافضیوں کے فعل سے تشبیہ نہیں دی گئی۔ حاشا کہ ہمارے بزرگ ایسی بات کہیں، ولیکن ظالم لوگ اہل حق پر افتراء کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا انکار کرتے ہیں۔

السوال الثالث والعشرون

هل قال الشيخ الاجل علامة الزمان المولوى رشيد احمد الجنجوهي بفعلية كذب البارى تعالىٰ وعدم تضليل قائل ذلک ام هذا من الافتراءات عليه وعلى التقدير الثاني كيف الجواب عما يقوله البريلوى انه يضع عنده تمثال فتوى الشيخ المرحوم بفوتو گراف المشتمل على ذلک.

تیئسواں سوال

کیا علامہ زماں مولوی رشید احمد گنگوہی نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نعوذ باللہ جھوٹ بولتا ہے اور ایسا کہنے والا گمراہ نہیں ہے، یا یہ ان پر بہتان ہے۔ اگر بہتان ہے تو بریلوی کی اس بات کا کیا جواب ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میرے پاس مولانا مرحوم کے فتوے کا فوٹو ہے جس میں یہ لکھا ہوا ہے۔

الجواب

الذى نسبوا الى الشيخ الاجل الاوحد الابجل علامة زمانه فريد عصره و اوانه مولنا رشيد احمد جنجوهى من انه كان قائلا بفعلية الكذب من البارى تعالیٰ شانه و عدم تضليل من تفوه بذلک فمکذوب عليه رحمه الله تعالیٰ و هو من الاكاذيب التى افتراها بالالسنة الدجالون الكذابون فقاتلهم الله انى يؤفكون وجنابه بری من تلک الزندقة والالحاد و يكذبهم فتوى الشيخ قدس سره التى طبعت وشاعت فى المجلد الاول من فتاواه الموسومة بالفتاوى الرشيدية على صفحة ۱۱۹ منهاو هى عربية مصححة مختومة بختام علماء مكة المكرمة.

وصورة سواله هكذا:

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلى على رسوله الكريم

ماقولكم دام فضلكم فى ان الله تعالیٰ هل يتصف بصفة الكذب ام لا ومن يعتقد انه يكذب كيف حكمه افتونا ماجورين.

جواب

علامہ زماں یکتائے دوراں شیخ اجل مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کی طرف مبتدعین نے جو یہ منسوب کیا ہے کہ آپ نعوذ باللہ حق تعالیٰ کے جھوٹ بولنے اور ایسا کہنے والے کو گمراہ نہ کہنے کے قائل تھے۔ یہ بالکل آپ پر جھوٹ بولا گیا اور منجملہ انہیں جھوٹے بہتانوں کے ہے جن کی بندش جھوٹے دجالوں نے کی ہے پس خدا ان کو ہلاک کرے، کہاں جاتے ہیں۔ جناب مولانا اس زندقہ والحاد سے بری ہیں اور ان کی تکذیب خود مولانا کا فتویٰ کر رہا ہے جو جلد اول فتاویٰ رشیدیہ کے صفحہ ۱۱۹ پر طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے۔ تحریر اس کی عربی میں ہے، جس پر تصحیح ومواہیر علماء مکہ مکرمہ ثبت ہیں۔

سوال کی صورت یہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدهٗ ونصلى على رسوله الكريم

آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ اللہ تعالیٰ صفت کذب کے ساتھ متصف ہو سکتا ہے یا نہیں اور جو یہ عقیدہ رکھے کہ خدا جھوٹ بولتا ہے اس کا کیا حکم ہے، فتویٰ دو، اجر ملے گا۔

الجواب

ان اللّٰہ تعالیٰ منزه من ان يتصف بصفة الكذب وليست في كلامه شائبة الكذب ابدا كما قال الله تعالیٰ ومن اصدق من الله قيلا، و من يعتقد و يتفوه بان الله تعالیٰ يكذب فهو كافر ملعون قطعاً و مخالف للكتاب والسنة واجماع الامة نعم اعتقاد اهل الايمان ان ما قال الله تعالیٰ في القرآن في فرعون وهامان و ابي لهب انهم جهنميون فهو حكم قطعي لا يفعل خلافه ابدا لكنه تعالیٰ قادر على ان يدخل الجنة وليس بعاجز عن ذلک و لا يفعل هذا مع اختياره قال الله تعالیٰ ولو شئنا لا تينا كل نفس هداها ولكن حق القول مني لاملئن جهنم من الجنة والناس اجمعين فتبين من هذا الاية انه تعالیٰ لو شاء لجعلهم كلهم مومنين ولكنه لا يخالف ما قال و كل ذلک بالاختيار لا بالاضطرار و هو فاعل مختار فعال لما يريد. هذه عقيدة جميع علماء الامة كما قال البيضاوي تحت تفسير

جواب

بے شک اللہ تعالیٰ اس سے منزہ ہے کہ کذب کے ساتھ متصف ہو۔ اس کے کلام میں ہرگز کذب کا شائبہ بھی نہیں جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے اور اللہ سے زیادہ سچا کون۔ اور جو شخص یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے نکالے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے وہ کافر قطعی ملعون اور کتاب وسنت واجماع امت کا مخالف ہے ہاں اہل ایمان کا یہ عقیدہ ضرور ہے کہ حق تعالیٰ نے قرآن میں فرعون وہامان وابولہب کے متعلق جو یہ فرمایا ہے کہ وہ دوزخی ہیں تو یہ حکم قطعی ہے اس کے خلاف کبھی نہ کرے گا۔ لیکن اللہ ان کو جنت میں داخل کرنے پر قادر ضرور ہے عاجز نہیں۔ ہاں البتہ اپنے اختیار سے ایسا کرے گا نہیں، وہ فرماتا ہے ”اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو ہدایت دے دیتے لیکن میرا قول ثابت ہو چکا کہ ضرور دوزخ بھروں گا، جن وانس دونوں سے“ پس اس آیت سے ظاہر ہو گیا کہ اگر اللہ چاہتا تو سب کو مومن بنا دیتا لیکن وہ اپنے قول کے خلاف نہیں کرتا اور یہ سب باختیار ہے بجبوری نہیں کیونکہ وہ فاعل مختار ہے، جو چاہے کرے۔ یہی عقیدہ تمام علماء امت کا ہے جیسا کہ بیضاوی نے قول باری تعالیٰ وان تغفرلهم کی تفسیر کے تحت میں کہا ہے کہ مشرک کا نہ بخشنا وعید کا مقتضی ہے۔ پس اس میں لذاتہ امتناع

قوله تعالیٰ ان تغفرلهم الخ وعدم غفران الشرک مقتضی الوعید فلا امتناع فیه لذاته والله اعلم بالصواب۔

نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کتبه الأ حقر رشید أحمد جنجوهی عفی عنه۔

کتبہ احقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔

خلاصة:تصحیح علماء مکة المکرمة زاد الله شرفها الحمد لمن هو به حقیق ومنه استمد العون والتوفیق ما اجاب به العلامة رشید احمد المذکور هو الحق الذی لا محیص منه وصلی الله علی خاتم النبیین وعلی اله و صحبه وسلم امر برقمه خادم الشریعة راجی اللطف خفی محمد صالح ابن المرحوم صدیق کمال الحنفی مفتی مکة المکرمة حالا کان الله لهما (محمدصالح بن المرحوم صدیق کمال) رقمه المرتجی من ربه کمال النیل محمد سعید بن محمد بابصیل بمکة المحمیة غفر الله له ولوالدیه و لمشائخه وجمیع المسلمین. (محمد سعید بن محمد بصیل)

مکہ مکرمہ زاداللہ شرفہا کے علماء کی تصحیح کا خلاصہ یہ ہے۔ حمد اسی کو زیبا ہے جو اس کا مستحق ہے اور اسی کی اعانت وتوفیق درکار ہے۔ علامہ رشید احمد کا جواب مذکورہ حق ہے جس سے مفر نہیں ہوسکتا۔ وصلی الله علی خاتم النبیین وعلی آله وصحبه وسلم اس کے لکھنے کا امر فرمایا خادم شریعت امیدوار لطف خفی محمد صالح خلف صدیق کمال مرحوم حنفی مفتی مکہ کان الله لهما. نے لکھا امیدوار کمال نیل محمد سعید بن بصیل نے ،حق تعالیٰ ان کو اور ان کے مشائخ کو اور جملہ مسلمانوں کو بخش دے۔

الراجی العفو من واهب العطیة محمد عابد بن المرحوم الشیخ حسین مفتی المالکیة ببلد الله المحمیة.

امیدوار عفو از واہب العطیہ محمد عابد بن شیخ حسین مرحوم مفتی مالکیہ

مصليا ومسلما هذا وما اجاب العلامة رشيد احمد فيه الكفاية و عليه المعول بل هو الحق الذى لا محيص عنه رقمه الحقير خلف بن ابراهيم خادم الفتاء الحنابله بمكة المشرفة.

درود وسلام کے بعد، جو کچھ علامہ رشید احمد نے جواب دیا ہے، کافی ہے اور اس پر اعتماد ہے بلکہ یہی حق ہے جس سے مفر نہیں۔ لکھا حقیر خلف بن ابراہیم حنبلی خادم افتاء مکہ مشرفہ نے۔

والجواب عما يقول البريلوى انه يضع عنده تمثال فتوى الشيخ المرحوم بفوتو گراف المشتمل على ما ذكر هو انه من مختلقاته اختلقها ووضعها عنده افتراء على الشيخ قدس سره ومثل هذه الاكاذيب والاختلاقات هين عليه فانه استاذ الاساتذة فيها وكلهم عيال عليه فى زمانه فانه محرف ملبس و دجال مكار ربما يصور الامهار وليس بادنى من المسيح القادياني فانه يدعى الرسالة ظاهرا وعلنا وهذا يستتر بالمجددية و يكفر علماء الامة كما كفر الوهابية اتباع محمد بن عبدالوهاب الامة خذله الله تعالىٰ كما خذلهم.

اور یہ جو بریلوی کہتا ہے کہ اس کے پاس مولانا کے فتوی کا فوٹو ہے جس میں ایسا لکھا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مولانا قدس سرہ پر بہتان باندھنے کو یہ جعل ہے جس کو گھڑ کر اپنے پاس رکھ لیا ہے اور ایسے جھوٹ اور جعل اسے آسان ہیں کیونکہ وہ اس میں استادوں کا استاد ہے اور زمانہ کے لوگ اس کے چیلے۔ کیونکہ تحریف وتلبیس و دجل ومکر کی اس کو عادت ہے۔ اکثر مہریں بنالیتا ہے، مسیح قادیانی سے کچھ کم نہیں، اس لیے کہ وہ رسالت کا کھلم کھلا مدعی تھا اور یہ مجددیت کو چھپائے ہوئے ہے۔ علمائے امت کو کافر کہتا رہتا ہے، جس طرح محمد بن عبدالوہاب کے وہابی چیلے امت کی تکفیر کیا کرتے تھے۔ خدا اس کو بھی انہیں کی طرح رسوا کرے۔

السوال الرابع والعشرون

هل تعتقدون امكان وقوع الكذب فى كلام من كلام المولى عزوجل سبحانه ام كيف الامر.

چوبیسواں سوال

کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ کے کسی کلام میں وقوع کذب ممکن ہے؟ یا کیا بات ہے؟

الجواب

نحن ومشائخنا رحمهم الله تعالیٰ ندعن ونتيقن بان كل كلام صدر عن الباری عزوجل اوسيصدر عنه فهو مقطوع الصدق مجزوم بمطابقته للواقع وليس فی كلام من كلامه تعالیٰ شائبة كذب ومظنة خلاف اصلا بلا شبهة ومن اعتقد خلاف ذلك او توهم بالكذب فی شیء من كلامه فهو كافر ملحد زنديق ليس له شائبة من الايمان.

جواب

ہم اور ہمارے مشائخ اس کا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حق تعالیٰ سے صادر ہوا یا آئندہ ہوگا وہ یقیناً سچا اور بلاشبہ واقع کے مطابق ہے اس کے کسی کلام میں کذب کا شائبہ اور خلاف کا واہمہ بھی بالکل نہیں اور جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اس کے کسی کلام میں کذب کا وہم کرے وہ کافر، ملحد، زندیق ہے۔ اس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں۔

السوال الخامس والعشرون

هل نسبتم فی تاليفكم الی بعض الاشاعرة القول بامكان الكذب وعلی تقديرها فما المراد بذلك وهل عندكم نص علی هذا المذهب من المعتمدين بينوا الامر لنا علی وجهه.

پچیسواں سوال

کیا تم نے اپنی کسی تصنیف میں اشاعرہ کی طرف امکان کذب منسوب کیا ہے اور اگر کیا ہے تو اس سے مراد کیا ہے اور اس مذہب پر تمہارے پاس معتبر علماء کی کیا کوئی سند ہے؟ واقعی امر ہمیں بتلاؤ۔

الجواب

الاصل فيه انه وقع النزاع بيننا وبين المنطقيين من اهل الهند و المبتدعة منهم فی مقدورية خلاف ماوعدبه الباری سبحانه و تعالیٰ او اخبربه او اراده وامثالها فقالوا ان خلاف هذه الاشياء خارج عن القدرة القديمة

جواب

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہندی منطقیوں و بدعتیوں کے درمیان اس مسئلہ میں نزاع ہوا کہ حق تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا خبر دی، یا ارادہ کیا، اس کے خلاف پر اس کو قدرت ہے یا نہیں۔ سو وہ تو یوں کہتے ہیں کہ ان باتوں کا خلاف اس کی قدرت قدیمہ سے خارج اور عقلاً محال ہے۔ ان

مستحيل عقلا لا يمكن ان يكون مقدوراً له تعالىٰ. واجب عليه مايطابق الوعد والخبر والارادة والعلم وقلنا ان امثال هذه الاشياء مقدور قطعاً لكنه غير جائز الوقوع عند اهل السنة والجماعة عن الاشاعرة والماتريدية وشرعاً وعقلاً عند الماتريدية وشرعاً فقط عند الاشاعرة فاعترضوا علينا بانه ان امكن مقدورية هذه الا شياء لزم امكان الكذب وهو غير مقدور قطعا و مستحيل ذاتا فاجبناهم باجوبة شتى مما ذكره علماء الكلام منها لو سلم استلزام امكان الكذب لمقدوره خلاف الوعد و الاخبار و امثالهما فهو ايضا غير مستحيل بالذات بل هو مثل السفه والظلم مقدور ذاتا ممتنع عقلاً وشرّعا او شرعًا فقط كما صرح به غير واحد من الائمة فلماراُوا هذه الاجوبة عثوا في الارض ونسبوا الينا تجويز النقص بالنسبة الى جنابه تبارک وتعالىٰ واشاعوا هذا الكلام بين السفهاء و الجهلاء تنفيراً للعوام و ابتغاء الشهوات والشهرة بين الانام و بلغوا

کا مقدور خدا ہونا ممکن ہی نہیں اور حق تعالیٰ پر واجب ہے کہ وعدہ اور خبر اور ارادہ اور علم کے مطابق کرے اور ہم یوں کہتے ہیں کہ ان جیسے افعال یقیناً قدرت میں داخل ہیں، البتہ اہل السنّت والجماعت اشاعرہ و ماتریدیہ سب کے نزدیک ان کا وقوع جائز نہیں۔ ماتریدیہ کے نزدیک نہ شرعاً جائز نہ عقلاً اور اشاعرہ کے نزدیک صرف شرعاً جائز نہیں۔ پس بدعتیوں نے ہم پر اعتراض کیا کہ ان امور کا تحت قدرت ہونا اگر جائز ہو تو کذب کا امکان لازم آتا ہے اور وہ یقینی تحت قدرت نہیں اور ذاتاً محال ہے تو ان کو علماء کلام کے ذکر کیے ہوئے چند جواب دیئے جن میں یہ بھی تھا کہ اگر وعدہ و خبر وغیرہ کا خلاف تحت قدرت ماننے سے امکان کذب تسلیم بھی کر لیا جائے تو وہ بھی تو بالذات محال نہیں بلکہ سفہ اور ظلم کی طرح ذاتاً مقدور ہے اور عقلاً و شرعاً یا صرف شرعاً ممتنع ہے جیسا کہ بہتیرے علماء اس کی تصریح کر چکے ہیں پس جب انہوں نے یہ جواب دیکھے تو ملک میں فساد پھیلانے کو ہماری جانب منسوب کیا کہ جناب باری عزاسمہ کی جانب نقص جائز سمجھتے ہیں اور عوام کو نفرت دلانے اور مخلوق میں شہرت پا کر اپنا مطلب پورا کرنے کو سفہاء و جہلاء میں اس لغویات کی خوب شہرت دی اور بہتان کی انتہا یہاں تک پہنچی کہ اپنی طرف سے فعلیت

اسباب سموات الافتراء فوضعوا تمثالا من عندهم لفعلية الكذب بلا مخافة عن الملک العلام ولما اطلع اهل الهند علی مکائدهم استنصروا بعلماء الحرمین الکرام لعلمهم بانهم غافلون عن خباثاتهم وعن حقیقة اقوال علمائنا وما مثلهم فی ذلک الاکمثل المعتزلة مع اهل السنة والجماعة فانهم اخرجوا اثابة العاصی و عقاب المطیع عن القدرة القدیمة و اوجبوا العدل علی ذاته تعالیٰ فسموا انفسهم اصحاب العدل والتنزیة ونسبوا علماء اهل السنة والجماعة الی الجور و الاعتساف والتشویه فکما ان قدماء اهل السنة و الجماعة لم یبالوا بجهالاتهم ولم یجوزوا العجز بالنسبة الیه سبحانه وتعالیٰ فی الظلم المذکور وعمموا القدرة القدیمة مع ازالة النقائص عن ذاته الکاملة الشریفة واتمام التنزیه و التقدیس لجنابه العالی قائلین ان ظنکم المنقصة فی جواز مقدوریة العقاب للطائع والثواب للعاصی انما هو وخامة الفلسفة الشنیعة کذلک

کذب کا فوٹو وضع کرلیا اور خدائے ملک علام کا کچھ خوف نہ کیا اور جب اہل ہندان کی مکاریوں پر مطلع ہوئے تو انہوں نے علماء حرمین سے مدد چاہی کیونکہ جانتے تھے کہ وہ حضرات ان کی خباثت اور ہمارے علماء کے اقوال کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ اس معاملہ میں ہماری ان کی مثال معتزلہ اور اہل سنت کی سی ہے کہ معتزلہ نے عاصی کو بجائے سزا کے ثواب اور مطیع کو سزا دینا قدرت قدیمہ سے خارج اور ذات باری پر عدل واجب بتا کر اپنا نام اصحاب عدل وتنزیہ رکھا، اور علمائے اہل السنت والجماعت کی جور اور تعصب کی طرف نسبت کی۔ اور علماء اہل السنت والجماعت نے ان کی جہالتوں کی پروا نہیں کی اور ظلم مذکور میں حق تعالیٰ شانہ کی جانب عجز کا منسوب کرنا جائز نہیں سمجھا بلکہ قدرت قدیمہ کو عام کہہ کر ذات کاملہ سے نقائص کا ازالہ اور جناب باری کے کمال تقدس وتنزیہ کو یوں کہہ کر ثابت کیا کہ نیکوکار کے لیے عذاب اور بدکار کے لیے ثواب کو تحت قدرت باری تعالیٰ ماننے سے نقص کا گمان کرنا محض فلسفہ شنیعہ کی حماقت ہے۔ اسی طرح ہم نے بھی ان کو جواب دیا کہ وعدہ خبر وصدق وعدہ کے خلاف کو صرف تحت قدرت ماننے سے حالانکہ صرف شرعاً وعقلاً دونوں طرح وقوع ممتنع ہے، نقص کا گمان کرنا تمہاری جہالت کا ثمرہ اور منطق وفلسفہ کی بلا ہے۔

قلنا لهم ان ظنكم النقص بمقدوره خلاف الوعد و الاخبار و الصدق و امثال ذلک مع کونه ممتنع الصدور عنه تعالیٰ شرعاً فقط او عقلًا و شرعاً انما هومن بلاء الفلسفة و المنطق وجهلكم الوخيم فهم فعلوا ما فعلوا لاجل التنزيه لكنهم لم يقدروا على كمال القدرة وتعميمها واما اسلافنا اهل السنة والجماعة فجمعوا بين الامرين من تعميم القدرة وتتميم التنزية للواجب سبحانه وتعالیٰ وهذا الذی ذكرناه فی البراهین مختصرا وهاكم بعض النصوص عليه من الكتب المعتبرة فی المذهب.

پس بدعتیوں نے تنزیہ کے لیے جو کچھ کیا حق تعالیٰ کی عام وکامل قدرت کا اس میں لحاظ نہ رکھا اور ہمارے سلف اہل السنّت والجماعت نے دونوں امر ملحوظ رکھے۔ حق تعالیٰ شانہ کی قدرت عام رہی اور تنزیہ تام۔ یہ ہے وہ مختصر مضمون جس کو ہم نے براہین میں بیان کیا ہے۔ اب اصل مذہب کے متعلق معتبر کتابوں کی بعض تصریحات میں سن لیجئے:

(١) قال فی شرح المواقف اوجب جميع المعتزلة و الخوارج عقاب صاحب الكبيرة اذا مات بلا توبة ولم يجوزوا ان يعفو الله عنه بوجهين الاول انه تعالیٰ اوعد بالعقاب على الكبائر واخبر به ای بالعقاب عليها فلولم يعاقب على الكبيرة وعفا لزم

(١) شرح مواقف میں مذکور ہے کہ تمام معتزلہ اور خوارج نے مرتکب کبیرہ کے عذاب کو جب کہ بلا توبہ مرجائے، واجب کہا ہے اور جائز نہیں سمجھا کہ اللہ اسے معاف کرے اس کی دو وجہ بیان کی ہیں: اول یہ کہ حق تعالیٰ نے کبیرہ گناہوں پر عذاب کی خبر دی اور وعید فرمائی ہے۔ پس اگر عذاب نہ دے اور معاف کردے تو وعید کے خلاف اور خبر میں کذب لازم آتا ہے اور یہ محال ہے۔ اس کا جواب

الخلف فی وعیده و الکذب فی خبره و انه محال و الجواب غایته وقوع العقاب فاین وجوب العقاب الذی کلامنا فیه اذ لا شبهة فی ان عدم الوجوب مع الوقوع خلفا ولا کذبا لایقال انه یستلزم وهو ایضا محال لانا نقول استحالته ممنوعة کیف و هما من الممکنات التی تشملهما قدرته تعالی[1]، ١٥.

یہ ہے کہ خبر وعید سے زیادہ سے زیادہ عذاب کا وقوع لازم آتا ہے نہ کہ وجوب جس میں گفتگو ہے کیونکہ بغیر وجوب کے وقوع عذاب میں نہ خلف ہے نہ کذب۔ کوئی یوں نہ کہے کہ اچھا خلف اور کذب کا جواز لازم آئے گا اور یہ بھی محال ہے کیونکہ ہم اس کا محال ہونا نہیں مانتے اور محال کیونکر ہوسکتا ہے جب کہ خلف اور کذب ان ممکنات میں داخل ہیں جن کو قدرت باری تعالیٰ شامل ہے۔

(۲) وفی شرح المقاصد للعلامة التفتازانی رحمه الله تعالی[1] فی خاتمة بحث القدرة المنکرون لشمول قدرته طوائف منهم النظام واتباعه القائلون بانه لایقدر علی الجهل و الکذب و الظلم وسائر القبائح اذ لو کان خلقها مقدورا له لجاز صدوره عنه واللازم باطل لا فضائه الی السفه ان کان عالما بقبح ذلک وباستغنائه عنه و الی الجهل ان لم یکن عالما والجواب لا نسلم قبح الشی بالنسبة الیه کیف و هو تصرف فی ملکه و لو

(۲) اور شرح مقاصد میں علامہ تفتازانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے قدرت کی بحث کے آخر میں لکھا ہے کہ قدرت کے منکر چند گروہ ہیں۔ ایک نظام اور اس کے تابعین جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جہل اور کذب وظلم و نیز کسی فعل قبیح پر قادر نہیں کیونکہ ان افعال کا پیدا کرنا اگر اس کی قدرت میں داخل ہو تو ان کا حق تعالیٰ سے صدور بھی جائز ہوگا اور صدور نا جائز ہے کیونکہ اگر باوجود علم قبیح کے بے پروائی کے سبب صدور ہوگا تو سفہ لازم آئے گا اور علم نہ ہوگا تو جہل لازم آئے گا۔ جواب یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی جانب نسبت کر کے کسی شے کا قبح ہم تسلیم نہیں کرتے ہیں، اس لیے کہ اپنے ملک میں تصرف کرنا قبیح نہیں ہوسکتا اور اگر مان بھی لیں کہ قبیح کی

سلم فالقدرة لاتنا فی امتناع صدوره نظرا لی وجود الصارف وعدم الداعی وان کان ممکنا اه ملخلصه:

نسبت قبیح ہے تو قدرت حق امتناع صدور کے منافی نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ فی نفسہ تحت قدرت ہو مگر مانع کے موجود یا باعث صدور مفقود ہونے کے سبب اس کا وقوع ممتنع ہو۔

(٣) قال فی المسائرة وشرحه المسامرة للعلامة المحقق کمال بن الهمام الحنفی و تلمیذه ابن ابی الشریف المقدسی الشافعی رحمهما الله تعالیٰ مانصه ثم قال ای صاحب العمدة ولا یوصف الله تعالیٰ بالقدرة علی الظلم والسفه و الکذب لان المحال لا یدخل تحت القدرة ای یصح متعلقا لها وعند المعتزلة یقدر تعالیٰ علی کل ذلک و لا یفعل انتهی کلام صاحب العمدة وکانه انقلب علیه مانقله من المعتزلة اذ لا شک ان سلب القدرة عما ذکر هو مذهب المعتزلة و اما ثبوتها ای القدرة علی ما ما ذکرثم الامتناع عن متعلقها اختیارا فهو بمذهب الاشاعرة الیق منه بمذهب المعتزلة ولا یخفی ان هذا الالیق ادخل فی التنزیه ایضا اذ لا شک فی ان الامتناع عنها ای عن

(٣) مسائرہ اور اس کی شرح مسامرہ میں علامہ کمال بن ہمام حنفی اور ان کے شاگرد ابن ابی الشریف مقدسی شافعی رحمہما اللہ یہ تصریح فرما رہے ہیں پھر صاحب العمدہ نے کہا حق تعالیٰ کو یوں نہیں کہہ سکتے کہ وہ ظلم و سفہ اور کذب پر قادر ہے (کیونکہ ہوسکتا ہے جب کہ خلف وکذب ان ممکنات میں داخل ہیں جن کو قدرت باری تعالیٰ شامل ہے) کیونکہ محال قدرت کے تحت میں داخل نہیں ہوتا یعنی قدرت کا تعلق اس کے ساتھ صحیح نہیں، اور معتزلہ کے نزدیک افعال مذکورہ پر حق تعالیٰ قادر تو ہے مگر کرے گا نہیں۔ صاحب العمدۃ کا کلام ختم ہوگیا۔ (اب کمال الدین فرماتے ہیں) کہ صاحب العمدۃ نے جو معتزلہ سے نقل کیا وہ الٹ پلٹ ہوگیا کیونکہ اس میں شک نہیں کہ افعال مذکورہ سے قدرت کا سلب کرنا عین مذہب معتزلہ ہے اور افعال مذکورہ پر قدرت تو ہو مگر باختیار خود ان کا وقوع نہ کیا جائے، یہ قول مذہب اشاعرہ کے زیادہ مناسب ہے بہ نسبت معتزلہ کے اور ظاہر ہے کہ اسی قول مناسب کو تنزیہ باری تعالیٰ میں زیادہ دخل بھی ہے۔ بے شک ظلم وسفہ وکذب سے باز رہنا باب تنزیہات سے ہے۔ ان قبائح سے جو

المذکورات من الظلم و السفه و الکذب من باب التنزیهات عما لا یلیق بجناب قدسه تعالیٰ فلیُسْبر بالبناء للمفعول ای یختبر العقل فی ان ای الفصلین ابلغ فی التنزیه عن الفحشاء اهوالقدرة علیه ای علی ماذکر من الامور الثلثة مع الامتناع ای امتناعه تعالیٰ عنه مختارا لذلک الامتناع او الامتناع ای امتناعه عنه لعدم القدرة علیه فیجب العول بادخل القولین فی التنزیة وهو القول الیق بمذهب الاشاعرة اه

اس مقدس ذات کے شایان نہیں پس عقل کا امتحان لیا جاتا ہے کہ دونوں صورتوں میں کس صورت کو حق تعالیٰ کے تنزیہ عن الفحشاء میں زیادہ دخل ہے۔ آیا اس صورت میں کہ ہر سہ افعال مذکورہ پر قدرت تو پائی جائے مگر باحتیاط وارادہ ممتنع الوقوع کہا جائے زیادہ تنزیہ ہے یا اس طرح ممتنع الوقوع ماننے میں زیادہ تنزیہ ہے کہ حق تعالیٰ کو ان افعال پر قدرت ہی نہیں پس جس صورت کو تنزیہ میں زیادہ دخل ہو اس کا قائل ہونا چاہیے اور وہ وہی ہے جو اشاعرہ کا مذہب ہے یعنی امکان بالذات وامتناع بالاختیار۔

(۴) وفی حواشی الکلبنوی علی شرح العقائد العضدیة للمحقق الدوانی رحمهما الله تعالیٰ مانصه وبالجملة کون الکذب فی الکلام اللفظی قبیحا بمعنی صفة نقص ممنوع عند الاشاعرة ولذا قال الشریف المحقق انه من جملة الممکنات وحصول العلم القطعی لعدم وقوعه فی کلامه تعالی باجماع

(۴) محقق دوانی کی شرح عقائد عضدیہ کے حاشیہ کلبنوی میں اس طرح منصوص ہے خلاصہ یہ ہے کہ کلام لفظی میں کذب کا بایں معنی قبیح ہونا کہ نقص وعیب ہے اشاعرہ کے نزدیک مسلم نہیں اور اسی لیے شریف محقق نے کہا ہے کہ کذب منجملہ ممکنات کے ہے اور جب کہ کلام لفظی کے مفہوم کا علم قطعی حاصل ہے اس طرح کہ کلام الٰہی میں وقوع کذب نہیں ہے اور اس پر علماء انبیاء علیہم السلام کا اجماع ہے تو کذب کے ممکن بالذات ہونے کے منافی نہیں جس طرح جملہ علوم عادیہ قطعیہ باوجود

العلماء والانبياء عليهم السلام لاينافي امكانه في ذاته كسائر العلوم العادية القطعية وهو لاينافي ماذكره الامام الرازی الخ

امکان کذب بالذات حاصل ہوا کرتے ہیں اور یہ امام رازی کے قول کا مخالف نہیں الخ۔

(۵) وفي تحرير الاصول لصاحب فتح القدير الامام ابن الهمام وشرحه لابن امير الحاج رحمهما الله تعالىٰ مانصه وحينئذ اى وحين كان مستحيلا عليه ما ادرك فيه نقص ظهر القطع باستحالة اتصافه اى الله تعالىٰ بالكذب ونحوه تعالىٰ عن ذلك وايضا لو لم يمتنع انصاف فعله بالقبح يرتفع الامان عن صدق وعده وصدق خبر غيره اى الوعد منه تعالىٰ وصدق النبوة اى لم يجزم بصدقه اصلاو عند الاشاعرة كسائر الخلق القطع بعدم اتصافة تعالىٰ بشئى من القبائح دون الاستحالة العقلية كسائر العلوم التى يقطع فيها بان الواقع احد النقيضين مع عدم استحالة الاخر لو قدر انه الواقع كالقطع بمكة وبغداد اى بوجودهما فانه لا يحيل عدمهما عقلا و حينئذ اى وحين كان الا مر على هذا لا يلزم ارتفاع الامان لانه لايلزم من جواز الشئى عقلاً عدم

(۵) صاحب فتح القدیر امام ابن ہمام کی تحریر الاصول اور ابن امیر الحاج کی شرح تحریر میں اس طرح منصوص ہے اور اب یعنی جب کہ یہ افعال حق تعالیٰ پر محال ہو جائے جن میں نقص پایا جاتا ہے ظاہر ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کا کذب وغیرہ کے ساتھ متصف ہونا یقیناً محال ہے نیز اگر فعل باری کا قبح کے ساتھ اتصاف محال نہ ہو تو وعدہ اور خبر کی سچائی پر اعتماد نہ رہے گا اور نبوت کی سچائی یقینی نہ رہے گی اور اشاعرہ کے نزدیک حق تعالیٰ کا کسی قبیح کے ساتھ یقیناً متصف نہ ہونا ساری مخلوقات کی طرح (بالاختیار) ہے عقلاً محال نہیں چنانچہ تمام علوم جن میں یقین ہے کہ ایک نقیض کا وقوع ہے وہاں دوسری نقیض محال ذاتی نہیں کہ وقوع مقدر نہ ہو سکے مثلاً مکہ اور بغداد کا موجود ہونا یقینی ہے مگر عقلاً محال نہیں ہے کہ موجود نہ ہوں اور اب یعنی جب یہ صورت ہوتی تو امکان کذب کے سبب اعتماد کا اٹھنا لازم نہ آئے گا اس لیے کہ عقلاً کسی شے کا جواز مان لینے سے اس کے عدم پر یقین نہ رہنا لازم نہیں آتا اور یہی استحالہ وقوعی وامکان عقلی کا خلاف (معتزلہ اور اہل السنّت میں) ہر نقیض میں جاری ہے کہ حق تعالیٰ کو ان پر قدرت ہی

الجزم بعدمه والخلاف الجاری فی الا ستحالة و الامکان العقلی جار فی کل نقیضه قدرته تعالیٰ علیها مسلوبة ام ھی ای النقیضة بھا ای بقدرته مشمولة و القطع بانه لا یفعل ای و الحال القطع بعدم فعل تلک النقیضة الخ ومثل ما ذکرناه عن مذھب الاشاعرة ذکره القاضی العضد فی شرح مختصر الاصول واصحابه الحواشی علیه و مثله فی شرح المقاصد و حواشی المواقف للچلپی وغیره وکذلک صرح به العلامة القوشجی فی شرح التجرید والقونوی وغیرھم اعرضنا عن ذکر نصوصھم مخافة الا طناب و السامة والله المتولی للرشاد و الھدایة.

نہیں (جیسا کہ معتزلہ کا مذہب ہے) یا نقیض کو قدرت حق تعالیٰ شامل ضرور ہے مگر ساتھ ہی اس کے یقین ہے کہ کرے گا نہیں (جیسا کہ اہل السنۃ کا قول ہے) یعنی اس نقیض کے عدم فعل کا یقین ہے اور اشاعرہ کا مذہب جو ہم نے بیان کیا ہے اور ایسا ہی قاضی عضد نے شرح مختصر الاصول میں اور اصحاب حواشی نے حاشیہ پر اور ایسا ہی مضمون شرح مقاصد اور چلپی کے حواشی مواقف وغیرہ میں مذکور ہے اور ایسی ہی تصریح علامہ قوشجی نے شرح تجرید میں اور قونوی وغیرہ نے کی ہے جن کی نصوص بیان کرنے نے تطویل کے اندیشہ سے ہم نے اعراض کیا اور حق تعالیٰ ہی ہدایت کا متولی ہے۔

السوال السادس والعشرون

ماقولکم فی القادیانی الذی یدعی المسیحیة والنبوة فان اناسا ینسبون الیکم حبه و مدحه فالمرجو من مکارم اخلاقکم ان تبینوا لناھذه الامور بیانا شافیا لیتضح صدق القائلین وکذبھم ولا یبقی الریب الذی حدث فی قلوبنا من تشویشات

چھبیسواں سوال

کیا کہتے ہو قادیانی کے بارے میں جو مسیح و نبی ہونے کا مدعی ہے کیوں کہ لوگ تمہاری طرف نسبت کرتے ہیں کہ اس سے محبت رکھتے اور اس کی تعریف کرتے ہو، تمہارے مکارم اخلاق سے امید ہے کہ ان مسائل کا شافی بیان لکھو گے تاکہ قائل کا صدق و کذب واضح ہو جائے اور جو شک لوگوں کے مشوش کرنے سے ہمارے دلوں میں تمہاری طرف

الناس.

الجواب

جملة قولنا و قول مشائخنا فی القادیانی الذی یدعی النبوة والمسیحیة انا کنا فی بدء امره مالم یظهر لنا منه سوء اعتقاد بل بلغنا انه یؤید الاسلام ویبطل جمیع الادیان التی سواه بالبراهین والدلائل نحسن الظن به علی ما هواللائق للمسلم بالمسلم و ناول بعض اقواله ونحمله علی محمل حسن ثم انه لما ادعی النبوة والمسیحیة وانکر رفع الله تعالیٰ المسیح الی السماء وظهر لنا من خبث اعتقاده و زندقته افتی مشائخنا رضوان الله تعالیٰ علیهم بکفره وفتوی شیخنا و مولنا رشید احمد الجنجوهی رحمه الله فی کفر القادیانی قد طبعت وشاعت یوجد کثیر منها فی ایدی الناس لم یبق فیها خفاء الا انه لما کان مقصود المبتدعین تهییج سفهاء الهند و جهالهم علینا وتنفیر علماء الحرمین و اهل فتیا هما و قضا تهما و

سے پڑ گیا ہے وہ باقی نہ رہے۔

جواب

ہم اور ہمارے مشائخ سب کا مدعی نبوت ومسیحیت قادیانی کے بارے میں یہ قول ہے کہ شروع شروع میں جب تک اس کی بدعقیدگی ہمیں ظاہر نہ ہوئی بلکہ یہ خبر پہنچی کہ وہ اسلام کی تائید کرتا ہے اور تمام مذاہب کو بدلائل باطل کرتا ہے تو جیسا کہ مسلمان کو مسلمان کے ساتھ زیبا ہے، ہم اس کے ساتھ حسن ظن رکھتے اور اس کے بعض ناشائستہ اقوال کو تاویل کر کے محمل حسن پر حمل کرتے رہے، اس کے بعد جب اس نے نبوت ومسیحیت کا دعویٰ کیا اور عیسیٰ مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانے کا منکر ہوا اور اس کا خبیث عقیدہ اور زندیق ہونا ہم پر ظاہر ہوا تو ہمارے مشائخ نے اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔ قادیانی کے کافر ہونے کی بابت ہمارے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ تو طبع ہو کر شائع بھی ہو چکا ہے۔ بکثرت لوگوں کے پاس موجود ہے کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں مگر چونکہ مبتدعین کا مقصود یہ تھا کہ ہندوستان کے جہلاء کو ہم پر برافروختہ کریں اور حرمین شریفین کے علماء ومفتی واشراف وقاضی ورؤسا کو ہم پر متنفر بنائیں کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ اہل عرب ہندی زبان اچھی طرح نہیں جانتے بلکہ ان تک ہندی رسائل وکتابیں پہنچتی بھی نہیں اس لیے ہم پر جھوٹے

اشرافهما منا لانهم علموا ان العرب
لا يحسنون الهندية بل لا يبلغ لديهم
الكتب والرسائل الهند افتروا علينا
هذه الاكاذيب فالله المستعان و عليه
التوكل وبه الاعتصام هذا و الذى
ذكرنا فى الجواب هو ما نعتقده
وندين الله تعالىٰ به فان كان فى
رايكم حقا وصوابا فاكتبوا عليه
تصحيحكم و زينوه بختمكم و ان
كان غلطاً و باطلاً فدلونا على ما هو
الحق عندكم فانا ان شاء الله لا
نتجاوز عن الحق وان عن لنا فى
قولكم شبهة نراجعكم فيها حتى
يظهر الحق ولم يبق فيه خفاء و اخر
دعوانا ان الحمدلله رب العلمين و
صلى الله على سيدنا محمد سيد
الاولين والاخرين وعلى آله و صحبه
وازواجه وذرياته اجمعين قاله بفمه
ورقمه بقلمه خادم طلبة علوم الاسلام
كثير الذنوب و الاثام الاحقر خليل
احمد و فقه الله التزود لغد

يوم الاثنين ثامن عشر من شهر شوال ۱۳۲۵ھ

تمت

افتراء باندھے سو خدا ہی سے مدد درکار ہے اور اسی
پر اعتماد ہے اور اسی کا تمسک جو کچھ ہم نے عرض کیا
یہ ہمارے عقیدے ہیں اور یہی دین وایمان ہے
سو اگر آپ حضرات کی رائے میں صحیح ودرست
ہوں تو اس پر تصحیح لکھ کر مہر سے مزین کر دیجئے اور
اگر غلط و باطل ہوں تو جو کچھ آپ کے نزدیک حق
ہو وہ ہمیں بتائیے۔ ہم انشاء اللہ حق سے تجاوز نہ
کریں گے اور اگر ہمیں آپ کے ارشاد میں کوئی
شبہ لاحق ہوگا، تو دوبارہ پوچھ لیں گے یہاں تک
کہ حق ظاہر ہو جائے اور خفا نہ رہے اور ہماری
آخری پکار یہ ہے کہ سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو
پالنے والا ہے تمام جہان کا اور اللہ کا درود وسلام
نازل ہو اولین وآخرین کے سردار محمد ﷺ پر اور
ان کی اولاد وصحابہ وازواج وذریات سب پر۔
زبان سے کہا اور قلم سے لکھا، خادم الطلبہ کثیر
الذنوب والآثام حقیر خلیل احمد نے، خدا ان کو توشہ
آخرت کی توفیق عطا فرمائے۔ ۱۸ شوال ۱۳۲۵ھ

تمام شد

چونکہ یہ رسالہ عربیہ تصادیق علماء ہندوستان سے مکمل کرانے کے بعد حجاز و مصر و شام کے بلاد اسلامیہ میں بھیجا گیا تھا، اس لیے اول علماء ہند کی تحریرات درج کی جاتی ہیں:

تصدیق انیق قدوۃ العارفین زبدۃ المحدثین حضرت مولانا الحاج المولوی محمود حسن صاحب محدث دامت فضائلھم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدلله عالم الغيب و الشهادة والصلوٰة والسلام على من قال ان احسن الظن من العبادة وعلى اله واصحابه هم سادة للامة و قادة وبعد فقد تشرفت بمطالعة المقالة التى رصفها المولى العلام مقدام علماء الانام مولانا المولوى خليل احمد لا زال فيوضه منسجمة على السهول و الاكام فلله دره ولا مثل عشرة قد اتى بالحق الصريح وازال عن اهل الحق الظن القبيح وهو معتقدنا معتقد مشائخنا جميعا لاريب فيه فاثابه الله تعالىٰ جزاء عنائه فى ابطال وساوس الحاسد فى افترائه فقط محمود عفى عنه المدرس الاول فى مدرسة ديوبند.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر قسم کی تعریف زیبا ہے اللہ کو جو غائب و حاضر کا جاننے والا ہے اور درود و سلام اس ذات پر جس نے فرمایا ہے کہ اچھا گمان رکھنا بھی عبادت ہے اور ان کی اولاد و اصحاب پر جو امت کے سردار و پیشوا ہیں اس کے بعد عرض ہے کہ میں اس رسالہ کے ملاحظہ سے مشرف ہوا جس کو مولانا العلام و پیشوائے علماء انام مولانا مولوی خلیل احمد صاحب نے لکھا ہے، ان کے فیوض ہمیشہ جاری رہیں ہر نشیب و فراز پر۔ سو اللہ ہی کے لیے ہے ان کی خوبی، واقعی حق صریح بیان کیا اور اہل حق سے بدگمانی زائل فرمائی اور یہی ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ کا عقیدہ ہے اس میں کچھ شک نہیں۔ پس حق تعالیٰ مصنف کو اس محنت کی جزا عطاء فرمائے جو حاسد کی افتراء پردازی کے وسوسوں کے باطل کرنے میں انہوں نے کی ہے۔

(طبع الخاتم)

تحریر منیف سید العلماء صفوۃ الصلحاء حضرت مولانا الحاج میر احمد حسن صاحب امروہی قدس اللہ سرہٗ

لله در المجیب اللبیب حیث اتی بتحقیقات منیفة وتدقیقات بدیعة فی کل مسئلة وباب و میز القشر عن اللباب وکشف قناء الریب والبطلان عن وجوه خرائد الحق والصواب کیف لا و المجیب المحق المحقق هو مورد انعامه و افضاله و مقدام المحققین فی اقرانه وامثاله فالحق انه ادامه الله تعالیٰ وابقاه اصاب فی ما افادوفی کل ما اجاب اجاد لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه وهو حق صریح لا ریب فیه فهذا هوالحق وماذا بعد الحق الا الضلال وکل ذلک هو معتقدنا ومعتقد مشائخنا وسادتنا اماتنا الله علیه وحشرنا مع عباده المخلصین المتقین وبوانا فی جوار المقربین من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین امین فامین فمن تقول علینا او علی مشائخنا العظام بعض الاقاویل فکلها فریة بلا مریة والله یهدینا وایاهم الی صراط مستقیم وهو تعالیٰ و تقدس بکل

خدا کے لیے ہے عاقل مجیب کی خوبی کہ مستحکم تحقیقات وعجیب و باریکیاں ہر مسئلہ اور باب میں بیان کی، اور چھلکے کو مغز سے جدا کیا اور شک وبطلان کے گھونگٹ حق اور صواب کے چہروں سے کھول دیئے۔ کیونکہ نہ ہو مجیب محقق وہ شخص ہے جو حق تعالیٰ کے انعام و افضال کا مورد اور محققین زمانہ میں پیشوا ہے۔ پس حق یہ ہے کہ خدا ان کو دائم و باقی رکھے کہ جو کچھ لکھا صواب لکھا اور جو جواب دیا ایسا عمدہ دیا کہ باطل نہ اس کے آگے سے آسکتا ہے نہ اس کے پیچھے سے، اور یہی حق صریح ہے جس میں شک نہیں پس یہی حق ہے اور حق کے بعد بجز گمراہی کے کیا رہا اور یہ سب ہمارا اور ہمارے مشائخ اور پیشوایان کا عقیدہ ہے، حق تعالیٰ ہم کو اسی پر موت دے اور اپنے مخلص پرہیزگار بندوں سے ساتھ محشور فرمادے اور انبیاء وصدیقین وشہداء وصالحین مقرب بندوں کے ہمسایہ میں جگہ عطا فرمائے آمین، آمین۔ پس جس نے ہم پر یا ہمارے باعظمت مشائخ پر کوئی قول جھوٹ باندھا تو وہ بلاشبہ افتراء ہے اور اللہ ہم کو اور ان کو راہ مستقیم دکھائے اور وہ ہی حق تعالیٰ ہر

شیء خبیر وعلیم و اخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین و الصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقه وصفوة انبیائه سیدنا ومولانا محمدوآله و صحبه اجمعین وانا العبدالضعیف النحیف خادم الطلبة احقر الزمن احمد حسن الحسینی نسباً والامروهی مولداً و موطناً والچشتی الصابری والنقشبندی المجددی طریقة ومشربا والحنفی الماتریدی مسلکا ومذهبا

شئے سے باخبر اور واقف ہے اور آخر پکار یہ ہے کہ سب تعریف اللہ کو جو رب العالمین ہے اور درود و سلام ہو بہترین خلق خلاصہ انبیاءؑ سیدنا و مولانا محمد ﷺ اور ان کے آل واصحاب پر اور سب پر۔ میں ہوں بندۂ ضعیف خادم الطلبہ ، احقر الزمن ،احمد حسن حسینی نسبا امروہی مولداً و موطنا چشتی صابری، نقشبندی مجددی طریقۃً ومشرباً ، حنفی ماتریدی مسلکاً و مذہباً۔ (طبع الخاتم)

تحریر شریف عمدۃ الفقہا واسوۃ الاصفیاء حضرت مولانا الحاج المولوی عزیز الرحمٰن صاحب مدت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ حق حمده والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علی من لانبی من بعده اما بعد فیقول العبد المفتقر الی رحمة الرحیم المنان عزیز الرحمن عفا الله عنه المفتی و المدرس فی المدرسة العالیة الواقعة فی دیو بند ان مانمقه العلامة المقدام البحر القمقام المحدث الفقیه المتکلم النبیه الرحلة الامام قدوة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور درود و سلام تمام و کامل اس ذات پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں کہتا ہے رحیم ومنان کی رحمت کا محتاج بندہ عزیز الرحمٰن عفا اللہ عنہ مفتی مدرس مدرسہ عالیہ واقع دیوبند جو کچھ تحریر فرمایا، علامہ پیشوا، دریائے مواج محدث فقیہ متکلم، عاقل، مرجع، امام مقتدائے خلق جامع شریعت وطریقت واقف اسرار حقیقت کہ کھڑے ہوئے حق ظاہر کی مدد کے لیے اور اکھاڑ پھینکی شرک و بدعت کی بنیاد ، مؤید من اللہ الا حد الصمد

الانام جامع الشريعة و الطريقة واقف رموز الحقيقة من قام لنصرة الحق المبين وقمع اساس الشرک و الاحداث فی الدين المويد من الله الاحد الصمد مولانا الحاج الحافظ خليل احمد المدرس الاول فی مدرسة مظاهر العلوم الواقعة فی السهارنفور حفظها الله من الشرور فی تحقيق المسائل هو الحق عندی ومعتقدی ومشائخی فجازاه الله احسن الجزاء يوم القيام و رحم الله من احسن الظن بالسادات العظام والله تعالیٰ ولی التوفيق و بالحمد اولا و اخرا حقيق وهو حسبی ونعم الوکيل.

کتبه العبد عزيز الرحمن عفی عنه ديوبندی.

مولانا الحاج حافظ خلیل احمد مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم واقع سہارنپور نے (خدا اس کو شرور سے محفوظ رکھے) مسائل کی تحقیق میں وہ سب حق ہے میرے نزدیک، اور میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے۔ پس اللہ ان کو عمدہ جزا دے قیامت کے دن اور اللہ رحم فرمائے اس شخص پر جو سرداران بزرگ کی جانب اچھا گمان رکھے اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے اور اول وآخر حمد کا مستحق ہے اور وہ مجھ کو کافی ہے اور اچھا کارساز ہے۔

اس کو لکھا بندہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ دیوبندی نے۔

(مہر)

کلمات بابرکات طبیب الملت حکیم الامت حضرت مولانا الحاج الحافظ اشرف علی صاحب ادام اللہ فیوضہم

نقربه ونعتقده واکل امر المفترين الی الله وانا اشرف علی التهانوی الحنفی الجشتی ختم الله تعالیٰ له بالخير.

میں اس کا مقر اور معتقد ہوں اور افتراء کرنے والوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں۔ میں ہوں اشرف علی تھانوی حنفی چشتی، اللہ خاتمہ بخیر فرمائے۔

تصدیق لطیف شیخ الاتقیاء وسند الابرار حضرت مولانا الحاج الحافظ الشاہ عبدالرحیم صاحب عمت مکارمہم

الذی کتب فی ھذہ الرسالة حق صحیح وثابت فی الکتب بنص صریح و ھو معتقدی و معتقد مشائخی رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین احیانا اللہ بھاواماتنا علیھا وانا العبد الضعیف عبدالرحیم عفی عنه الرائفوری الخادم لحضرة مولانا الشیخ رشید احمد جنجوھی قدس اللہ سرہ العزیز.

جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہے حق صحیح اور موجود ہے کتابوں میں نص صریح کے ساتھ، اور یہی میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ کی ان سب پر رضا ہو۔ اسی پر اللہ ہم کو جلا دے اور اسی پر موت دے۔ میں ہوں بندہ ضعیف عبدالرحیم عفی عنہ رائپوری خادم حضرت مولانا الشیخ رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز۔

تسطیر منیر رئیس الحکماء امام الفضلاء حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد حسن صاحب زیدت محاسنہم

الحمدللہ المتوحد فی جلال ذاته المتنزہ عن شوائب النقص وسماته و الصلوة والسلام علی سیدنا محمد نبیه و رسوله و علی اله وصحبه اجمعین وبعد فھذا القول الذی نطق به الشیخ الاجل الا مجد والفرد الاکمل الاوحد مولانا الحاج الحافظ خلیل احمد دام ظله الظلیل علی رؤس المسترشدین وابقاہ اللہ تعالیٰ لاحیاء الشریعة والطریقة و الدین ھو الحق عندنا ومعتقدنا و معتقد مشائخنا

سب تعریفیں اللہ کے لیے جو یکتا ہے اپنی ذات کے جلال میں، پاک ہے نقص کے شائبوں اور علامات سے اور درود وسلام سیدنا محمد ﷺ پر جو اس کے نبی و رسول ہیں اور ان کی سب اولاد واصحاب پر۔ اما بعد پس یہ تقریر جو شیخ اجل وامجد اور فرد اکمل واوحد مولانا حاجی حافظ خلیل احمد دام ظلہ علی رؤس المسترشدین نے فرمائی ہے، خدا ان کو شریعت وطریقت اور دین کے زندہ کرنے کے لیے قائم رکھے، حق ہے ہمارے نزدیک اور عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ رضوان اللہ علیہم

رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین الی یوم الدین وانا العبد الضعیف النحیف محمد حسن عفا الله عنه الدیوبندی.

اجمعین الی یوم الدین کا۔ میں ہوں بندۂ ضعیف نحیف محمد حسن عفی عنہ دیوبندی۔

تحریر شریف جامع الکمال صادق الاحوال جناب مولانا الحاج المولوی قدرت اللہ صاحب بورک فی احوالہ

هذا هو الحق والصواب قدرت الله غفرله والوالدیه مدرس مدرسه مراد اٰباد.

یہی ہے حق اور صواب قدرت اللہ غفرلہ ولوالدیہ مدرس مدرسہ مرادآباد۔

تحریر منیف صاحب الرائے الصائب ذوالفہم الثاقب حضرت مولانا الحاج المولوی حبیب الرحمٰن صاحب دامت فیوضہم

الحمدلله وحده والصلوٰة والسلام علی من لانبی بعده وبعد فما کتبه الشیخ الامام الحبر الهمام فی جواب السوالات المذکورة هو الحق والصواب و المطابق لما نطق به السنة و الکتاب وهو الذی نتدین لله تعالیٰ وبه وهو معتقدنا ومعتقد جمیع مشائخنا رحمهم الله تعالیٰ فرحم الله من نظرها بعین الانصاف واذ عن للحق وانقاد للصدق وانا العبد الضعیف حبیب الرحمن الدیوبندی.

سب تعریفیں اللہ یکتا کے لیے اور درود و سلام ان پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جو کچھ لکھا ہے شیخ امام دانا سردار نے سوالات مذکورہ کے جواب میں، وہی حق اور صواب ہے اور اس کے مطابق ہے جو سنت و کتاب کہہ رہی ہیں اور ہم اس کو دین قرار دیتے ہیں اللہ کے لیے۔ اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ کا۔ پس اللہ رحم فرمائے اس پر جو بچشم انصاف دیکھے اور حق کا یقین لائے اور صدق کا مطیع ہو۔

حبیب الرحمٰن دیوبندی

تحریر لطیف بقیۃ السلف قدوۃ الخلف حضرت مولانا الحاج المولوی محمد احمد صاحب انار اللہ برھانہ

ماکتبه العلامة وحيد العصر هو الحق والصواب.

احمد بن مولانا محمد قاسم النانوتوی ثم الديوبندی ناظم المدرسة العالية الديو بندية.

جو کچھ لکھا علامہ یکتائے زمانہ نے وہی حق اور صواب ہے۔

احمد بن مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی ثم الدیو بندی مہتمم مدرسہ عالیہ دیو بند۔

تحریر شریف حاوی الفروع والاصول جامع المعقول والمنقول مولانا الحاج المولوی غلام رسول صاحب مدظلہ

الحمدلله الذی قصرت عن وصف كماله السنة بلغاء الانام وضعفت عن الوصول الى ساحة جلاله اجنحة العقول والافهام والصلوٰة والسلام علی افضل الرسل سيدنا محمد الهادى الى دار السلام و على اله واصحابه البررة الكرام ، امابعد فالقول الذی نطق به فی جواب السوالات المذكورة اكمل كملاء الزمان و اعلم علماء الدوران وقدوة جماعة السالكين و زبدة مجامع المتقين مولانا الحافظ الحاج خليل احمد سلمه الله تعالیٰ قول حق وكلام صادق وهو معتقدنا

سب تعریفیں اللہ کو زیبا ہیں کہ اس کے کمال کا وصف بیان کرنے سے مخلوق کے فصحاء کی زبانیں قاصر اور اس کی عظمت کے میدان تک پہنچنے سے عقول وافہام کے بازو عاجز ہیں اور درود وسلام افضل رسل سیدنا محمد ﷺ پر، اور ان کے آل و اصحاب نیکوکاران بزرگان پر۔ اما بعد یہ تقریر جو سوالات مذکورہ کے جواب میں کاملین زمانہ میں اکمل، اور علماء وقت میں اعلم اور گروہ سالکین کے مقتداء اور جماعت ہائے متقین کے خلاصہ مولانا حافظ حاجی خلیل احمد صاحب نے فرمائی ہے، قول حق اور کلام صادق ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور ہمارے تمام مشائخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہے۔

میں ہوں بندہ ضعیف

ومعتقدجميع مشائخنا رحمهم الله تعالیٰ اجمعین. و انا العبد الضعيف غلام رسول عفا الله عنه القوی المدرس فی المدرسة العالية الديوبندية.

غلام رسول عفی عنہ
مدرس مدرسہ عالیہ
دیوبند۔

تحریر منیف فاضل عصر کامل دہر جناب مولانا المولوی محمد سہول صاحب لازال مجدہٗ

حامدا ومصليا ومسلما وبعد فهذه الاجوبة التي حررها رافع راية العلم والهداية خافض رايات الجهل و الضلالة سيد ارباب الطريقة سند اصحاب الحقيقة زبدة الفقهاء والمفسرين قدوة المتكلمين و المحدثين الشيخ الاجل الاوحد الحافظ الحاج مولانا خليل احمد لا زالت فيضانه على المسلمين والمسترشدين الى ابد حقيق بان يعتمد عليها كلها و يدين بهاجلها وهو معتقدنا و معتقد مشائخنا و انا عبده الارذل محمد بن افضل المدعو بالسهول عفی عنه مدرس المدرسة العالية الديو بندية.

حمد صلوٰۃ وسلام کے بعد، یہ جوابات جن کو علم وہدایت کے جھنڈوں کو اونچا کرنے والے اور جہل وگمراہی کے نشانوں کو نیچا کرنے والے اہل طریقت کے سردار اور اصحاب حقیقت کے مستند خلاصہ فقہاء ومفسرین، مقتدائے متکلمین ومحدثین شیخ اجل اوحد حافظ حاجی مولانا خلیل احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے ان کے فیضان مسلمانوں اور طالبان ہدایت پر سدا قائم رہیں واقعی اس قابل ہیں کہ ان پر اعتماد کیا جائے اور ان سب کو مذہب قرار دیا جائے، اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ کا۔

اور میں ہوں بندہ ارذل محمد
بن افضل یعنی سہول عفی عنہ
مدرس مدرسہ عالیہ
دیوبند۔

تحریر لطیف عالم تحریر فاضل بے نظیر جناب مولانا المولوی عبدالصمد صاحب طاب اللہ ثراہ

الحمد لله الذی علم ادم الاسماء كلها واعطى صوادع النعوت و الصفات كلها وافاض علينا النعم الشوامخ قبل الاستحقاق وهدانا الصراط السوی مع تفرق السبل والشقاق ونصلي و نسلم على محمد عبده و رسوله الذی ارسل والحق خاملة اعوانه خاوية اركانه والباطل عالية نيرانه غالية اثمانه داعيا الى الله من كان كفر و امر بالمعروف ونهى عن غيره و زجر. وعلى اله البروة الكرام واصحاب الكملة العظام. الشافعين المشفعين في المحشر امابعد فالاجوبة التی حررها ربيع رياض الطريقة وبركة هذه الخليقة محی معالم الطريق بعدد روسها و مجدد مراسم المعارف غب افول اقما رها وشموسها الذی تفجرت ينابيع الحكم على لسانه. وفاضت عيون المعارف من خلال جنابه وانبثت اشعة انواره فی القلوب

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے آدم کو تمام نام سکھائے اور عطا فرمائی ہم کو عالی نعمتیں استحقاق سے پہلے اور ہم کو دکھایا سیدھا راستہ مختلف و متفرق راستوں میں اور ہم درود وسلام بھیجتے ہیں اس کے بندہ اور رسول محمد ﷺ پر جو ایسے وقت رسول بنے کہ حق کے مددگار سست اور ارکان مضمحل ہو چکے تھے اور باطل کے شعلے بلند اور قیمت بڑھ گئی تھی۔ آپ نے بلایا اللہ کی طرف ہر کفر کرنے والے کو اور بھلے کام کی تاکید فرمائی اور منع کیا برے کام سے اور روکا، اور آپ کی اولاد نیکوکار و مکرم اور صحابہ کاملین باعظمت پر، جو محشر میں سفارش فرمائیں گے اور مقبول ہوگی (امابعد) جوابات جن کو تحریر فرمایا ہے ایسی ذات نے جو باغہائے طریقت کی بہار اور مخلوق میں مبارک ہیں، زندہ کرنے والے راہ کے نشانوں کے ان کے مٹ جانے کے بعد اور معرفتوں کے مراسم کی تجدید کرنے والے، ان کے ماہتاب اور آفتاب غروب ہو جانے کے بعد کہ جاری ہیں حکمتوں کے چشمے ان کے وسط قلب سے اور پھیل رہی ہیں ان کے انوار کی شعاعیں دلوں میں اور پہنچ رہے ہیں ان کے اسرار کے لشکر ہر طالب و مطلوب تک اور

وبعثت سرايا اسراره الى كل طالب ومطلوب وسطعت شموس معارفه و زكت اعراس عوارفه. لازال الزهد شعاره. و الورع وقاره. والذكر انيسه و الفكر جليسه مولانا العلام و استاذنا الفهام الشيخ الازهد و الهمام الامجد الحافظ الحاج بخليل احمد صدر المدرسين فى مدرسة مظاهر العلوم الواقعة فى السهارنفور حرية بان يعتقدها اهل الحق واليقين ومقة بان سلمها العلماء الراسخون فى الدين المتين وهذه عقائدنا و عقائد مشائخنا ونحن نرجو من الله ان يحيينا ويميتنا عليها و يدخلنا فى دارالسلام مع اساتذتنا الكرام وهو نعم المولى ونعم المعين و اخر دعونا ان الحمدلله رب العلمين والصلوٰة والسلام على خير خلقه وفخر رسله واله وصحبه اجمعين الراقم الأثم محمد عبدالصمد عفا عنه الاحد البجنورى المدرس فى المدرسة العالية الديوبندية اقامها الله وادامها الى يوم القيمة.

چمک رہے ہیں ان کی معرفتوں کے آفتاب اور آگے ہوئے ہیں ان کی معرفتوں کے درخت سدا رہے زہد ان کا طریقہ اور تقویٰ ان کا لباس اور یاد حق ان کی مونس اور فکر حق ان کا ہم نشین، مولانا العلام اور ہمارے استاذ فہیم شیخ صاحب زہد اور سردار بزرگ حافظ حاجی یعنی مولانا خلیل احمد مدرس اول مدرسہ مظاہرالعلوم سہارنپور(یہ سارے جوابات اس لائق ہیں) کہ اہل حق ان کو عقیدہ بنائیں اور مستحق ہیں کہ دین متین میں مضبوط علماء ان کو تسلیم کریں اور یہی ہمارے عقائد اور ہمارے مشائخ کے عقیدے ہیں اور ہم متمنی ہیں اللہ سے کہ انہیں پر جلائے اور مارے اور ہم کو داخل فرمائے جنت میں ہمارے بزرگ استاذ کے ساتھ اور یہی بہتر کارساز اور بہتر مددگار ہے، اور آخری دعا ہماری یہ ہے کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ رب العلمین کو اور درود وسلام بہترین مخلوق وفخر پیغمبران پر اور ان کی ساری اولاد واصحاب پر۔

راقم آثم محمد عبدالصمد عفا عنہ الاحد مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند، خدا اس کو تا قیامت دائم قائم رکھے۔

تحریر شریف شمس فلک الشریعۃ البیضاء و بدر السماء الطریقۃ الغرا حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد اسحٰق صاحب نہٹوری سقاہ اللہ بالرحیق المختوم

لله درالمجیب المحقق المصیب صدقت بما فیه بلا شک مریب الاحقر محمد اسحق النهٹوری ثم الدهلوی.

اللہ کے لیے ہے خوبی حق وصواب جوابات دینے والے کی۔ جو کچھ اس میں ہے بلا شک وریب تصدیق کرتا ہوں۔

احقر محمد اسحٰق نہٹوری ثم الدہلوی۔

تحریر منیف ذروۃ سنام الدین وعروۃ الحبل المتین جناب مولانا الحاج المولوی ریاض الدین صاحب اطال اللہ بقاہٗ

اصاب من اجاب

محمد ریاض الدین عفی عنه مدرس مدرسه عالیه میرٹھ.

مجیب نے درست بیان کیا

محمد ریاض الدین عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ میرٹھ۔

تحریر لطیف ربیع ریاض الاسلام مقتدائے انام جناب مولانا المفتی کفایت اللہ صاحب عمت فیوضہم

رأیت الاجوبة کلها فوجدتها حقة صریحة لا یحوم حول سراد قاتها شک ولا ریب. وهو معتقدی و معتقد مشائخی رحمهم الله تعالیٰ وانا العبد الضعیف الراجی رحمة مولاه المدعو بکفایت الله الشاهجهانفوری الحنفی المدرس فی المدرسة الامینیة الدهلویة.

میں نے تمام جوابات دیکھے پس سب کو ایسا حق صریح پایا کہ اس کے اردگرد بھی شک یا ریب نہیں گھوم سکتا۔ اور یہی میرا عقیدہ ہے اور میرے مشائخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہے۔ میں ہوں بندۂ ضعیف امیدوار رحمت خداوندی محمد کفایت اللہ شاہ جہان پوری حنفی مدرس مدرسہ امینیہ دھلی

تحریر شریف جامع العلوم النقلیہ والفنون العقلیہ جناب مولانا المولوی ضیاء الحق صاحب زید فضلہ العمیم

اصاب من اجاب

العبد ضیاء الحق عفی عنه المدرس فی المدرسه الا مینیة الدهلویة.

مجیب نے درست بیان کیا

بندہ ضیاء الحق عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دھلی۔

تحریر شریف جامع العلوم النقلیہ والفنون العقلیہ جناب مولانا المولوی محمد قاسم صاحب زید فضلہ العمیم

الجواب صحیح

العبد محمد قاسم عفی عنه المدرس فی المدرسة الا مینية الدهلوية.

جواب صحیح ہے

بندہ محمد قاسم عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ۔ دھلی

تحریر منیف ذوالفضل والفضائل عمدۃ الاقران والاماثل جناب مولانا الحاج المولوی عاشق الٰہی صاحب مولوی فاضل کثر اللہ امثالہ

الحمدلله الذی هدانا للاسلام و ماكنا لنهتدی لو لا ان هدانا الله والصلوٰة والسلام علی خير البرية سيد محمد واله الی يوم نلقاه و بعد فانی تشرفت بمطالعة المقالة الشريفة التی نمقها الامام الهمام الابجل الاكمل الاوحد سيدنا و مولانا الحافظ الحاج المولوی خليل احمد ادامه الله

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم کو اسلام کا راستہ دکھایا اور ہم ہدایت نہ پا سکتے اگر اللہ ہم کو ہدایت نہ دیتا اور درود و سلام بہترین مخلوقات سیدنا محمد ﷺ اور ان کی آل پر قیامت تک۔ میں اس مقالہ شریفہ کے ملاحظہ سے مشرف ہوا، جس کو پیشوا سردار معظم کامل یکتا ہمارے سردار اور مولیٰ حافظ حاجی مولوی خلیل احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو سدا اسلام میں شرک کی بنیاد کا

لاساس الشرک فی الاسلام قاطعا وقامعا ولا بنیة البدع فی الدین هادما و قالعا فی اجوبة الاسئلة هو الصدق والصواب والحق عندی بلا ارتیاب هذا هو معتقدی ومعتقد مشائخی نقربه لسانا ونعتقده جنانا فلله در المجیب الاریب البحر القمقام و الحبر الفهام ثم لله دره قد اصاب فیما اجاب واجاد فیما افاد متعنا الله بطول حیاته وبقائه وجزاه الله عنی وعن سائر اهل الحق خیرا جزاء عنائه فی ابطال وساوس المفتری فی افترائه وانا العبد الضعیف محمد المدعو بعاشق الهی المیرٹهی عفا الله عنه.

قلع قمع کرنے والا اور دینی بدعتوں کی بنیادوں کا گرانے والا اور اکھاڑنے والا رکھے۔ یہ سوالات کے جوابات صادق اور صائب ہیں اور میرے نزدیک بلا ریب حق ہیں یہی میرا عقیدہ ہے۔ ہم بزبان اس کے مقر اور بدل اس کے معتقد ہیں۔ پس اللہ کے لیے ہے خوبی مجیب عاقل دریائے مواج اور عاقل فہیم کی پھر اللہ کے لیے ہے ان کی خوبی جو کچھ جواب دیا صائب دیا اور عمدہ نفع پہنچایا۔ اللہ ہم کو ان کی حیات وبقا کے طول سے بہرہ یاب بنائے اور ان کو جزاء دے میری اور تمام اہل حق کی طرف سے بہتر جزاء اہل باطل کی بہتان بندی کے وسوسوں کے باطل کرنے کی محنت کے صلہ میں۔ میں ہوں بندۂ ضعیف محمد عاشق الٰہی عفی عنہ میرٹھی۔

تحریر لطیف ذوالمجد الفاخر والعلم الذاخر والفہم الباہر والرشد الزاہر جناب مولوی سراج احمد صاحب دام فیضہ

ان فی ذلک لذکری لمن کان له قلب او القی السمع وهو شهید وانا الراجی الی الله الاحد محمد المدعو بسراج احمد المدرس فی المدرسة سردهنه.

بے شک اس میں نصیحت ہے اس کے لیے جو صاحب دل ہو یا متوجہ ہو کر کان لگائے میں ہوں امیدوار سوئے خدائے واحد محمد سراج احمد مدرس مدرسہ سردھنہ ضلع میرٹھ۔

تحریر شریف معدن معاظم الاشفاق ومخزن محاسن الاخلاق جناب مولوی قاری محمد اسحٰق صاحب نصر اللہ بمنہ

ماكتبه العلامة فهو حق صحيح بلا ارتياب العبد الضعيف محمد اسحق ميرٹهي المدرس في المدرسة الاسلامية الواقعة في بلدة ميرٹھ.	جو کچھ علامہ نے تحریر فرمایا ہے وہ بلا ریب حق صحیح ہے۔ بندۂ ضعیف محمد اسحٰق میرٹھی، مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ

تحریر منیف طبیب الامراض الروحانیہ ومعالج الاسقام الجسمانیہ جناب مولوی حکیم مصطفیٰ صاحب نفعنا اللہ وجودہ لوجودہ

انه لقول فصل وما هو بالهزل العبد محمد مصطفى البجنوری الطبيب الوارد في ميرٹھ.	بے شک یہ قول فیصل ہے اور بے معنی نہیں۔ بندہ محمد مصطفیٰ بجنوری طبیب وارد حال میرٹھ۔

تحریر لطیف عین الانسان الکامل وانسان عیون الافاضل حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد مسعود احمد صاحب متعنا اللہ بطول بقاہ

العبد محمد مسعود احمد بن حضرت مولانا رشيد احمد جنجوهیؒ.	العبد محمد مسعود احمد بن حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ العزیز۔

تحریر شریف منطقہ بروج الفضائل مطرح انظار السادۃ والافاضل جناب مولانا المولوی محمد یحییٰ صاحب ایدہ اللہ بروح القدس

بسم الله الرحمن الرحيم	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد لله الذى تقدست ذاته الصمدية عن ان يماثل احد في صفاته المختصة و ان كان من الانبياء	سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی ذات بے نیاز مقدس ہے کہ اس کی صفات خاصہ میں کوئی اس کا ہم مثل ہو اگرچہ نبی ہی کیوں نہ ہوں اور اس کی

وترفعت قدرته من تطرف العقول والاراء والصلوة والسلام على افضل من يتوسل به في الدعاء من المرسلين و الصديقين والشهداء والصلحاء و اكمل من يدعى من الاحياء بعدالوصال و اللقاء وعلى اله واصحابه الذين هم اشداء على الكفار و على المومنين من الرحماء اما بعد فرأيت هذه الاجوبة فوجدتها قولا حقا مطابقا للواقع.وكلاما صادقا يقبله القانع والمانع. لاريب فيه هدى للمتقين الذين يومنون على الحق و يعرضون عن اباطيل الضالين المضلين. كيف لا وقد نمقها من هو محدد جهات العلوم النقلية و العقلية. ذروة سنام الصناعات العلوية و السفلية. منطقة بروج الكمال و مطوقة لتصريف المبتدعين من الفرق الاثنى عشرية وغيرها من الانقلاب الى الاعتدال شمس فلك الولاية. بدرسماء الهداية الذى اصبحت رياض العلوم والهداية بسحاب فيضه زاهرة. و امست حياض الجهل والغواية بصواعق نقمته غائرة حامل

قدرت عالی ہے عقل اور رائے کے دخل سے درود وسلام ان میں بہترین ذات پر جن کو دعا میں وسیلہ پکڑا جاتا ہے۔ یعنی پیغمبران وصدیقین اور شہداء وصلحاء اور کامل جن کے لیے وصال وانتقال کے بعد حیات ثابت ہے اور ان کی اولاد واصحاب پر جو کافروں پر سخت تر اور مسلمانوں پر مہربان تر ہیں۔ امابعد میں نے یہ جوابات دیکھے تو ان کو پایا قول حق، واقع کے مطابق اور کلام راست، جس کو ہر قانع ومخالف قبول کرے اس میں شک نہیں ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لیے جو حق کو مانتے اور گمراہوں وگمراہ کرنے والوں کو واہیات سے منہ پھیرتے ہیں کیوں نہ ہو ان کو لکھا ہے انہوں نے جو نقلی وعقلی علوم کی اطراف کی حد بندی کرنے والے اور فنون عالی وسافل کے رفیع الرتبہ شخص ہیں بروج کمال کے منطقہ اور روافض وغیرہ مبتدعین کو انقلاب سے اعتدال کی جانب پھیرنے کے لیے بمنزلہ گرز، فلک ولایت کے آفتاب، آسمان ہدایت کے ماہتاب جن کے فیض کی گھٹاؤں سے علم وہدایت کے باغ لہلہا اٹھے اور جن کے غصہ کی بجلیوں سے جہل وگمراہی کے حوض پایاب بن گئے۔ روشن سنت کے علم بردار بدعت سیہ شنیعہ کے اکھاڑنے والے ملت ودین کے رشید، طالبین کے لیے فیوضات کے قاسم، محمود زمانہ، جملہ اہل عصر میں اشرف، مسلمانوں کے

لواء السنة السنية. قامع البدعة السيئة الشنية رشيد الملة والدين قاسم الفيوضات للمستفيضين. محمود الزمان. اشرف من جميع الاقران. مقتدى المسلمين مجتبى العلمين حضرتنا و مرشدنا وو سيلتنا و مطاعنا مولانا الحافظ الحاج المولوى خليل احمد لا زالت شموس فيوضاته بازغة للمقتبسين من انواره. ودامت اشعة بركاته ساطعة للسالكين على خطواته و اثاره امين يارب العلمين.

وانا عبده الحقير محمدٌ المدعو بيحيى السهسرامى المدرس فى مدرسة مظاهر علوم سهارنفور.

مقتداء، پسندیدہ عالم، ہمارے حضرت و مرشد اور وسیلہ و مطاع مولانا حافظ حاجی مولوی خلیل احمد صاحب ان کے فیوضات کے آفتاب سدا ان کا نور لینے والوں کے لیے چمکتے رہیں اور ان کی برکات کی شعاعیں ان کے قدم بہ قدم چلنے والوں پر ہمیشہ چمکتی رہیں۔

آمین یارب العلمین۔

میں ہوں بندہ ضعیف حقیر محمد یحییٰ سہسرامی

مدرس مدرسہ

مظاہر علوم سہارنپور

تحریر منیف ناشر العلوم العربیہ و ماہر الفنون الادبیہ جناب مولانا المولوی کفایت اللہ صاحب زاد اللہ علمہ ورشدہ

الحمدلله الذى لاحياة الا فى رضاه ولا نعيم الا فى قربه ولا صلاح للقلب ولا فلاح الا فى الاخلاص له و توحيد حبه و الصلوة والسلام على سيدنا ومولانا محمد عبده و رسوله الذى ارسله على حين فترة من الرسل فهدى به الى اقوم الطرق و اوضح السبل

جملہ تعریفیں اس اللہ کے لیے کہ حیات اس کی رضا اور آسائش اس کے قرب میں منحصر ہے اور قلب کی صلاح و بہبودی اس کے اخلاص اور یکتائے محبت پر موقوف ہے۔ اور درود و سلام سیدنا و مولانا محمد ﷺ پر جو اس کے بندہ اور رسول ہیں کہ بھیجا ان کو پیغمبروں کے ختم ہو جانے پر پس ان کے ذریعہ سے سب سے بہتر راستہ اور واضح طریق

وعلى آله وصحبه العظام الذين هم قادة الابرار و قدوة الكرام. وبعد فهذه نميقة انيقة. و وجيزة و ثيقة الفها عمدة العلماء جهبذ الفضلاء الجامع بين الشريعة والطريقة. الواقف باسرار المعرفة والحقيقة الذى درس من المعارف والعلوم ما اندرس واحيى مراسم الملة الحنيفة الرشيدية البيضاء بعد ما كادت ان تنطمس . كهف الكملاء خاتم الاولياء المحدث المتكلم الفقيه النبيه سيدى ومولائى الحافظ الحاج المولى خليل احمد لا زالت شموس افاضته بازغة وبدور افادته طالعة فلله دره ثم لله دره حيث نطق بالصواب فى كل مآب وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذوالفضل العظيم و هو يهدى من يشاء الى صراط مستقيم ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم العبد الاواه محمد المدعو بكفايت الله جعل الله اخرته خيرا من اولاه الجنجوهى مسكنا مدرس مدرسة مظاهر العلوم الواقعة فى سهارنفور.

دکھلایا۔ اور ان کی اولاد باعظمت اصحاب پر جو سرداران، نیکوکاران ومقتدیان بزرگان ہیں۔ یہ تحریر پاکیزہ اور مختصر وثیقہ جس کو تالیف کیا عمدۃ العلماء سردار فضلاء جامع شریعت وطریقت واقف رموز معرفت وحقیقت نے کہ تعلیم دی معرفتوں اور علوم کی اس کے بعد کہ محو ہوگئے تھے اور جلایا چمکتی ملت حنیفیہ رشیدیہ کے مراسم کو اس کے بعد کہ مٹ چلے تھے پناہ اہل کمال، مہراولیاء محدث متکلم فقیر عاقل سیدی ومولائی حافظ حاجی مولانا خلیل احمد صاحب نے ان کے افاضے کے آفتاب چمکتے اور ان کے افادہ کے ماہتاب نکلتے رہیں۔ سو اللہ کے لیے ہے ان کی خوبی پس اللہ کے لیے ان کی خوبی کہ ہر باب میں صواب کہا اور یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ وہی ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھے راستہ کی، اور نہ پھرنا ہے نہ طاقت مگر اللہ برتر باعظمت کے ہاتھ۔

بندہ اواہ محمد کفایت اللہ، اللہ اس کی آخرت دنیا سے بہتر بنائے۔

گنگوہی بحیثیت سکونت مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔

هذه خلاصة تصديقات السادة العلماء بمكة المكرمة زادها الله تعالیٰ شرفا وفضلا

یہ مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً کے علماء کی تصدیقات کا خلاصہ ہے

صورة ماكتبه حضرة الشيخ الاجل و الفاضل الابجل امام العلماء ومقدام الفضلاء رئيس الشيوخ الكرام وسند الاصفياء العظام عين اعيان الزمان قطب فلك العلوم والعرفان حضرة مولانا الشيخ محمد سعيد بابصيل الشافعي شيخ العلماء بمكة المكرمة والامام والخطيب بالمسجد الحرام لازال محفوفا بنعم الملك العلام.

تقریظ مرقومہ شیخ اعظم صاحب فضیلت تامہ پیشوائے علماء ومقتدائے فضلاء مشائخ کرام کے سرداراور باعظمت اصفیاء میں مستند محترم اہل زمانہ وقطب آسمان علوم ومعرفت جناب حضرت مولانا شیخ محمد سعید بابصیل شافعی شیخ علماء مکہ مکرمہ اور امام وخطیب مسجد حرام ہمیشہ شاہنشاہ علام کی نعمتوں سے گھرے رہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

اما بعد فقد طالعت هذه الاجوبة للعلامة الفهامة المسطورة على الاسئلة المذكورة في هذه الرسالة فرأيتها في غاية الصواب شكر الله تعالیٰ المجيب اخي و عزيزي الاوحد الشيخ خليل احمد دام الله سعده واجلاله في الدارين وكسربه رؤس الضالين و الحاسدين الى يوم الدين بجاه المرسلين. امين رقمه بقلمه

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد (حمد وصلوٰۃ کے واضح ہو) میں نے بڑے زبردست ونہایت سمجھ دار عالم کے یہ جوابات جو سوالات مذکورہ کے متعلق انہوں نے لکھے ہیں غور کے ساتھ دیکھے۔ پس ان کو نہایت درجہ درست پایا، حق تعالیٰ جواب لکھنے والے میرے بھائی اور عزیز یکتا شیخ خلیل احمد کی تحریر مشکور فرمائے اور ان کی اصلاح وجلالت کو دارین میں دائم رکھے اور ان کے ذریعہ سے گمراہوں اور حاسدوں کے سروں کو قیامت تک بجاہ سید المرسلین توڑتا رہے

المرتجی من ربه کمال النیل محمد سعید بن محمد بابصیل مفتی الشافعیة و رئیس العلماء بمکة المکرمة غفرالله له و لمجیبه وجمیع المسلمین. (طبع الخاتم)

آمین! لکھا ہے اپنے قلم سے امیدوار کمال نیل محمد سعید خلف محمد بابصیل مفتی شافعیہ اور شیخ علماء مکہ مکرمہ نے، اللہ ان کو اور ان کے دوستوں اور تمام مسلمانوں کو بخشے۔ (مہر)

صورة ماکتبه حضرة الامام الجلیل والفاضل النبیل منبع العلوم و مخزن الفهوم محی السنة الغراء ماحی البدعة الظلماء مولانا الشیخ احمد رشید احمد الحنفی لازال منغمسافی بحار لطفه الجلی و الخفی.

تقریظ مسطور مقتدائے صاحب جلالت وفاضل باعظمت، چشمہ علوم وخزانہ فہوم، روشن سنت کے زندہ کرنے والے، تاریک بدعت کے مٹانے والے، مولانا شیخ احمد رشید حنفی، حق تعالیٰ کے لطف کے سمندر میں سدا غوطہ زن رہیں۔

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمدلله عالم الغیب و الشهادة الکبیر المتعال والصلوة والسلام علی سیدنا ونبینا وحبیبنا ومرشدنا وهادینا ومولنا و اولنا محمد و صحبه والآل. و بعد فقد تتبعت هذه الاجوبة المنیفة الشرعیة و المسائل اللطیفة المرعیة للعالم المفضال انسان عین الا فاضل عین الانسان الکامل صفوة الاماثل بقیة الاوائل قامع الشرک ماحی البدع مبیل اهل الزیغ و الضلال سیف الله علی رقاب الماردة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو چھپے اور کھلے کا جاننے والا بڑائی اور علو والا ہے اور درود وسلام ہمارے سردار نبی اور محبوب و مرشد اور ہادی و مولا اور سب سے بہتر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہؓ و اولاد پر۔ میں نے ان لطیف مسائل شرعیہ کے جوابات علیہ کو خوب غور سے دیکھا۔ جو ایسے شخص کے لکھے ہوئے ہیں جو بڑے صاحب فضل عالم اور فضلاء کی آنکھوں کی پتلی اور صاحب کمال انسان کی آنکھ، ہمعصروں میں منتخب اور سلف کا نمونہ ہیں، شرک کے اکھیڑنے والے، بدعتوں کے مٹانے والے کجی وگمراہی والوں کو تباہ کرنے

المبتدعة الضلال المحدث الوحيد والفقيه الفريد سيدی و مولائی وملاذی حضرة الحافظ الحاج الشيخ خليل احمد لازال ولم يزل مؤيدا من مولانا ذی الجلال فلله درمن فاضل اديب وعارف اريب ومتكلم لبيب حيث تصدی لحماية الشرع الشريف ووقاية الدين الحنيف و صيانة المذهب المنيف فاعلی منار الحق ورفع معالم الهدی وقوی بنيانه وتسيد اركانه ووضح برهانه فما احسن بيانه وما اطلق لسانه وما افصح بنيانه فلعمری لقد كشف الغطاء وازال العماء واحجم العداء والبسهم ثوب الهوان والردی و انار للمسترشدين سبل الهدی من الخبيث من الطيب وبين الحق و الصواب و وافق السنة والكتب و اظهر العجب العجاب ان فی ذلک لذكری لاولی الالباب ازال ريب المرتابين وفضح تلبيس الملبسين وفرق جمع المحرفين وشتت شمل المفسدين وبدد حزب الملحدين وفتت اكباد المبتدعين وكسر جند

والے اور بددین سرکش بدعتیوں کی گردنوں پر اللہ کی تلوار بنے ہوئے ہیں۔ محدث یگانہ اور فقیہ یکتا یعنی سیدی ومولائی وملاذی حضرت حافظ حاجی شیخ خلیل احمد صاحب حق تعالیٰ کی طرف سے ہمیشہ ہمیشہ ان کی تائید ہوتی رہے پس اللہ ہی کے لیے ہے خوبی ان فاضل ادیب اور صاحب معرفت عاقل اور ماہر کلام دانا کی کہ شرع شریف کی حمایت اور دین مبین کی حفاظت اور مذہب حق کی نگہبانی کے لیے تیار ہوئے اور حق کا منارہ اونچا کردیا، ہدایت کے نشان بلند کیے، اس کی بنیاد مضبوط کی، اس کے ستون محکم کیے اور اس کی دلیل واضح کردی۔ کتنا سلیس بیان اور کتنی صاف زبان اور کیسی فصیح تقریر ہے کہ واقعی پردہ اٹھادیا اور اندھا پن دور کردیا دشمنوں کی زبان بند کردی اور ان کو ذلت و ہلاکت کے کپڑے پہنادیے اور طالبان ہدایت کے لیے حق کے راستے روشن کردیے۔ گندے کو پاک سے جدا اور درست وصحیح کو ظاہر کردیا، اور حدیث وقرآن کی موافقت کی اور عجیب مضامین بیان فرمائے۔ واقعی اس میں اہل عقل کے لیے پوری نصیحت ہے۔ اہل شک کا شک زائل کردیا اور خلط ملط کرنے والوں کی گڑبڑ کھول دی۔ تحریف کرنے والوں کا گروہ منتشر بنادیا اور فتنہ پردازوں کا اجتماع متفرق اور ملحدوں کی جماعتوں کو تباہ کردیا، بدعتیوں کے کلیجے پھاڑ

الضالين و هزم افواج المضلين واهلك اعداء الدين وخذل المغيرين المبدلين واخزى اخوان الشياطين وابطل عمل المشركين فقطع دابر القوم الذين ظلموا والحمد لله رب العلمين. وكيف لا الا ان حزب الله هم الغلبون فلله دره ثم لله دره اجاب فاءبادو اصاب جزاه الله عن الاسلام والمسلين افضل الجزاء امين بجاه سيد المرسلين والحمد لله اولا واخرا وباطنا و ظاهرا و صلى الله على قرة اعيننا سيدنا محمد خاتم جميع الانبياء واله وصحبه ومن تبعهم و اهتدى بهديهم وسار على منهجهم الى يوم الدين امين امين امين امين امين لا ارضى بواحدة حتى اضيف اليه الف امينا.

دیئے اور گمراہوں کے لشکر کو توڑ دیا اور گمراہ کرنے والوں کی سپاہ کو بھگا دیا، دین کے دشمن کو ہلاک اور تغیر و تبدل کرنے والوں کو خوار کیا۔ شیطان کے بھائیوں کو ذلیل بنایا اور مشرکوں کے کردار باطل کردیئے۔ پس ستم گاروں کی جڑ ہی کٹ گئی۔ اللہ رب العلمین کا شکر ہے اور کیوں نہ ہو، اللہ کا گروہ ہمیشہ غالب ہی رہا ہے۔ پس اللہ کے لیے ہے مولانا کی خوبی کہ جو جواب دیا درست وصحیح دیا۔ اللہ ان کو اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے بہتر جزاء عطاء فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین اور اللہ ہی کو زیبا ہے ہر قسم کی تعریف اول و آخر اور ظاہر و باطن اور روز قیامت تک رحمت نازل فرمائے حق تعالیٰ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک سیدنا محمد ﷺ پر جو تمام انبیاءؑ کی مہر ہیں اور ان کی اولاد وصحابہ پر اور ان پر جو ان کے تابع ہیں اور ان کی روش اختیار کریں اور ان کی راہ چلیں اور ان کے طریقہ کا اتباع کریں اور ان کے راستے کو مسلک بنائیں۔ آمین آمین آمین آمین آمین ایک بار آمین کہنے پر راضی نہ ہوں گا یہاں تک کہ ہزار بار آمین کہی جائے۔

قال بفمه وكتبه بقلمه الفقير الى ربه التواب راجي رحمة الله الوهاب عبده وعابده احمد رشيد خان نواب المكي عفى الله عنه وعن والديه وتجاوز عن

کہا اپنی زبان سے اور لکھا قلم سے اپنے تواب پروردگار کے محتاج اور بخشش ہائے خدا کی رحمت کے امیدوار بندہ احمد رشید خاں نواب مکی نے اللہ ان کی اور ان کے والدین کی خطاؤں سے درگزر کرے اور

سیئاتھم بجاہ النبی الاواب شافع المذنبین یوم الحساب حررہ یوم الخمیس التاسع عشرمن شھر ذی الحجۃ الحرام الذی ھو من شھور السنۃ ۱۳۲۸ الثامنہ و العشرین بعد الثلثمائہ والالف من ھجرۃ من. لہ العزو الشرف علیہ افضل الصلوۃ واکمل السلام واتم التحیۃ اٰمین!

(طبع الخاتم)

معاف فرمائے بجاہ شفیع گناہ گاراں یوم قیامت۔
یوم پنجشنبہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ نبوی۔
(طبع الخاتم)

صورۃ ماکتبہ حضرۃ امام الاتقیاء السالکین ومقدام الفضلاء العارفین جنید زمانہ و اوانہ شبلی دھرہ وزمانہ مخدوم الانام منبع الفیوض للخواص والعوام جناب الشیخ محب الدین المھاجر المکی الحنفی لازال بحر جودہ زاخرًا وبدرفیضہ لامعاً.

تقریظ مسطورہ پیشوائے اتقیاء سالکین ومقتدائے فضلاء، عارفین جنید زمانہ شبلی وقت مخدوم الانام چشمہ فیض برائے خواص وعوام جناب شیخ مولانا محب الدین صاحب مہاجر مکی حنفی، ان کے سخا کا سمندر موجزن اور فیضان کا ماہتاب روشن رہے۔

الاجوبۃ صحیحۃ

حررہ خادم الولی الکامل حضرۃ الشیخ امداد اللہ علیہ رحمۃ اللہ محب الدین مھاجر مکۃ معظمۃ.

تمام جوابات صحیح ہیں

لکھا اس کو ولی کامل شیخ حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ کے خادم محب الدین مہاجر مکہ معظمہ نے۔

صورة ماكتبه رئيس الاتقياء الصلحين وامام الاولياء والعارفين مركز دائرة الفنون العربية وقطب سماء العلوم العقلية جناب الشيخ محمدصديق الا فغاني المكي.

تفریظ جوتحریرفرمائی نیکوکار پرہیزگاروں کے سرداراولیااورعارفین کے پیشوادائرہ فنون عربیہ کے مرکزاورآسمان علوم عقلیہ کے قطب جناب مولانا شیخ محمد صدیق افغانی نے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى لا يغفران يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء كما قال تعالىٰ ربكم اعلم بكم ان يشاء يرحمكم او ان يشاء يعذبكم وما ارسلنك عليهم وكيلا و الذى قال ومن كفر بالله وملئكة وكتبه ورسله واليوم الاخر فقد ضل ضلالا بعيدا والصلوة و السلام على من قال من قال لا اله الا الله دخل الجنة قال ابوذر يارسول الله وان زنى وان سرق قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وان زنى وان سرق على رغم انف ابى ذر لله علم الغيب و الشهادة لانه من تلقاء ذاته تعالىٰ فالله متكلم من تلقاء نفسه واما رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو مخبر لما اوحى

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اس اللہ کو جو شرک کو نہ بخشے گا، اوراس کے سوا جس گناہ کو چاہے بخش دے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارا رب تم کو خوب جانتا ہے اگر چاہے تم پر رحم فرمائے اور اگر چاہے تم کو عذاب دے اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تم کو لوگوں پر وکیل بنا کر نہیں بھیجا اور فرمایا کہ جس نے کفر کیا، اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور پیغمبروں اور یوم قیامت کا تو بے شک وہ پرلے درجہ کی گمراہی میں پڑا اور درود وسلام اس ذات پر جس نے ظاہر فرمایا کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنتی ہوا۔ حضرت ابوذرؓ نے یہ سن کر عرض کیا کہ یارسول اللہ اگرچہ زنا اور چوری کرے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگرچہ زنا کرے اگرچہ چوری کرے، ابوذرؓ کو ناگوار ہو تو ہوا کرے۔ اللہ ہی کو علم ہے غائب وحاضر کا کیونکہ علم اس کا ذاتی ہے پس اللہ تعالیٰ متکلم ہے بذاتہ اور رسول اللہ مخبر دینے والے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اللہ وحی فرماتا ہے خواہ جلی ہو یا خفی جیسا کہ

اليه جليا كان او خفيا كما قال الله تعالیٰ وما ينطق عن الهوی ان هو الا وحی يوحی الذی كتب مولانا الشيخ خليل احمد فی هذه الرسالة فهو حق صحيح لا ريب فيه وما ذا بعد حق الا الضلال وهو معتقدنا ومعتقد مشائخنا رضوان الله تعالیٰ عليهم اجمعين.
وانا العبد الضعيف محمد صديق الافغانی المهاجر.

ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے اور محمد نہیں بولتے خواہش نفس سے ان کا ارشاد تو بس وحی ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے۔ جو کچھ مولانا شیخ خلیل احمد صاحب نے اس رسالہ میں لکھا ہے وہ حق صحیح ہے جس میں کچھ شک نہیں اور حق کے بعد کچھ نہیں بجز گمراہی کے اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ رضی اللہ عنہم کا۔ میں ہوں بندہ ضعیف محمد صدیق افغانی مہاجر مکہ مکرمہ۔

چونکہ جناب شیخ العلماء حضرت محمد سعید بابصیل تمام علماء مکہ مکرمہ زید شرفاً وفضلاً کے سردار اور ان کے امام ہیں لہٰذا ان کی تصدیق وتقریظ کے بعد کسی عالم کی علماء مکہ معظمہ میں سے تقریظ کی حاجت نہیں مگر تاہم مزید اطمینان کے واسطے جن بعض علماء مکہ مکرمہ کی تصدیقیں بلا جدوجہد حاصل ہوئیں وہ ثبت کردی گئیں اور اسی وجہ سے اس وقت تنگ میں جو کہ بعد از حج قبل از روانگی مدینہ منورہ زید شرفاً وفضلاً جو تصدیقیں میسر ہوئیں انہیں پر اکتفا کیا گیا۔ حالانکہ مخالفین نے اپنی سعی مخالف وغیرہ میں کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھا تھا اور اسی وجہ سے جناب مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے بعد اس کے کہ تصدیق کردی تھی، مخالفین کی سعی کی وجہ سے اپنی تقریظ کو بحیلہ تقویت کلمات لے لیا اور پھر واپس نہ کیا۔ اتفاق سے ان کی نقل کرلی گئی تھی۔ سو ہدیہ ناظرین ہے:

تقريظ مولانا العلام الامام الهمام الفقيه الزاهد والفاضل الماجد حضرة مولانا الشيخ محمد عابد مفتی المالكيه ادام الله تعالیٰ.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدلله الذی وفق مَن شاء من عباده السادة الاتقياء لاقامة منار الدين يقمع كل منابذلشريعة سيد المرسلين

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریفیں اللہ کو جس نے اپنے متقی بندوں میں جس کو چاہا دین کا منارہ قائم رکھنے کی توفیق بخشی کہ شریعت محمدیہ کے ہر مخالف اور جھوٹی نسبت کرنے

صلى الله عليه وسلم و على اله وصحبه وكل منتم اليه. امابعد قد اطلعت بهذا التحرير وعلي جميع ما وقع على هذه الاسئلة الستة والعشرين من التقرير فوجدته هو الحق المبين وكيف لا وهو تقرير عضد الدين عصام الموحدين الا ان محمود تفسيره كشاف لايات التمكين فضلة الحاج خليل احمد لا زال على معراج الهداية يصعد فليسعد امين اللهم امين.
امر برقمه مفتي المالكية حالابمكة المكرمة محمد عابد بن حسين.

والے کا قلع قمع کرے۔ امابعد میں اس تحریر اور جو کچھ چھبیس سوالات پر تقریر ہوئی ہے سب پر مطلع ہوا تو میں نے اس کو لکھا ہوا حق پایا اور کیوں نہ ہو یہ تقریر ہے دین کے بازو مسلمانوں کے پناہ کی کہ جن کا عمدہ بیان آیات تمکین کا واضح کرنے والا یعنی بزرگ حاجی خلیل احمد صاحب ہدایت کی معراج پر سدا چڑھتے اور صاحب نصیب رہیں۔ آمین آمین اللھم آمین۔
حکم کیا اسکے لکھنے کا محمد عابد بن حسین مفتی مالکیہ نے۔

(طبع الخاتم)

تقريظ الشيخ الابجل والحبر الاكمل حضرة مولانا محمد على بن حسين مالكي مدرس حرم شريف برادر مفتي صاحب ممدوح انار الله برهانه.

الحمد لله على الائه والصلوٰة والسلام على سيد انبيائه سيدنا محمد وعلى اله الكرام واصحابه السادة القادة الاعلام. امابعد فيقول العبد الحقير المالكى محمد على بن حسين احمد الامام والمدرس بالمسجد المكي انى وجدت ماحرره العالم العلامة المحقق الاوحد فضلة الحاج الحافظ الشيخ خليل احمد على هذه الاسئلة الستة والعشرين هو

تمام حمد اللہ کے لیے ہے، اس نعمتوں پر اور درود وسلام سردار انبیاء سیدنا محمد ﷺ اور ان کی اولاد کرام واصحاب عظام پر امابعد! کہتا ہے بندہ حقیر محمد علی بن حسین احمد مالکی مدرس وامام مسجد حرام کہ علماء محقق یگانہ مولوی حاجی حافظ شیخ خلیل احمد نے ان چھبیس سوالوں پر جو کچھ لکھا ہے، تمام محققین کے نزدیک وہی حق ہے کہ باطل نہ اس کے آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے پس اللہ ان کو جزائے خیر دے اور ہمیں اور ان کو ہمیشہ نیک اعمال اور

الحق الذی لا یاتیه الباطل من بین یدید و لا من خلفه عند جمیع المحققین فجزاه الله تعالیٰ خیر الجزاء و وفقنا و ایاه دائما لصالح الاعمال الحمیدة وحسن الثناء امین اللهم امین!

کتبه الامام المدرس بالمسجد المکی محمد علی ابن حسین المالکی۔

حسن ثناء کی توفیق بخشے۔

آمین اللہم آمین!

لکھا محمد علی بن حسین مالکی مدرس وامام مسجد مکی نے۔

(طبع الخاتم)

خلاصہ تصادیق علماء مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً

سب سے اول امام فقہاء زمانہ ورئیس محدثین وقت، مرکز علوم عقلیہ، منبع معارف نقلیہ، قطب فلک تحقیق وتدقیق، شمس سماء الامانت والتصدیق حضرت مولانا سید احمد برزنجی شافعی سابق مفتی آستانہ نبویہ دامت فیوضہم کے رسالہ کا ملخص تین مقام سے لکھتے ہیں:

وقد كتب الفاضل العالم في اول رسالته المسمى تثقيف الكلام ما نصه:

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدلله الذی له الكمال المطلق فی ذاته وصفاته المنزه عن الحدوث وسماته الحكيم فی افعاله الصادق فی اقواله۔ عزشانه تعالیٰ جده و وجب علينا شكره و حمده و الصلوة والسلام على سيدنا ومولنا محمد الذی بعثه الله رحمة للعلمين وجعل وجوده نعمة عامة للاولين والاخرين وختم بنبوته ورسالته نبوة الانبياء و رسالة المرسلين وعلى اله واصحابه وكل من تمسك بهديه الى يوم الدين اما بعد فقد قدم علينا بالمدينة المنورة والرحاب النبوة المطهرة جناب العلامة الفاضل والمحقق الكامل احد العلماء المشهورين بالهند الشيخ خليل احمد حين

مولانا ممدوح نے شروع رسالہ میں یوں تحریر فرمایا ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف زیبا ہے اللہ کو جس کے لیے اس کی ذات وصفات میں کمال مطلق ثابت ہے منزہ ہے حدوث اور اس کی علامات سے، حکیم ہے اپنے افعال میں، سچا ہے اپنے اقوال میں، معزز ہے اس کی ثنا اور عالی ہے اس کی شان، واجب ہے ہم پر اس کا شکر اور اس کی حمد اور درود وسلام ہمارے سردار ومولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کو بھیجا اللہ نے دنیا جہان کے لیے رحمت بنا کر اور ان کا وجود بنایا تمام اگلے پچھلوں کے لیے نعمت اور ختم کیا ان کی نبوت و رسالت پر جملہ انبیاء کی نبوت اور رسولوں کی رسالت کو، اور سلام ان کی اولاد واصحاب اور تمام ان لوگوں پر جو ان کے طریقہ پر چلیں قیامت کے دن تک، امابعد ہمارے پاس تشریف لائے مدینہ منورہ اور آستانہ نبویہ میں جناب علامہ فاضل اور محقق کامل ہند کے مشہور علماء میں سے ایک مولانا شیخ خلیل احمد صاحب بہترین خلق سید الانام و

تشرف بزيارة خير الانام سيد الانام والمرسلين العظام سيدنا ومولانا محمد عليه افضل الصلوة والسلام وقدم الينا رسالة مشتملة على اجوبة اسئلة واردة اليه من بعض العلماء لكشف عن حقيقة مذهبه ومذهب معتقد مشائخه الفضلاء وطلب منى إن انظر فى تلك الاجوبة بعين الانصاف ومجانبة الانحراف عن الحق و ترك الاعتساف فجمعت ما فى هذه الورقات مما اراه اليه نظرى من التحقيقات مقتبسا لها من مشكواة ائمة الدين المتقدى بهم فى المتمسك بحبل الله المتين اجابة لمطلوبه وتلبية لمرغوبه و سميته كمال التثقيف و التقويم لعوج الأفهام عما يجب لكلام الله القديم وسبب تسميتى له بهذا الاسم ان الكلام على الاجوبة التى اجابها عن تلك الاسئلة وان كان متنوعا متعلقا باحكام شتى من الفروع و الاصول اهمها مايتعلق بوجوب الصدق فى كلام الله تعالىٰ النفسى واللفظى ولهذه الاهمية قدمت العلام على هذا

مرسلین سیدنا ومولانا محمد علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت سے مشرف ہونے کے وقت، اور ایک رسالہ پیش فرمایا جس میں ان سوالات کے جوابات تھے جو ان کے مذہب اور عقائد اور ان کے صاحب فضل مشائخ کے عقیدوں کی حقیقت وماہیت ظاہر کرنے کے لیے ان کی جانب کسی عالم کی طرف سے بھیجے گئے تھے اور شیخ ممدوح مجھ سے اس امر کے خواہاں ہوئے کہ میں ان جوابات میں نظر کروں چشم انصاف سے اور حق سے انحراف کرنے سے بچ کر اور زیادتی چھوڑ کر، پس میں نے ان کی خواہش کے موافق اور آرزو پوری کرنے کو ان اوراق میں جہاں تک میری نظر پہنچی وہ تحقیقات جمع کر دیں جن کو ان کے پیشوایان دین کے چراغ دان سے اخذ کیا ہے جن کا اقتداء کیا جاتا ہے، اللہ کی مضبوط رسی کے مضبوط تھامنے میں، اور میں نے اس کا نام کمال التثقیف والتقویم لعوج الافہام عما یجب لکلام اللہ القدیم رکھا اور اس رسالہ کے یہ نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ رسالہ میں جن سوالات کے جوابات دیئے ہیں اگرچہ قسم قسم کے اور فروع و اصول کے مختلف احکامات کے متعلق ہیں مگر سب سے زیادہ اہم وہ مسئلہ ہے جو حق تعالیٰ کے کلام نفسی ولفظی میں صدق کے ضروری ہونے سے متعلق ہے اور اسی کے اہم ہونے کی وجہ سے اس بحث پر گفتگو کو دوسرے

المبحث على الكلام على غيره من تلك الاجوبة بالله المستعان و منه التوفيق وعليه التكلان۔

جوابوں پر مقدم اور اللہ ہی سے مدد چاہی جاتی ہے اور اسی پر بھروسہ۔ اس کے بعد کلام لفظی و نفسی کی تحقیق اور اس میں صدق و کذب کی تشریح اور علماء مذہب کی تنقید واختلاف نقل فرمائے۔

وقال في وسط رسالته الشريفة في اخر المبحث الاول مانصه وبعد اطلاعك على هذا البيان الشافي وادراك له بالفهم السليم الكافي تعلم ان ماذكره الفاضل الشيخ خليل احمد في جواب الثالث والعشرين و الرابع و العشرين والخامس والعشرين كلام معروف في كثير من الكتب المعتبرة المتداولة لعلماء الكلام المتاخرين كالمواقف و المقاصد و شروح التجريد و المسايرة وغيرها ومحصل تلك الاجوبة التي ذكرها الشيخ خليل احمد موافقة علماء الكلام المذكورين في مقدورته مخالفة الوعد والوعيد والخبر الصادق لله تعالى في الكلام اللفظي المستلزمة للامكان الذاتي في ذلك عند هم مع الجزم والقطع لعدم وقوعها و هذا القدر لا يوجب كفرا ولا عنادا ولا بدعة في الدين ولا

اور اپنے رسالہ شریفہ کے وسط میں پہلی بحث کے آخر میں یوں تحریر فرماتے ہیں: اور جب اے مخاطب تو اس شافی بیان پر مطلع ہوگیا اور کافی فہم سلیم کے ذریعہ سے اس کو سمجھ لیا تو معلوم کرلے گا کہ جو کچھ فاضل شیخ خلیل احمد نے تیئیس و چوبیس و پچیسویں سوال کے جواب میں ذکر کیا ہے وہ موجود ہے بہتیرے معتبر اور متاخرین علماء کلام کی متداول کتابوں میں مثلاً مواقف اور مقاصد اور تجرید ومسائرہ وغیرہ کے شروحات میں اور خلاصہ ان جوابات کا جن کو شیخ خلیل احمد نے ذکر کیا ہے مذکورہ علماء کلام کی اس مضمون میں موافقت ہے کہ کلام لفظی میں اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور وعید اور سچی خبر کا خلاف کرنا حق تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے جو ان کے نزدیک امکان ذاتی کو مستلزم ہے مع اس امر کے جزم اور یقین کے کہ اس خلاف کا وقوع ہرگز نہ ہوگا اور اتنا کہنے سے نہ کفر لازم آتا ہے نہ عناد اور نہ دین میں بدعت اور فساد اور کیسے لازم آسکتا ہے حالانکہ تو معلوم کرچکا ہے کہ یہ مذہب بالکل موافق ہے ان کے جن کا ذکر ہم اوپر کرچکے ہیں چنانچہ تو مواقف اور اس کی شرح وغیرہ کی عبارتیں جن کو ہم نے ابھی نقل کیا ہے

فسادا کیف وقد علمت موافقة کلام العلماء الذین ذکرناهم علیه کما رایته فی کلام المواقف و شرحه الذی نقلناه قریبا فالشیخ خلیل احمد لم یخرج عن دائرة کلامهم لکن اقول مع هذا نصیحة له ولسائر علماء الهند انه ینبغی لهم عدم الخوض فی هذه المسائل الغامضة واحکامها الدقیقة التی لا یفهمها الا الواحد بعد الواحد من فحول العلماء المحققین فضلا عن غیرهم فضلا عن عوام المسلمین لانهم اذا قالوا ان مقدوریة مخالفةالوعید و الخبر الا لهی لله تعالیٰ مستلزمة لا مکان الکذب فی الکلام اللفظی المنسوب الیه تعالیٰ بالذات لا بالوقوع واشاعوا ذلك بین عامة الناس تبادرت اذهانهم الی انهم قائلون بجواز الکذب فی کلام الله تعالیٰ فحینئذ یکون شان اولئك العامة مترددا بین الامرین الاول یتلقوا ذلك بالقبول علی الوجه الذی فهموه فیقعوا فی الکفر والالحاد و الثانی ان لا یتلقوه بالقبول وینکروه غایة الانکار

دیکھ چکا ہے پس شیخ خلیل احمد ان حضرات علماء کے دائرہ سے باہر نہیں ہیں لیکن باوجود اس کے میں ان سے اور نیز تمام علماء سے بطور نصیحت کہتا ہوں کہ سب علماء کو مناسب ہے کہ ان باریک مسائل اوران دقیق احکام میں خوض نہ کیا کریں جن کو عوام تو کیا سمجھیں گے بڑے علماء میں سے بھی بجز ایک دو اخص الخواص عالم کے دوسرے عالم بھی نہیں سمجھ سکتے۔ اس لیے کہ جب وہ کہیں گے کہ اللہ کی دی ہوئی خبر اور وعید کے خلاف کرنا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے اور واقعی اس سے لازم آیا اس کلام لفظی میں جو اللہ کی طرف منسوب ہے کذب کا امکان بالذات نہ بالوقوع اوراس کو پھیلائیں گے تمام لوگوں میں تو عوام کے ذہن فوراً اسی طرف جائیں گے کہ یہ لوگ کلام خداوندی میں کذب کے جواز کے قائل ہیں پس اس وقت ان عوام کی حالت ان دو امر میں متردد ہوگی کہ یاتو جس طرح ان کی سمجھ میں آیا ہے اسی کو قبول کر کے مان لیں گے پس کفر والحاد میں گر پڑیں گے اور یا یہ کہ اس کو قبول نہ کریں گے اور پوری طرح انکار کریں گے اوراس کے قائل پر طعن وتشنیع کریں گے اوران کو کفر والحاد کی طرف نسبت کریں گے اور یہ دونوں باتیں دین میں فساد عظیم ہیں پس اس وجہ سے ان پر واجب ہے کہ ان مسائل میں خوض نہ کریں ہاں اگر کوئی سخت ضرورت ہی پیش آجائے تو مجبوری ہے کہ ایسے شخص کو مخاطب بنا کر مطلب سمجھا دیں، جو صاحب

ويشنعوا على قائله غاية التشنيع وينسبوهم الى الكفر والالحاد و كلا الامرين فساد في الدين عظيم فلاجل ذلك يجب عليهم عدم الخوض في هذه المسائل الا عند الاضطرار الشديد مع توجيه الخطاب الى ذي قلب يلقي السمع وهو شهيد و قد وفقنا الله بهداية وارشاده لسلوك السبيل التي فيها التخلص من الوقوع في هذه الخطر العظيم بالوجه الصحيح المستقيم والحمدلله رب العلمين۔

دل ہو کہ بتوجہ کان لگا کر سنے اور ہم کو اللہ نے توفیق عطا فرمائی ہے اپنے ارشاد اور ہدایت سے اس راستہ پر چلنے کی، جس میں اس بڑے خطرے میں واقع ہونے سے نجات ہے صحیح و مستقیم صورت سے اور اللہ کا شکر ہے جو پالنے والا ہے تمام جہان کا۔

وقال في اختتام رسالته الشريفة مانصه

اور فرمایا اپنے رسالہ شریفہ کے آخر میں جس کی عبارت یہ ہے:

واذاوصل بنا الكلام الى هذا المقام فنقول قولا عاملا شاملا لجميع هذه الرسالة المشتملة على ستة وعشرين جوابا التي قدمها الينا العلامة الفاضل الشيخ خليل احمد للنظر فيها و تامل ما فيها من الاحكام ان لم نجد فيها قولا يوجب الكفر و الابتداع ولا ما ينتقد عليه انتقادا ما الا هذه المواضع الثلاثة التي ذكرناها وليس فيها ما يوجب الكفر و الابتداع ايضا كما

اور جب اس مقام تک تقریر پہنچ چکی تو اب ایک قول عام بیان کرتے ہیں جو اس تمام رسالہ کے ان چھبیس جوابات پر مشتمل ہے جس کو علامہ فاضل شیخ خلیل احمد نے اس میں نظر کرنے اور اس کے احکامات میں غور کرنے کے لیے ہمارے سامنے کیا ہے کہ واقعی ہم نے ایک بات بھی اس میں ایسی نہیں پائی جس سے کفر یا بدعتی ہونا لازم آئے بلکہ ان تین مسائل کے علاوہ جن کو ہم نے ذکر کیا ہے کوئی مسئلہ بھی ایسا نہیں جس پر کوئی باریک بینی

علمت ذلك من كلامنا فيها ومن المعلوم انه لا يسلم كل عالم الف كتابا من العثرات فی بعض المواضع من كلامه فقد ما قيل من الف فقد استهدف وقال الامام مالك رضی الله تعالیٰ عنه مامنا الا راد و مردود عليه الا صاحب هذا القبر الكريم يعنی قبره صلی الله عليه وسلم وحسبی الله وكفی والحمد رب العلمين۔ ثم جمعها و كتابتها فی اليوم الثانی من شهر ربيع الاول عام الف وثلاثما ئة و تسع وعشرين من الهجرة النبوية علی صاحبها افضل الصلوة وازكی التحية۔

اور کسی انتقاد کی گنجائش ہو اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ کوئی عالم جو کتاب تصنیف کرے اپنی تحریر میں کسی مقام پر لغزش کھا جانے سے سالم نہیں رہ سکتا چنانچہ یہ مثل مشہور ہے قدیم سے کہ جو مؤلف بنا وہ نشانہ بنا اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ ہم میں کوئی بھی ایسا نہیں جس نے دوسرے پر رد نہ کیا ہو یا جس پر رد نہ ہوا ہو، بجز اس بزرگ قبر والے یعنی سیدنا محمد ﷺ کے اور ہم کو اللہ کافی و وافی ہے اور سب تعریف اللہ کو جو رب ہے تمام عالم کا۔ ختم ہوئی اس رسالہ کی ترتیب و کتابت دوسری ماہ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ کو۔

شیخ ممدوح کے اس رسالہ پر جو بہ تمامہا علیحدہ طبع ہو چکا ہے اور اس مختصر رسالہ میں جس کا مقصود اجوبہ مذکورہ پر تقریظ وتنقید کرنے والے اصحاب کی عبارت ومواہیر کا نقل کرنا ہے اس رسالہ کے اول وآخر ووسط تین مقامات لکھ دیئے گئے ہیں۔ مفصلہ ذیل علماء کی مواہیر ثبت ہیں:

صورة ماكتبه على اصل الرسالة حضرة شيخ العلماء الكرام وسند الاصفياء العظام محى السنة الغراء وعضد الملة البيضاء رئيس السادة العظام ومقدام الفضلاء الفخام جناب الشيخ احمد بن محمد خير الشنقيطى المالكى المدنى لازالت بحار فيضه زاخرة امين۔

نقل تقریظ جس کو اصل رسالہ اجوبہ پر تحریر فرمایا حضرت شیخ علماء کرام اور سند اصفیاء عظام روشن سنت کے زندہ کرنے والے اور شفاف ملت کے بازو سرداران باعظمت کے مقتداء اور جلالت مآب، صاحبان فضل کے پیشوا جناب شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی مالکی مدنی نے، سدا ان کے فیضان کے سمندر موجزن رہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لمستحقه والصلوة والسلام على افضل خلقه اما بعد لما اطلعت على رسالة الاستاذ المحقق والحبر المدقق الشيخ خليل احمد لازال مشمولا بتوفيق الملك الصمد وملحوظا بعناية الواحد الاحد وجدت ما فيها موافقا لمذهب اهل السنة كله ولم يبق للتكلم مجالا الا فى مسئلة القيام عند ذكر مولده الشريف والاحوال التى تعرض لذلك والحق كما اشار اليه الشيخ بل صرح ببعضه ان المولد الشريف ان كان سالما مما يعرض له من

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد اس ذات کو جو اس کا مستحق ہے اور درود و سلام بہترین مخلوق پر، اس کے بعد واضح ہو کہ میں نے صاحب تحقیق استاذ اور صاحب تدقیق علامہ شیخ خلیل احمد کے رسالہ کا مطالعہ کیا بے نیاز شاہنشاہ کی توفیق سدا ان کے شامل حال رہے اور یکتا و یگانہ خدا کی عنایت ان پر دائم رہے جو کچھ اس میں ہے بالکل مذہب اہل سنت کے موافق پایا اور کسی مسئلہ میں گفتگو کی گنجائش نہ پائی بجز ذکر مولود شریف کے وقت مسئلہ قیام اور ان حالات میں جن سے تعرض کیا ہے اور حق وہ ہے جیسا کہ شیخ نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا بلکہ بعض کی تصریح بھی کر دی ہے کہ مولود شریف اگر عارضی نامشروع باتوں سے سالم ہو تو وہ فعل مستحب اور شرعاً پسندیدہ ہے

المنكرات فهو أمر مستحب محمود
شرعا كما هو المعروف عند اكابر
العلماء جيلا بعدجيل و قرنا بعد قرن
ان لم يسلم من المنكرات كما
ذكره الاستاذ أنه يقع في الهند مثلا و
أما في غير الهند بالنادر وقوعه بل لا
نسمع بشيء مما ذكر انه يقع في
الهندواقع في غيره فيمنع من جهة
ماعرض له والحاصل ان العلة تدور
مع المعلول وجودا و عدما فحيث
وجد المنكر لزم ترك الوسيلة اليه
وحيث عدم استحب اظهار ما هو من
شعائر المسلمين وفي مسئلة السوال
الثاني والعشرين ان من اعتقد قدوم
روحه الشريف من عالم الارواح الى
عالم الشهادة الخ اما قدوم روحه
عليه الصلوٰة والسلام في بعض
الاحيان لبعض الخواص امر غير
مستبعد و معتقد هذا القدر لا يعد
مخطئالكونه امرا ممكنا فهو صلى
الله عليه وسلم حي في قبره الشريف
يتصرف في الكون باذن الله تعالیٰ

چنانچہ مدت سے اکابر علماء کے نزدیک معروف
ہے اور اگر مولود منکرات سے سالم نہ ہو جیسا کہ
استاذ نے ذکر فرمایا ہے کہ ہند میں عموماً ایسا ہی ہوتا
ہے اور ہند کے علاوہ دوسری جگہ شاذ و نادر ایسا ہوتا
ہوگا بلکہ وہ باتیں جن کا ہند میں واقع ہونا بیان کیا
گیا ہے دوسری جگہ ہم نے واقع ہوتے بھی نہیں
سنا تو اس پیش آ جانے والی وجہ سے ایسی مجلس مولود
سے ضرور منع کیا جائے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ وجود
اور عدم معلول کا مدار علت پر ہوگا کہ جہاں مولود
میں کوئی امر نامشروع پایا جائے گا، وہاں اس شے
کا چھوڑنا بھی ضرور ہوگا جو اس نامشروع کا وسیلہ
ہے اور جہاں کوئی امر ناجائز نہ ہو وہاں اس ذکر کا
جو مسلمانوں کا شعار ہے ظاہر کرنا مستحب ہوگا اور
بائیسویں سوال کا یہ مسئلہ کہ جو شخص معتقد ہو جناب
رسول اللہ ﷺ کی روح مبارک کے عالم
ارواح سے دنیا میں تشریف لانے کا الخ پس
خواص میں سے کسی بزرگ کے لیے کسی خاص
روح پر فتوح کے تشریف لانے میں تو کچھ استبعاد
نہیں کیونکہ ایسا ہوسکتا ہے اور اتنی بات کا عقیدہ
رکھنے والا برسر غلطی بھی نہ سمجھا جائے گا کیونکہ
حضرت ﷺ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں باذن
خداوندی کون میں جو چاہتے ہیں تصرف فرماتے

كيف شاء لكن لا بمعنى كونه صلى الله عليه وسلم مالكا للنفع والضرر فانه لا نافع ولا ضار الا الله تعالىٰ قال تعالىٰ قل لا املک لنفسی نفعا و لاضرا الا ماشاء الله و اما اعتقاد تجدد الولادة فلايتصور من ذی عقل تام و اما قول الاستاذ فهومخطی متشبه بفعل المجوس فكان ينبغی للاستاذ عبارة هو اليق من هذه لكونه حاكما لهم بالاسلام كان يقول فيه بعض شبه مثلاً والله تعالىٰ اعلم وفی مسئلة الكلام فی الفصل الخامس والعشرين اقول المسئلة الخلاف فيها مشهورو ينبغی عدم الخوض مع اهل البدع فی مثلها واما الاستاذ فهو ناقل من كلام اهل السنة لا محالة وحيث كان ناقلا من كلام اهل السنة بای حال كان علی هدی قال فی الوسيلة وكل رای لاتباع السلف ادی من المجمع والمختلف فيه فمن يراه لاضلالا الالف الاشياع فيما يراه لا ولا اضلالا وكل ماجمع اهل

ہیں مگر نہ بایں معنی کہ حضرت نفع اور نقصان کے مالک ہیں کیونکہ نفع اور ضرر پہنچانے والا بجز اللہ کے کوئی نہیں چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ کہہ دو اے محمد! میں مالک نہیں اپنے نفس کے لیے بھی نفع کا اور نہ نقصان کا، مگر جو کچھ اللہ چاہے۔ اب رہا پیدائش کے ازسرنو ہونے کا عقیدہ، سو کسی پورے عقل والے سے اس کا احتمال بھی نہیں ہوتا۔ ہاں استاذ کا یہ فرمانا کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا خطاوار اور مجوس کے فعل سے مشابہت کرنے والا ہے، سو استاذ کو زیبا تھا کہ کوئی اور عبارت اس سے بہتر ہوتی جو ان پر اسلام کا حکم قائم رکھتی۔ مثلاً یوں فرماتے کہ اس میں کچھ مشابہت ہے واللہ اعلم۔ پچیسویں سوال میں کلام کے مسئلہ کے متعلق میں کہتا ہوں کہ اس مسئلہ میں اختلاف مشہور ہے اور مناسب ہے کہ ایسے مسئلوں میں بدعتیوں کے ساتھ گفتگو اور خوض نہ کیا جائے اور استاذ یقیناً اہل سنت کا کلام نقل کر رہے ہیں اور جب کلام اہل السنہ کے ناقل ہوئے تو بہرحال ہدایت پر ہوئے۔ اسی وسیلہ میں مسطور ہے ہر وہ رائے جو سلف کے اتباع میں ہو، مسئلہ اتفاقیہ میں یا اختلافیہ میں، تو اس رائے کو کون شخص گمراہی کہہ سکتا ہے نہیں ہرگز نہیں، نہ وہ ضلال ہے اور نہ اضلال، البتہ ہر وہ

السنة على خلافه فكالاسنة يهلك اما يعسل الانسان فيه و ان زينه الشيطان فحيث كان دائرا بين الاشاعرة والماتريدية فهو على ملة الحق قال في الواضح المبين واعلم بان الملة المرضية. هي التي عليها الاشعرية. والماتريدية اذ هي التي. اتى بها احمد هادى الامة ومن يجد عنها يكن مبتدعا. فنعم من كان لها متبعا.

كتبه خادم العلم بالحرم النبوى احمد بن محمد خير الشنقيطي عفا الله عنه.

(احمد ابن محمد الشنقيطي)

مسئلہ جس کے خلاف پر اہل سنت کا اجماع ہو نیزوں کی طرح مہلک ہے اگر انسان اس میں خوض کرے اگرچہ شیطان اس کو آراستہ بنادے۔ پس جب یہ مسئلہ اشاعرہ اور ماتریدیہ کے درمیان دائر ہے تو مذہب حق ہوا چنانچہ واضح مبین میں مذکور ہے کہ جان لے اے مخاطب پسندیدہ طریقہ وہی ہے جس پر اشعریہ اور ماتریدیہ یا ماتریدیہ ہوں کیونکہ وہی ہے جس کو راہبر طریقت سیدنا محمد ﷺ لائے اور جو اس سے منحرف ہو وہ بدعتی ہے پس کیا اچھا ہے وہ شخص جو طریقہ مذکور کا متبع ہو لکھا حرم نبوی میں علم کے خادم، احمد بن محمد خیر شنقیطی عفا اللہ عنہ نے۔ (مہر)

خلاصه التصديقات لسادة العلماء بمصرو الجامع الازهر

صورة ماكتبه حضرة امام الفضلاء الكاملين ومقدام الفقهاء العارفين سند العلماء المتقين وسيد الحكماء المتقين حجة الله على العلمين ظل الله على المؤمنين نور الاسلام والمسلمين مخزن حكم رب العلمين حضرة الشيخ سليم البشرى شيخ العلماء بالجامع الازهر الشريف متع الله المسلمين بطول بقائه امين!

نقل تقریظ کی جو تحریر فرمائی فضلاء کاملین کے امام اور فقہاء کے پیشوا اور علماء متقین میں مستند اور حکماء متقین کے سردار، اہل دنیا پر اللہ کی حجت اور مومنین پر سایہ خداوندی، اسلام اور مسلمانوں کے نور اور رب العالمین کی حکمتوں کے مخزن، حضرت شیخ سلیم بشری جامع ازہر شریف کے شیخ العلماء نے، بہرہ یاب فرمائے اللہ مسلمانوں کو ان کی بقاء طویل فرما کر، آمین!

الحمدلله وحده. و الصلوة والسلام على من لانبى بعده. اما بعد فقد اطلعت على هذه الرسالة الجليلة فوجدتها مشتملة على العقائد الصحيحة وهى عقائد اهل السنة والجماعة غير ان انكار الوقوف عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم والتشنيع على فاعل ذلک بتشبيه بالمجوس او بالروافض ليس على ماينبغى لان كثيرا من الائمة استحسن الوقوف المذكور بقصد الاجلال والتعظيم للنبى صلى الله عليه وسلم وذلک امر لا محذور فيه. والله اعلم.

شيخ الجامع الازهر

سب تعریف اللہ یگانہ کے لیے اور درود وسلام اس ذات پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔ میں اس باعظمت رسالہ پر مطلع ہوا۔ پس میں نے اس کو صحیح عقیدوں پر مشتمل پایا اور یہی عقائد ہیں اہل السنۃ والجماعت کے البتہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ذکر ولادت کے وقت قیام کا انکار اور اس کے کرنے والے پر مجوس یا روافض سے مشابہت دے کر تشنیع مناسب نہیں معلوم ہوتی کیونکہ بہت ائمہ نے قیام مذکور کو جناب رسول اللہ ﷺ کی جلالت وعظمت کی شان کے ارادہ سے مستحسن سمجھا ہے اور یہ ایسا فعل ہے جس کی ذات میں کوئی خرابی نہیں۔

سلیم بشریٰ شیخ الجامع ازہر۔ (مہر)

لکھا اس کو محمد ابراہیم قایاتی نے ازہر میں (مہر)

لکھا اس کو سلیمان عبد نے ازہر میں۔ (مہر)

خلاصة التصديقات لسادة العلماء بدمشق الشام

خلاصہ تصادیق علمائے دمشق الشام

صورة ماكتبه التحرير الفاضل والعلامة الكامل شمس العلماء الشاميين وبدر الفضلاء الحنفيين مفخر الفقهاء والمحدثين ملاذ الادباء والمفسرين جامع الفضائل كابرا عن كابر حضرة مولانا السيد محمد ابو الخير الشهير بابن عابدين بن العلامة احمد بن عبدالغني بن عمر عابدين الحسيني النقشبندی الدمشقي متع الله المسلمين بطول بقائه امين. وهو من احفاد العلامة ابن عابدين صاحب الفتاوى الشامية رحمة الله تعالیٰ.

نقل تقریظ جو تحریر فرمائی، فاضل تحریر علامہ کامل علماء شام کے آفتاب اور فضلاء احناف کے ماہتاب، فقہاء محدثین کے مایہ فخر ادباء ومفسرین کے پشت پناہ جامع فضائل آباء واجداد سے حضرت مولانا سید محمد ابوالخیر معروف بہ ابن عابدین خلف علامہ احمد بن عبدالغنی ابن عمر عابدین حسینی نقشبندی دمشقی۔ اللہ ان کی درازی عمر سے مسلمانوں کو متمتع فرمائے اور وہ نواسہ ہیں علامہ ابن عابدین کے جو مصنف تھے فتاوی شامی کے، رحمۃ اللہ علیہ!

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد فقد اطلعنى المولى الفاضل المكرم المحترم على هذه الرسالة فوجدتها مشتملة على التحقيق الذى هو بالقبول حقيق ولقد اتى مولفها حفظه الله بالعجب العجاب ماهو معتقد اهل السنة والجماعة بلا ارتياب مما يدل على فضله وسعته اطلاعه فلا زال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اللہ کو، اور سلام اس کے برگزیدہ بندوں پر مولوی فاضل مکرم محترم نے یہ رسالہ مجھے دکھایا، پس میں نے اس کو مشتمل پایا اس تحقیق پر جو قبول کرنے کے قابل ہے اور اس کے مؤلف نے، حق تعالیٰ ان کو محفوظ رکھے، عجیب تحریر لکھی جو بلا شک اہل السنہ والجماعت کا عقیدہ ہے اور جو دلالت کر رہا ہے مصنف کے وسعت معلومات پر۔ پس وہ ہمیشہ مشکلوں کے کھولنے والے اور

كشافا للمشكلات حلالا للمعضلات جزاه الله الجزاء الاوفى في هذه الدنيا و في الاخرى حرره على عجل الفقير اليه تعالىٰ خادم العلماء ابو الخير محمد بن العلامة احمد بن عبدالغنى ابن عمر عابدين الحسينى نسباً الدمشقى بلدا عفا الله عنه بمنه و كرمه.

دشواریوں کے حل کرنے والے، اللہ ان کو پوری جزاء عطا فرمائے اس دنیا میں اور آخرت میں۔ عجلت میں لکھا محتاج رب خادم العلماء ابوالخیر محمد بن علامہ احمد بن عبدالغنی ابن عمر عابدین نے جو بروئے نسب حسینی ہیں اور وطن دمشق اللہ اپنے لطف وکرم سے ان کو بخشے۔

(مہر)

صورة ماكتبه الفاضل الجليل الامام النبيل رئيس الفضلاء وسند الكملاء محقق عصره ومدقق دهره وحيد الزمان صفى الدوران جناب الشيخ مصطفى بن احمد الشطى الحنبلى لازال مغمورا فى رضوان الملك العلام امين!

نقل تقریظ جس کو تحریر فرمایا جلیل الشان فاضل سردار فضلاء سند کملاء امام عاقل محقق وقت مدقق زمانہ یکتائے زمان برگزیدۂ دوران جناب شیخ مصطفیٰ بن احمد شطی حنبلی نے سدا شاہنشاہ علام کی رضا میں غرق رہیں۔ آمین!

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدلله الاول بلا بداية والاخر بلا نهاية فسبحانه من اله تفضل على هذه الامة المحمدية بفضائل لا تحصى وخصهم بخصائص لا تستقصى سيما و قد جعل منهم علماء ونبلاء فضلاء وانار قلوبهم بنور معرفته وجعل منهم اولياء وورثة الخاتم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو اول ہے بلا ابتداء کے اور آخر ہے بلا انتہاء کے، پس پاک ہے وہ معبود جس نے فضیلت بخشی اس امت محمدیہ کو بے شمار فضائل سے اور خاص فرمایا لا انتہا خصوصیتوں سے خصوصاً اس نعمت سے ان میں علماء کملاء اور فضلاء اور ان کے دلوں کو روشن فرمایا اپنی معرفت کے نور سے اور بنائے ان میں اولیاء اور خاتم

الرسل علیه الصلوٰة والسلام ولسائر الانبیاء و ان ممن یرجی انه یکون منهم الشیخ حضرة العالم الفاضل و النبیه الاریب الکامل مؤلف هذه الرسالة المشتملة علی مسائل شرعیة وابحاث شریفة علمیة نشر للرد علی فرقة الوهابیة فی بعض مسائل علی مذهب السادة الحنبلیة والرد ان شاء الله فی محله فجزا الله تعالیٰ هذا المؤلف عن سعید خیرا و قابله باحسانه و وفقنا وایاه لما یحب ربنا تعالیٰ و یرضی کما انی اومل منه الدعاء لی ولاولادی ومشائخی وللمسلمین فی ظهر الغیب و جمعنا وایاه علی التقوی بجاه خاتم المرسلین صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعلی اله وصحبه اجمعین امین یارب العلمین.

کتبه الفقیر مصطفی بن احمد الشطی الحنبلی بدمشق الشام.

الرسل علیہ وعلی سائر الانبیاء الصلوٰۃ والسلام کے وارث اور امید کی جاتی ہے کہ انہیں خاصان خدا میں سے عالم، فاضل فہیم، عقیل، کامل اس رسالہ کے مؤلف بھی ہیں جو چند شرعی مسئلوں اور شریف علمی بحثوں پر مشتمل ہے۔ وہابی فرقہ کی تردید کے لیے علماء حنبلی کے مذہب کے موافق بعض مسائل میں اور یہ رد انشاء اللہ اپنے موقع پر ہے۔ پس اللہ بہتر جزا دے ان مؤلف کو ان کی سعی کی اور ان پر احسان فرمائے اور ہم کو اور ان کو ایسے اعمال کی توفیق بخشے جو ہمارے رب کو محبوب و پسندیدہ ہوں اور میں امیدوار ہوں مصنف سے غائبانہ دعا کا اپنے لیے اور اپنی اولاد اور مشائخ اور تمام مسلمانوں کے لیے۔ اللہ ہم کو اور ان کو جمع فرمائے تقویٰ پر بجاہ ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین آمین یارب العالمین، لکھا اس کو فقیر مصطفیٰ احمد شطی حنبلی نے دمشق الشام میں۔

صورة ماكتبه صاحب المناقب العلية والمفاخر البهية ذی الرای الصائب والفهم الثاقب جامع التحقيق و التدقيق معلم الحق و التصديق حضرة الشيخ محمود رشيد العطار لازال فی نعم الملک الغفار التلميذ الرشيد للشيخ بدر الدين المحدث الشامي دامت بر کاته امين!

نقل تقریظ جس کو لکھا بلند منقبتوں اور چمکتے مفاخر والے، درست رائے، روشن فہم والے جامع تحقیق وتدقیق، حق اور تصدیق کی تعلیم دینے والے حضرت شیخ محمود رشید عطار نے، سدا بخشش والے شاہنشاہ کی نعمتوں میں رہیں جو شاگرد رشید ہیں شیخ بدرالدین محدث شامی دامت برکاتہ کے۔

الحمد لله الذی اقام لنصرة دينه من اختاره و وفقه وجعل كلامهم سهاما صائبة في افئدة من زاغ عن الحق وفرقه والصلوة والسلام علی من هو الوسيلة العظمى لنيل كل فضيلة الغاية القصوى لوصول المراتب الجليلة و علی اله واصحابه و اتباعه واحزابه لاسيما من ذب عن الدين المحمدی كل جهول وهابی معتدی اما بعد فانی وقفت علی هذا المؤلف الجليل فوجدته سفرا حافلا لكل دقيق وجليل من الرد علی الفرقة المبتدعة الوهابية اكثر الله تعالیٰ من امثال مؤلفه و اعانه بعناية الربانية كيف لا والكلام من هذا الموضع من اهم مايعتنی به في الوصول والفروع

سب تعریف اللہ کے لیے جس نے کھڑا کیا اپنے دین کی مدد کے لیے جس کو منتخب فرمایا اور توفیق بخشی اور اس کے کلام کو بنادیا تیر پہنچنے والے ان کے کلیجوں میں جو حق سے پھرے اور علیحدہ ہوئے اور درود وسلام اس ذات پر جو بڑا وسیلہ ہے ہر فضیلت کے حاصل کرنے کو اور منتہائے مراد ہے مراتب جلیلہ تک پہنچنے کو ان کی اولاد واصحاب اور تابعین وجماعت پر خصوصاً ان پر جنہوں نے دین محمدی سے ہر جاہل وہابی معتدی کو دفع کیا۔ اما بعد پس میں مطلع ہوا اس تالیف جلیل پر پس پایا اس کو جامع ہر باریک وباعظمت مضمون کا جس میں رد ہے بدعتی وہابیوں کے گروہ پر، مؤلف جیسے علماء کو حق تعالیٰ زیادہ کرے اور ان کی مدد فرمائے عنایت ربانیہ سے کیوں نہ ہو اس مضمون میں گفتگو کرنا اصول وفروع کے قابل توجہ مسائل میں اہم و ضروری ہے پس اللہ جزاء دے اس کے مؤلف کو

فجزا الله مؤلفه العالم الفاضل و الانسان الکامل افضل ماجوزی عامل علی عمله وسقاه الله من الرحیق علله ونهله ونرجومنه الدعاء بحسن الخاتمة والتوفیق لما فیه النجاة فی الاخرة کتبه الفقیر الی الله تعالیٰ[1].

محمود بن
رشید
العطار

جو عالم فاضل اور انسان کامل ہیں بہترین جزا جو عمل کنندہ کو اس کے عمل پر ملا کرتی ہے اور ان کو شراب جنت سے سیراب کرے بار بار اور ہم امیدوار ہیں ان سے دعاء حسن خاتمہ کی اور ان اعمال کی توفیق کہ جس میں نجات اخروی حاصل ہو۔

لکھا اس کو فقیر محمود بن رشید عطار نے۔

صورة ماکتبه النحریر العلام رئیس الفضلاء الاعلام حضرة الشیخ محمد البوشی الحموی تغمده الله بکرمه البهی.

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمدلله رب العلمین القائل کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنکر و لصلوة والسلام علی اشرف خلقه وخاصته من انبیائه القائل لا تزال طائفة من امتی ظاهرین حتی یاتیهم امر الله وهم ظاهرون وعلی اله واصحابه القائمین بنصرة الدین فی الحرب والسلم وسلم تسلیما کثیرا الیٰ یوم الدین ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا وهب لنا من لدنک رحمة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اللہ رب العلمین کو جس نے ارشاد فرمایا کہ (اے امت محمدیہ) تم سب سے بہتر امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہو کہ حکم کرتے ہو نیکی کا اور منع کرتے ہو برائی سے اور درود وسلام بہترین مخلوقات اور برگزیدہ پیغمبراں پر جس کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت میں سے غالب رہے گا، یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی ہوں گے اور ان کی اولاد و اصحاب پر جو دین کی مدد پر قائم رہے جنگ و صلح میں اور سلام نازل ہو بکثرت روز قیامت تک۔ اے ہمارے رب کج نہ فرما ہمارے دلوں کو اس کے بعد کہ ہم کو ہدایت دے چکا اور عطا فرما ہم کو

انک انت الوهاب اما بعد فاقول قد اطلعت علی هذه الاسئلة و اجوبتها للعلامة الفاضل والجهبذ الکامل فرید عصره و وحیده الهمام القمقام شیخی واستاذی و عمدتی وملاذی مولانا المولوی الشهیر بخلیل احمد فوجدتها لما علیه السواد الاعظم من اهل السنة والجماعة ولما علیه مشائخنا الاعلام والسادة الفحام سقی الله روحهم صوب الرحمة والغفران فجزی الله ذلک الفاضل عن السنة خیر الجزاء والسلام قاله بفمه ونطقه بلسانه و رقم ببنانه الفقیر الحقیر ذی العجزوالتقصیر محمد البوشی الحموی الازهری المدرس و الامام فی الجامع الشهیر بجامع المدفن بحماة الشام.

اپنے پاس سے رحمت بے شک تو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ میں ان سوالات پر مطلع ہوا جن کو تحریر فرمایا ہے، زبردست عالم صاحب فضل اور سردار کامل یکتا ئے زمانہ اور یگانہ وقت پیشوا بحر مواج میرے شیخ اور میرے استاذ اور معتمد اور پشت پناہ مولانا مولوی خلیل احمد صاحب نے پس میں نے پایا ان کو اس کے موافق جس پر باعظمت گروہ یعنی اہل السنۃ والجماعۃ ہیں اور اس کے مطابق جس پر ہمارے مشائخ اعلام اور سرداران عظام ہیں حق تعالیٰ ان کی ارواح کو رحمت ومغفرت کی بارش سے سیراب کرے پس اللہ جزا دے ان فاضل مؤلف کو سنت کی طرف سے بہتر جزاء۔ والسلام کہا اپنے ذہن سے اور ظاہر کیا زبان سے اور لکھا قلم سے فقیر حقیر محمد بوشی سند یافتہ جامع ازہر مدرس وامام جامع مدفن واقع شہر حماۃ ملک شام نے۔

صورة ماکتبه الامام الابجل والهمام الاکمل حضرة الشیخ محمد سعید الحموی غطاه الله بلطفه الخفی والجلی.

الحمد لله الواحد فلا یحجد الاحد الذی فی سرمدیته توحد الفرد الذی فی ربوبیته تفرد والصلوٰة والسلام علی سیدنا محمد الممجد وعلی اله

سب تعریف اللہ احد کو جس کا انکار نہیں ہوسکتا، یکتا کہ اپنی بقا میں یگانہ ہے فرد کہ اپنی ربوبیت میں لا شریک ہے اور درود وسلام سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی اولاد واصحاب پر جنہوں نے جہاد

واصحابه الذين جاهد وامع من تمرد اما بعد فاني لما سرحت نظری فی الرسالة المنسوبة للعالم الفاضل والامام الكامل مولانا خليل احمد وجدتها مطابقة لاعتقادنا واعتقاد مشائخنا فالله يجزيه الجزاء الا وفي ويحشرنا و اياه تحت لواء المصطفى امين.

کیا ہر اس شخص سے جس نے شرارت کی، امابعد، میں نے جب نظر ڈالی اس رسالہ میں جو منسوب ہے عالم فاضل امام کامل مولانا خلیل احمد صاحب کی طرف تو اس کو پایا مطابق اپنے اعتقاد اور اپنے مشائخ کے اعتقاد کے۔ پس اللہ جزا دے ان کو پوری جزا اور ہم کو اور ان کو جمع فرمائے مصطفی ﷺ کے جھنڈے کے نیچے آمین!

(محمد سعيد)

صورة ماكتبه البارع النبيل الفاضل الجليل صاحب الكمال حضرة الشيخ علی بن محمد الدلال الحموی لازال معمورا بالا فضال

الحمد لله الذى وقانا من الاهواء والبلاع والضلالات. ووفقنا لاتباع سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم صاحب المعجزات الباهرات وثبتنا على ما كان عليه هو و اصحابه الكرام (امابعد) فاني لم اعثر في هذه الرسالة المنسوبة للعلامة الفاضل مولانا خليل احمد الاعلى مايوافق اعتقادنا واعتقاد مشائخنا رحمهم الله تعالىٰ من معتقدات اهل السنة والجماعة فجزاه الله تعالىٰ خير الجزاء وحشرنا و اياه معهم في زمرة سيد الانبياء والحمد لله رب العلمين خادم العلماء علی بن محمد الدلال الحموی عفی عنه.

سب تعریف اللہ کے لیے جس نے ہم کو محفوظ رکھا ہوائے نفسانی و بدعات اور گمراہیوں سے اور ہم کو توفیق بخشی سیدنا محمد ﷺ کے اتباع کی جو روشن معجزوں والے ہیں اور ہم کو ثابت قدم رکھا اس طریقہ پر جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ تھے۔ امابعد میں نے کوئی بات اس رسالہ میں جو منسوب ہے علامہ فاضل مولانا خلیل احمد صاحب کی طرف، ایسی نہیں پائی جو موافق نہ ہو اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدوں میں ہمارے اعتقاد اور ہمارے مشائخ کے اعتقاد کے۔ پس اللہ ان کو جزاء دے اور ہم کو اور ان کو اہل السنت کے ساتھ سیدالانبیاء کے زمرہ میں محشور فرمائے والحمد للہ رب العلمین خادم العلماء علی بن محمد دلال۔

صورة ماكتبه الاديب الكامل والحبر الفاضل الامام الرباني
حضرة الشيخ محمد اديب الحوراني متع الله بعلمه القاصي والداني.

الحمد لله على ما نعم وعلمنا مالم نكن نعلم والصلوة والسلام على افصح من نطق بالضادو افحم بباهر حجته كل من عاند و حاد عن طريقة الرشاد سيدنا محمد الذى جاء بالحق المبين ومحا ببراهينه القاطعة شبه الضالين المضلين وعلى اله و اصحابه المتمسكين بسنة المتادبين باداب شريعته (وبعد) فقد اطلعت على هذه الاجوبة الظاهرة والعقود الفاخرة فوجدتها مخالفة لمعتقد المبتدعين المارقين جزى الله مؤلفه كل خير واكثر من امثاله و ايده فى اقواله وافعاله. امين!

الراجي نيل الرباني محمد اديب الحوراني المدرس فى جامع السلطانة بحماة.

طبع الخاتم

اللہ کے لیے حمد ہے ان نعمتوں پر جو اس نے دی اور ہم کو سکھایا جو ہم جانتے نہ تھے اور درود وسلام اس ذات پر ضاد بولنے میں سب سے زیادہ فصیح ہیں اور معاند ومنحرف کو اور اس کو جو ان کی راہ رشد سے پھرا با ظہار دلیل سب سے زیادہ چپ کرانے والے ہیں یعنی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کھلا ہوا حق لے کر آئے اور اپنے دلائل قاطعہ سے گمراہوں گمراہ کنندوں کے شبہات مٹائے اور ان کی اولاد واصحاب پر جنہوں نے آپ کا طریقہ مضبوط پکڑا اور آداب شریعت کے عامل بنے ہیں ان کھلے جوابوں اور فخر کے لائق ہاروں پر مطلع ہوا تو ان کو موافق پایا اس طریقے کے جس پر سنت اور دین والے ہیں اور مخالف پایا بددین بدعتیوں کے عقیدہ کے۔ اللہ صلہ دے اس کے مؤلف کو ہر قسم کی بھلائی کا اور زیادہ کرے ان جیسے علماء اور ان کی تائید فرمائے ان کے اقوال و افعال میں آمین۔ امیدوار عطاء ربانی محمد ادیب حورانی مدرس جامع مسجد سلطانہ حماۃ ملک شام۔ (مہر)

صورة ما كتبه صاحب الفضل الباهر و العلم الزاهر
حضرة الشيخ عبدالقادر لازال ممد وحامن الاصاغر والا كابر.

قد اطلعنا على رسالة الفاضل الشيخ خليل احمد المشتملة على الاسئلة

ہم مطلع ہوئے صاحب فضل شیخ مولانا خلیل احمد کے اس رسالہ پر جو مشتمل ہے چند سوالات و

والاجوبة بخصوص العقائد وشد الرحال لزيارة سيد المرسلين فوجدناها موافقة لعقائدنا اهل السنة والجماعة خالية عن الخلل ما عليها رد من جهة بذلک فنشکر فضل الاستاذ المذکور کتبه الفقیر الیه تعالیٰ عبدالقادر لبابیدی.

جوابات اور خاص عقیدوں اور زیارت سرور عالم ﷺ کے لیے سفر کرنے پر، پس ہم نے ان کو پایا موافق عقائد اہل سنت والجماعت کے بالکل خالی خلل سے جس پر کسی طرح کسی قسم کا رد نہیں ہوسکتا۔ پس ہم استاد مذکور کی فضیلت کے شکر گزار ہیں۔ لکھا فقیر عبدالقادر نے۔

صورة ماكتبه العلامة الوحيد الدر الفريد حضرة الشيخ محمد سعيد من الله عليه باحسانه المديد وكرمه المجيد.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله نحمده و نستعينه و نشهدبه ونستغفره واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريک له. واشهد ان سيدنا محمدا عبده ورسوله ارسله الله رحمة للعلمين بشيرا ونذيرا وسراجا منيرا صلى الله عليه وعلى اله واصحابه نجوم الاهتداء وائمة الاقتداء وسلم تسليما كثيرا. اما بعد فقد اطلعت على هذه الأجوبة الجليلة التي كتبها العالم الفاضل الشيخ خليل احمد فرأيتها مطابقة لما عليه السواد الاعظم من علماء المسلمين وائمة الدين من الاعتقاد الحق والقول الصدق وهي جديرة بان تنشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اللہ کو، ہم اس کی حمد کرتے اور اس سے مدد چاہتے اور اس کا دل سے اقرار کرتے اور اس سے استغفار کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ یکتا لاشریک اور گواہی دیتے ہیں کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں جن کو اللہ نے بھیجا جہان بھر کے لیے رحمت بنا کر مژدہ سنانے والا ڈرانے والا روشن چراغ، اللہ کی رحمت ہو ان پر اور ان کی اولاد واصحاب پر جو ہدایت کے تارے اور اقتداء کے امام ہیں اور سلام ہو بکثرت۔ میں مطلع ہوا، ان بزرگ جوابات پر جن کو لکھا ہے عالم فاضل شیخ خلیل احمد نے پس میں نے ان کو پایا مطابق اس اعتقاد برحق اور سچے قول کے جس پر علماء مسلمین و پیشوایان دین کا گروہ اعظم ہے اور یہ جوابات اس

بین المسلمین وتعلم لسائر المومنین فجزی الله مولفها الخیر و وقاه الاذی و الضیروها انا قد اجریت قلمی بالتصدیق علیها ولا حول ولا قوة الا بالله العظیم.

۱۷ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ

کتبه الفقیر الیه تعالیٰ محمد سعید

طبع الخاتم

لائق ہیں کہ ان کو پھیلا دیا جائے تمام مسلمانوں میں اور سکھا دیا جائے سارے مومنین کو پس اللہ اس کے مؤلف کو جزائے خیر دے اور محفوظ رکھے تکلیف وضرر سے اور لو میں نے اس کی تصدیق پر قلم چلا دیا۔

محمد سعید

۱۷ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ (مہر)

(مہر)

صورة ماکتبه الفصیح الثناء والناظم المدرار حضرة الشیخ محمد سعید لطفی حنفی غمره الله بفضله العلی.

الحمد لله علی الائه واصلی و اسلم علی خاتم انبیائه وعلی اله واصحابه الذین فازوا بنصرته و ولائه اما بعد فقد اطلعت علی هذه الاجوبة الفاضلة فوجدتها مطابقة للحق خالیة من کل شبهة باطلة کیف لا وطرز بردها شمس سماء البلاد الهندیة ودرتاج علماء تلک البقعة البهیة فقد احرز قصبات السبقة فی مضمار العلم و القیت الیه مقالید الذکاء والفهم عید اعیان هذا الزمان و انسان عین الانسان مقتدی اهل الفضل والصلاح وسیلة النجاة والنجاح حضرة الحافظ

میں اللہ کی حمد کرتا ہوں اس کے احسانات پر اور درود بھیجتا ہوں خاتم الانبیاء پر اور ان کی اولاد واصحاب پر جو آپ کی مدد اور محبت سے مالا مال ہوئے۔ اما بعد میں مطلع ہوا ان فضیلت والے جوابوں پر۔ پس ان کو پایا حق کے مطابق اور ہر باطل شبہ سے خالی۔ کیوں نہ ہو جب کہ اس کے مولف آسمان ہند کے آفتاب اور اس جانب کے علماء کے سرتاج کہ جنہوں نے علم کے میدان میں مراتب وسبقت وفضل کو لیا اور ذکاء وفہم کی کنجیاں ان کے قبضہ میں آئیں۔ بزرگان زمانہ کی عید اور ہر انسان کی آنکھ کی پتلی اہل فضل وجلالت کے پیشواء اور نجات وکامیابی کے وسیلہ حضرت حافظ حاجی مولوی خلیل احمد صاحب ہیں بے نیاز شاہنشاہ

الحاج المولوی خلیل احمد دام بعنایة الملک الصمد ولا زالت اشعة شموسه مشرقة مضیئة وانوار بدوره فی افق السماء العلم بازغة منیرة.

امین یارب العالمین.

کی عنایت سے دائم قائم رہیں اوران کے آفتاب کی شعاعیں روشن اور چمکتی رہیں اور ان کے ماہتاب کے انوار آسمان علم کے افق پر تاباں درخشاں رہیں۔

آمین یارب العالمین

سرحت طرفی فی میا — دین السوال مع الجواب
الفیت مافیها حقیقا — کله عین الصواب
لا عزواذابداه ذوالقدر — العلی اللیث المهاب
من صیته قد طاره — بین السهول والهضاب
وبحفظ احکام الشریعة — جاء بالعجب العجاب
وهو الحسام الفضل فی — اعناق اهل الارتیاب
وهو الا مام اللوذعي — و قوله فصل الخطاب
دم بالرعایة یا خلیل — وانت محمود الجناب

ترجمہ: سوال و جواب کے میدانوں پر میں نے نظر ڈالی تو اس کا سب مضمون بالکل صواب اور حق پایا، ایسا ہونا کچھ تعجب نہیں کیونکہ اس کو بلند مرتبہ والے قابل ہیبت شیر نے ظاہر کیا ہے جس کا شہرہ نیک نامی نرم و سخت غرض تمام زمین میں اڑ گیا اور شریعت کے احکام کی حفاظت میں عجیب مضمون بیان فرمایا اور وہ ایک فیصل کن تلوار ہیں اہل شک کی گردنوں میں، اور وہ پیشوائے ذکی ہیں اور ان کا قول گفتگو کا فیصلہ ہے۔ اے خلیل تم محمود بارگاہ ہو کر ہمیشہ بحفاظت قائم رہو۔

وانا العبد الفقیر اسیر التقصیر الراجی لطف ربه الجلی و الخفی محمد سعید لطفی الحنفی عفا الله عنه.

میں ہوں بندۂ فقیر:
محمد سعید لطفی حنفی عفی عنہ

طبع الخاتم

صورة ما كتبه الشيخ الاوحد ذو الفضل المجيد حضرة فارس بن أحمد امده الله بمنه المخلد.

الحمدلله حمد من اعترف لجنابه الاقدس بجميع الكمالات و عرف انه تعالیٰ وتنزه عن جميع مايقوله المبتدعة و اهل الضلالات واعتقد بان حجتهم داحضة وترهاتهم متناقضة و الصلوة والسلام على سلطان دوائر الحضرات الربانية وسيد سادات المرسلين اولى المشاهد القدسية سيدنا و مولانا محمد الذى هو محمد دولة الموجودات و احمد كتائب الكائنات وعلى اله اقمار سموات المفاخر واصحابه نجوم المحافل والمحاضر الى يوم الدين اما بعد فيقول العبد الذى اذا غاب لا يذكر و إذا حضر لا يوقر خويدم السنة السنية و الفقراء الاحمدية فارس بن احمد الشفقة الحموى مولدا و وطنا والشافعى مذهبا والرفاعى طريقة والمدرس فى جامع البحصة الكائن بمدينة حماه المحمية اهدى البلاد الشامية قد طالعت الرسالة المباركة المشتملة على ستة و عشرين جواباً

تمام حمد اللہ کے لیے ہے اس کی حمد جو اس کی بارگاہ اقدس کے لیے تمام کمالات کا معترف ہو اور جانتا ہو کہ وہ عالی اور منزہ ہے اور تمام ان باتوں سے جو کہتے ہیں بدعتی اور اہل ضلال اور معتقد ہو اس بات کا کہ ان کی دلیل ضعیف ہے اور ان کی بکواس باہم معارض ہے اور درود وسلام ربانی بارگاہوں کے دائروں کے بادشاہ اور پاک مجالس والے بزرگ پیغمبراں کے سردار سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تمام عالم کی حکومت کے مستودہ اور سارے جہان کی مخلوقات کے ممدوح ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد جو آسمان ہائے مفاخر کے ماہتاب ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر جو محافل ومجالس کے تارے ہیں روز قیامت تک، امابعد کہتا ہے بندہ جو غائب ہو تو نہ یاد آئے اور موجود ہو تو عظمت نہ کی جائے روشن سنت اور محمدی فقراء کا ادنی خادم فارس ابن احمد شفقہ جس کی جائے ولادت ووطن حماء ہے اور مذہب شافعی اور مشرب رفاعی اور ملک شام کے شہر حماء کی جامع مسجد بحصہ میں مدرس ہے۔ میں اس مبارک رسالہ پر مطلع ہوا جو چھبیس جوابوں پر مشتمل ہے جو عالم کامل زیرک فاضل محقق مدقق پیشوائے یگانہ مولانا مولوی خلیل احمد صاحب نے دیئے ہیں اور جب میں نے ان عمدہ عبارتوں اور

التی اجاب بها العالم الکامل والجهبذ الفاضل المحقق المدقق والمقدام المفرد مولانا المولوی خلیل احمد و عند ما تصفحت تلک العبارات الفائقة و تعلقت ھاتیک المعانی الرائقة وجدتها للشریعة المطهرة موافقة و لما علیه معتقدنا ومعتقد اشیاخنا من السلف والخلف مطابقة فجزاه الله تعالیٰ خیرا و حشرنا وایاه تحت لواء سید المرسلین والحمدلله رب العلمین.

قاله بفمه وکتبه بقلمه الفقیر لرّبه المعترف بذنبه فارس بن احمد الشفقة الحموی.

خوشگوار مضامین کو غور سے دیکھا تو ان کو شریعت مطہرہ کے مطابق اور اپنے اگلے پچھلے مشائخ کے عقیدے کے موافق پایا۔ پس اللہ ان کو جزائے خیر دے اور ہم کو اور ان کو سید المرسلین ﷺ کے زیر لواء محشور فرمائے والحمدللہ رب العلمین۔

کہا اپنے ذہن سے اور لکھا قلم سے فقیر فارس بن شققہ احمد حموی نے۔

طبع الخاتم

صورة ماکتبه البحر الجواد قدوة الزها دو العباد
حضرت الشیخ مصطفیٰ الحداد سقاه الله بالرحیق یوم التناد

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمدلله الواحد الذی عدمت له النظائر والاشباه. الصمد الذی اقرت بربوبیته الضمائر والافواه الجلیل الذی سجدت لهیبته الاذقان و الجباه القادر الذی جرت خاضعة لقدرته الریاح والامواه المتقدر الذی اطاع امره الفلک الاعلی وما علاه الاحد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اللہ کو جو یکتا ہے کہ اس کی کوئی نظیر اور شبیہ نہیں، بے نیاز ہے کہ اس کے رب ہونے کا اقرار دل اور منہ سے کرتے ہیں، باعظمت ہے کہ اس کی ہیبت سے ٹھوڑی اور ماتھے جھکے ہوئے ہیں باقدرت ہے کہ اس کی طاقت سے ہوائیں اور پانی مسخر ہیں، زور آور ہے کہ فلک اعلی اور اس سے بالا بھی اس کے حکم کے مطیع ہیں، یگانہ ہے کہ

الذی نطقت حکمة بوحدانیته فیما ابتدعه و سواه واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له شهادة یزعم بها الجاحد المنافق ویعظم بها الرب القدوس الخالق و اشهد ان سیدنا و نبینا و مولانا و حبیبنا و قرة عیوننا ابا القاسم محمدا عبده و رسوله المبعوث باعمد الطریق وحبیبه و امینه المکاشف بغیوب الحقائق صلی الله علیه وسلم وعلی آله وصحبه وسلم مالاح ومیض بارق وبعد فقد وقفت فی هذه الاوانة علی رسالة تتضمن ستة وعشرین سوالا نمق اجوبتها العالم الفاضل الشیخ خلیل احمد وفقنی الله و ایاه والمسلمین لما به فی الدارین نسعد وفی الملاء به نحمد. فوجدته قد نهج فی اجوبته المذکورة المنهج الصحیح ووافق بها الحق الصریح و رد بمنطوقها المین وجلا بمفهومها الغین عن العین والحمد لله الهادی الی سبیل الصواب و الیه المرجع والماب وصلی الله علیه سیدنا و مولانا محمد عالی القدر العظیم الجاہ وعلی اله وصحبه ومن والاه.

جو کچھ ایجاد فرمایا ہے اس کی حکمت اس کی وحدانیت بتا رہی ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ معبود نہیں بجز اللہ یگانہ لاشریک کے جس کو منکر منافق نہیں مانتا اور جس سے پاک پروردگار پیدا کرنے والے کی عظمت ظاہر ہو اور گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا و مولانا ہمارے محبوب اور آنکھوں کی ٹھنڈک ابوالقاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں جو سب سے عمدہ اور پیارا طریقہ دے کر بھیجے گئے اور امین ہیں کہ مخفی حقیقتیں ظاہر فرماتے ہیں۔ اللہ ان پر اور ان کی اولاد و اصحاب پر رحمت نازل فرمائے جب تک ان کی چمک ظاہر ہے۔ امابعد دریں ولا میں اس رسالہ سے آگاہ ہوا جو ان چھبیس سوالات کو شامل ہے جن کے جوابات عالم فاضل شیخ خلیل احمد صاحب نے دیئے ہیں۔ اللہ ہم کو اور ان کو اور تمام مسلمانوں کو ان اعمال کی توفیق بخشے جن کی بدولت ہم دارین میں صاحب نصیب ہوں اور عالم بالا میں ہماری تعریف ہو۔ پس میں نے پایا کہ شیخ ممدوح ان مذکورہ جوابات میں صحیح طریق پر ہیں اور صریح حق کی موافقت کی اور اس کی عبارت سے باطل کو رد کیا اور مضمون سے آنکھوں کی ظلمت رفع کی اور سب تعریف اللہ کو جو درست طریقہ کا راہ نما ہے اور اس کی طرف لوٹنا اور آخر جانا ہے اور رحمت

کتبه العبد الضعیف الملتجی الی مولاہ خادم السنة السنیة فی مدینة حماہ الراجی من رب فی الدنیا التوفیق للقیام علی قدم السداد و فی الاخرة کهیئة السوال و المراد به الفقیر الیه سبحانه المصطفیٰ الحدّاد عفی عنه.

فرمائے اللہ سیدنا ومولانا محمد ﷺ پر جو عالی قدر اور عظیم الجاہ ہیں اور ان کی اولاد واصحاب اور ان کے دوستوں پر۔

لکھا بندۂ ضعیف

مصطفیٰ حداد حموی نے

طبع الخاتم

ہماری دیگر مطبوعات